SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Wednesday, July 26, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at six of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

****

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝
الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ
وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا
خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا
رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ
یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Wednesday, July 26, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at six of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

****

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝

الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ

وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا

خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا

رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا وَمِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ

یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ۝

ترجمہ: ۱۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے
میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں ۝
جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) خدا کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے
(اور کہتے) ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا، تو پاک ہے تو (قیامت
کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو ۝

۔سورۃ آل عمران آیت ۱۹۰، ۱۹۱۔

۲۔ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور دریا پیدا کیے اور ہر طرح کے میووں کی
دو دو قسمیں بنائیں۔ وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے۔ غور کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی
نشانیاں ہیں ۝

۔سورۃ الرعد آیت ۳۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: جزاک اللہ، وقفہ سوالات، جی جناب جہانگیر شاہ جوگیزئی صاحب۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: میری گذارش ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پر بحث کے لیے خاص وقت مقرر کیا جائے کیونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے اس میں قانون سازی بھی ہے اور سفارش بھی کی گئی ہے اور جو قانون سازی کی بھی گئی ہے اس میں سقم ہے میں یہ گذارش کرونگا کہ اس کے لیئے خاص وقت مقرر کیا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سوال نمبر ۱۱۴ جناب عالم علی لالیکا صاحب۔

SUPPLY OF ELECTRICITY

114. *Mian Alam Ali Laleka: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to provide electricity to village Karmb Ilyas, Tehsil Gujar Khan, District Rawalpindi, if so, when ?

Mr. Farooq Ahmed Khan Leghari: Presently there is no proposal under consideration for electrification of village Karmb Ilyas, Tehsil Gujar Khan. Time for electrification of this village cannot be indicated at this time.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری سوال، کوئی نہیں، ۱۱۵ پروفیسر خورشید احمد صاحب

TRANSFER OF HOUSES ON OWNERSHIP BASIS

115. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that Government has rejected the resolution of Senator Maulana Kausar Niazi passed by this House in February, 1986 regarding the allotment of dilapidated quarters in G-6 on ownership basis to occupant allottees; and if so, the detailed reasons for not implementing the said resolution ?

Mr. Muhammad Hanif Khan: No. The matter is still under consideration.

Mr. Chairman: We will take the answer as read. کوئی ضمنی سوال،

پروفیسر خورشید احمد: بہت چھوٹا سا جواب ہے ان کو پڑھنے دیں۔

جناب چیئرمین: چھوٹا سا اس میں 'No' والی بات ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: دراصل پرابلم یہ ہے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سیکٹر کے بارے میں گورنمنٹ نے اس سے پہلے بار بار وعدے کیے ہیں سینیٹ کے ریزولیوشن موجود ہیں چیئرمین کی رولنگ موجود ہے کہ گورنمنٹ کو ریویو کے لیے reasonable ٹائم ملنا چاہیئے لیکن اس تمام کے باوجود اس معاملے میں کوئی progress کیوں نہیں ہو رہی۔

جناب چیئرمین: جناب حنیف خاں صاحب۔

جناب محمد حنیف خاں: دراصل یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر بہت غور وخوض کی ضرورت ہے کیونکہ گورنمنٹ اکاموڈیشن نہ صرف اسلام آباد میں ہے بلکہ اس قسم کی اکاموڈیشن کراچی، لاہور اور پشاور میں ہے اگر ہم یہاں پر اس ریزولیوشن کو adopt کر لیتے ہیں بغیر سوچے تو اس قسم کی ڈیمانڈز اور جگہوں سے بھی آسکتی ہیں۔ لہٰذا اس پر غور کی ضرورت ہے ہم نے اس ریزولیوشن کو outrightly reject نہیں کیا ہوا۔ ہم دیکھتے ہیں کوشش کرتے ہیں کہ یہی لوگ جو جی 6 میں رہتے ہیں ان کو ایسی اکاموڈیشن دیں جو اونر شپ بیسز پہ ہو اور ان کو مل سکے لہٰذا ہم اس لیے اس میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہتے۔

پروفیسر خورشید احمد : میں وزیر صاحب کی اس approach کی تو تعریف کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اسی انداز میں ہمارے معاملات کو طے ہونا چاہیئے لیکن صرف یاد دلانا چاہتا ہوں یہ وہ علاقہ ہے جس کے بارے میں ۱۹۸۳ء میں یہ سمری گئی تھی اور تقریباً یہ طے ہو گیا تھا کہ ان مکانات کو ٹرانسفر کیا جائے اس کے بعد پھر یہ معاملہ معلق ہو گیا پھر سینیٹ نے ۱۶ فروری ۸۶ کو قرارداد پاس کی ہے جسے اب تقریباً ساڑھے تین سال ہو گئے ہیں بلاشبہ آپ کہہ سکتے ہیں کہ حکومت بدلی ہے اور ہم اس کا الاؤنس بھی دینے کو تیار ہیں لیکن مسئلہ اتنا اہم ہے کہ اس کو اس طرح تعویق میں ڈالنا درست نہیں ہے۔ رہی یہ بات کہ فیڈرل ایریا کی بنیاد پر اور مقامات کے لیئے precedent قائم ہو گی تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ precedent تو موجود ہے کہ کراچی سے جب کیپٹل شفٹ ہوا اور کراچی کے علاقے میں جو فیڈرل پلاٹ اور فلیٹ تھے ان کے بارے میں آپ نے اونرشپ دینے کی پالیسی اختیار کی ہے تو تو موجود ہے اس لیے اس کا سہارا نہ لیں بلکہ یہ انسانی مسئلہ ہے اور حقیقی مسئلہ ہے اس کا حل نکالیئے اور جلدی نکالیئے۔

جناب محمد حنیف خان : ہم اس مسئلے کو بہت seriously لیتے ہیں اور اس پر غور کر رہے ہیں جیسے بھی کوئی طریقہ نکل آیا انشاءاللہ ہم بہت جلد اس کو حل کریں گے۔ اس میں کئی سال نہیں لگائیں گے بلکہ چند مہینوں میں اس کا کچھ نہ کچھ تصفیہ کر لیں گے۔

جناب چیئرمین : بہت شکریہ۔

پروفیسر خورشید احمد : بہت مناسب ہے۔ میں صرف اتنی اجازت چاہتا ہوں کیونکہ میں اسلام آباد کے بھی ایک حصے سے متعلق ہوں لوگ مجھ سے براہ راست ملتے ہیں اور اپنے مسائل پیش کرتے ہیں ان کا مسئلہ ضرور حل کریں ایک بار پھر میں آپ کو اس کیس کی فائل دے دوں گا۔

جناب چیئرمین : شکریہ، اگلا سوال پروفیسر خورشید احمد صاحب ۱۱۶۔

ALLOTMENT OF QUARTERS

116. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that the government had imposed ban on the allotment of government quarters/

flats in Islamabad, if so, number of quarters/flats allotted after such ban indicating also the names and designation of the allottees, category of the quarters/flats, sector-wise, and the name of authority which approved these allotments, separately in each case ?

Mr. Muhammad Hanif Khan:. The requisite details are being collected from the concerned quarters.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری سوال۔

پروفیسر خورشید احمد : نہیں جی، اس میں معلومات آئی کب ہیں یہ ساری معلومات تو ابھی دے رہے ہیں۔

The requisite information are being collected.

اس سوال کو باقی رکھا جائے یا پھر اگلے rota day پر لیا جائے تاکہ یہ سوال lapse نہ ہو۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی۔

Next question 117 - Reply not received.

یہ ہے منسٹر واٹر اینڈ پاور کا۔ کون ان کی طرف سے جواب دیں گے۔ ڈاکٹر صاحب لیکن "Reply not received." یہ پھر "ریت" شروع ہو گئی ہے۔ ذرا مہربانی کر کے ان سے کہیں آپ فرما رہے ہیں سید ظفر علی شاہ صاحب ذرا اپنے محکمے والوں کو کہیں کہ وقت پر جواب دے دیا کریں۔

سید ظفر علی شاہ : جناب مجھے معلوم ہوا ہے کہ رول ۳۹ کے تحت یہ جو ۱۳ دن پہلے یہاں نوٹس دیا جاتا ہے اور ہمیں غالباً ۸ دن دیئے جاتے ہیں میرا اندازہ یہ ہے۔ precisely تو میں نہیں کہہ سکتا ہمیں یہ ۱۹ تاریخ کو ملا تھا اور پھر ہم نے اسی دن واپڈا کو لاہور بھیج دیا انہوں نے ۲۴ تاریخ کو ہمیں یہ جوابات بھیجے۔ ۲۴ تاریخ کو کیبنٹ میٹنگ تھی جب شام کو میں واپس آیا تو اس وقت میں نے دیکھے اس میں کافی queries تھیں جب ہم سے اراکین پوچھتے ہیں تو جوابات کی تفصیلات دینی پڑتی ہے یا ... وہاں سے عموماً کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے چھوٹے فارمیشن سے پوچھنا ہے اور اس کے لیئے مزید وقت درکار

[Syed Zafar Ali Shah]

ہے اس میں دقت ہوتی ہے اس لئے میں نے ۲۴ تاریخ کو نوٹ لکھ کر بھیج دیئے ہیں، اس میں queries کی گئی تھیں اور ۲۵ تاریخ کو ہمیں کچھ جوابات ملے کچھ نہیں آئے ایک دن میں تو یہاں پہنچانا یا ۴۸ گھنٹوں میں پہنچانا مشکل ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

As long as there is no avoidable delay ....

سید ظفر علی شاہ: جی ہاں وہ نہیں ہوئی۔

Mr. Chairman: Yes, Mr. Muhammad Ali Khan.

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman Sir, I am sorry to inform you that today fourteen questions have yet to be replied. If you count them - fourteen in all. I know that you have also given instructions to the Ministers concerned on quite number of occasions that they should see to it that their Divisions send the replies to the questions raised here at the proper time and they get ample time even then I am sorry to say Sir, fourteen questions have yet to be replied.

Mr. Chairman: I am sure Dr. Sher Afgan has taken note of it.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ٹیسٹ کیس کے طور پر ہم دو سیشن لے لیں، پچھلا سیشن اور یہ سیشن آپ سینیٹ سیکرٹریٹ کو یہ ہدایت دیں کہ ہمیں ایک چارٹ بنا کر دے کہ کس تاریخ کو سوال موصول ہوا ہے، کس تاریخ کو یہ سوال متعلقہ منسٹری کو بھیجا گیا، اور جواب آنے میں کتنا وقت لگا ہے یہ facts and figures جب ہمارے سامنے ہوں گے تو اس طرح ہم بھی یہ جان سکیں گے کہ کس کی غلطی ہے تاکہ حکومت کو بھی آئینہ دکھایا جا سکے گا۔

جناب چیئرمین: اور کچھ سوالات ایسے ہیں جنہیں defer کیے ہوئے دو تین مہینے ہو گئے۔ لیکن ان کا جواب نہیں آیا۔

پروفیسر خورشید احمد: اس سے بھی زیادہ اہم بات .....

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میرے ایک سوال کو ایک سال ہو گیا ہے، اور یہ آج

آیا ہے۔

جناب چیئرمین: آج آیا ہے؟ قاضی صاحب آج آگیا ہے۔

قاضی عبداللطیف: جی آج آگیا ہے۔

جناب چیئرمین: چلو، شکر ہے کہ آج آگیا ہے۔

(مداخلت)

جناب عبدالمجید قاضی: جناب والا! میرا سوال نمبر ۱۲۹ ہے، میرے پاس یہ کاغذ ہے، میں نے یہ ۸۹-۷-۱۸ کو دیا ہے، اس کو آج ۱۸ دن سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں، قاعدے اپنی جگہ پر موجود ہیں لیکن میرے پاس یہ ہے کہ.....

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر صاحب، آپ کچھ فرمانا چاہتے تھے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! پروفیسر صاحب کی تجویز بہت معقول ہے لیکن قانون اور قاعدے سے بالاتر ہے، میں عرض کرنا چاہتا ہوں، کہ اس کے آداب ہیں، حتیٰ کہ یہی answers اس سے قبل leak ہو جائیں تو یہ breach of privilege بنتا ہے، اس ضمن میں جناب چیئرمین! آپ ہی مجاز ہیں کہ جو طریقہ کار چاہیں، اختیار کریں۔ نہ اس کی لسٹیں بن سکتی ہیں کہ یہ ان کو دکھلائی جائیں یا کس طریقے سے یہ ہوتے ہیں.....

جناب چیئرمین: "صرف لسٹ" اس حد تک ہے کہ یہ یہ سوالات فلاں تاریخ کو آئے تھے اور ان کے جوابات نہیں آئے، ہم ان کے جوابات disclose نہیں کریں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: نہیں سر! وہ تو شیشہ دکھلانا چاہتے ہیں، ہمارے علاقے میں تو اس کا رواج مختلف ہے جب موسم بہار آتا ہے تو ہمیں شیشہ دکھلاتے ہیں اور ہم اس کی باقاعدہ ادائیگی کرتے ہیں، یہاں جو اصطلاح انہوں نے استعمال کی ہے میں اس کا مطلب نہیں سمجھا۔

(مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد: آپ کے ذہن میں پتہ نہیں کیا معنی ہوں گے لیکن میری درخواست صرف اتنی تھی کہ نمبر (۱) کہ سوالات کس تاریخ کو سینیٹ سیکرٹریٹ کو وصول ہوئے۔

- سینیٹ سیکرٹریٹ نے وہ سوالات متعلقہ وزارتوں کو، کس تاریخ کو بھیجے،

[Prof. Khurshid Ahmed]

۳۔ متعلقہ وزارتوں سے جوابات کن تاریخوں میں موصول ہوئے اس میں نہ کوئی سیکرٹ باہر آ رہا ہے اور نہ کوئی قاعدہ سے باہر جا رہا ہے۔ اور ان کو آئینہ بھی نظر آ جائے گا کہ پوزیشن کیا ہے۔

Mr. Chairman: We will do that so that we have the information at least for my guidance also. I would like to know what questions are still to be answered and what time is taken. So, I will direct the Secretary to prepare this information. We proceed to the next question No. 118.

SPORTS COMPLEX, QUETTA

118. ***Mr. Abdur Rehman Jamali** (on his behalf): Will the Minister for Culture, Sports and Youth Affairs be pleased to state:

(a) the time by which the construction work of National Coaching Centre and Sports Complex in Quetta will be completed : and

(b) the estimated cost of the said project ?

Agha Tariq Khan (Read by Dr. Sher Afgan Khan Niazi): (a) The construction work of National Sports Training and Coaching Centre, Quetta is expected to be completed by December, 1989.

(b) Estimated cost of the project is Rs. 22.771 million.

Mr. Chairman: Any supplementary question? No, we go to the next question No. 119. Question No. 119 stands in the name of Mr. Muhammad Tariq Chaudhry but the answer has not been received. Next question No. 120 stands in the name of Mr. Salim Saifullah Khan but reply not received.

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب والا، ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین: وہ تو اب گزر گیا ہے۔

میر حسین بخش بنگلزائی: جناب یہ کیسے گزر گیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اس پر ضمنی سوالات پوچھنا چاہتے ہیں۔

میر حسین بخش بنگلزائی: جی ہاں۔

جناب چیئرمین: پوچھ لیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب والا! چونکہ بلوچستان کے حوالے سے بات ہے اس لیئے میں محترم وزیر صاحب سے ایک سوال پوچھنا چاہوں گا کہ قلات سپورٹ سٹیڈیم کے لیئے وفاق سے جو رقم دو سال پہلے منظور ہوئی تھی اس سلسلے میں کیا یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ قلات سٹیڈیم پر کام شروع ہو چکا ہے یا نہیں؟ اگر شروع نہیں ہوا تو کیوں شروع نہیں ہوا؟ اور اس کا فنڈ جو ہے یہ کہاں پر پڑا ہوا ہے؟

جناب چیئرمین : اس سوال کا جواب کون صاحب دیں گے، ڈاکٹر صاحب، آپ جواب دیں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب والا! اس ضمنی سوال کا اصل سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے، آپ خود دیکھیں کہ کسی طریقے سے اس سوال سے یہ ضمنی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اس کا اس سوال سے ویسے تو کوئی تعلق نہیں لیکن میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ بات چونکہ بلوچستان سے متعلق چل رہی ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین : وہ آپ کو فائدہ اٹھانے نہیں دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : نہیں جناب، یہ بات نہیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی : سارا فائدہ خود اٹھا لیا، اب یہ کیا کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : اس سوال کے بارے میں جو بھی معزز رکن سوال پوچھنا چاہیں۔ میں خوش آمدید کہتا ہوں،

میر حسین بخش بنگلزئی : تو کیا اس کے لیئے فریش نوٹس چاہیئے۔

جناب چیئرمین : جی ہاں، اس کے لیئے فریش نوٹس چاہیئے، اگلا سوال نمبر ۱۲۱،

SUPPLY OF GAS

122. ***Mr. Salim Saifullah Khan** (on his behalf): Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal to provide Natural Gas to districts Bannu and D.I. Khan, if not, the reasons therefor ?

Mr. Jehangir Badar: Extension of Natural Gas facility to Bannu and D.I. Khan involves laying of 90 KM and 180 KM of high pressure transmission line at an estimated cost of Rs. 274 million and Rs. 617 million respectively. Due to financial constraints there are no immediate plans for supplying gas to Bannu and D.I. Khan.

جناب جہانگیر بدر: اس پر اگر کوئی ضمنی سوالات ہیں تو میں جواب دونگا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال قاضی لطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف: وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ فوری طور پر کوئی تجویز نہیں ہے۔ لیکن مستقبل میں کس وقت تک یہ توقع کی جا سکتی ہے۔

جناب جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! ہم نے یہ منصوبہ ۷ سالوں کے لئے بنایا ہے، جسے ماسٹر پلان کہتے ہیں، اس میں تمام ملک کے ۱۱۷۴ ٹاؤن شامل ہیں، اس کے لئے جو پیرامیٹرز فکس کئے گئے ہیں اس کے تحت پنجاب میں ۳۰ کلومیٹر کے اندر جو ٹاؤن ہوں گے، جن کی آبادی ۱۰ ہزار اور وہاں پر ٹاؤن کمیٹی کا وجود ہوگا، وہ شامل ہیں، اسی طرح سندھ میں ۳۰ کلومیٹر، سرحد میں پچاس کلومیٹر اور بلوچستان میں ۵۵ کلومیٹر main transmission line سے فاصلہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس طرح ۱۱۷۴ ٹاؤن کے لئے ہم نے پی سی ۔ آی، تیار کیا ہے، اس سے آگے ہم process کر رہے ہیں۔ اور پھر یہ ECNEC کی میٹنگ میں جائے گا تاکہ اس کی priorities fix کی جائیں۔ اور یہ جو پلان بتایا گیا ہے اس کے اندر فی الحال یہ نہیں آتی ہے۔ اس کے بعد دیکھا جائے گا۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میں نے مدت کے متعلق پوچھا ہے، کہ کتنے عرصے تک وہ توقع رکھ سکتے ہیں۔

جناب جہانگیر بدر: جی مدت ۔ مدت کا تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ مدت پوری ہے یا رکھ مہمان بیٹھے ہوئے۔

ایک معزز رکن: کس کے جانے کی بات کر رہے ہیں۔

جناب جہانگیر بدر: ایک چلا گیا ہے اب کوئی اور ڈھونڈ لیں۔

جناب عبدالمجید قاضی: جناب والا! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ۱۱۷۴

میں جب سوئی گیس کوئٹہ کو دی جارہی تھی اور جب یہ دیکھا گیا کہ یہ feasible نہیں ہے، فاصلہ بڑا لمبا ہے، تو وہاں پر ایک پلانٹ لگایا گیا تھا، جس سے وہ گیس مل رہی تھی لوگوں کو same way as natural gas کیا یہ گورنمنٹ کے زیر غور ہے کہ ڈی۔ آئی۔ خان کو اسی طریقے سے یہ پلانٹ دے دیا جائے، میری اطلاع کے مطابق وہ پلانٹ جس سے کوئٹہ کو natural گیس ملی ہے، یا لاڑکانہ کو گیس ملی ہے، وہ پلانٹ وہاں ایسے کے ایسے ہی پڑے ہوئے ہیں کیا وہ ان کو استعمال کرنا چاہیں گے کیونکہ جہاں پر natural گیس نہیں ہوتی وہاں پر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس طرح کے پلانٹ نصب کیے جائیں۔

جناب چیئرمین: جناب جہانگیر بدر،

جناب جہانگیر بدر: اس کی feasibility دیکھیں گے، کسی بھی چیز کا جائزہ لیا جا سکتا ہے جائزہ کے بعد دیکھیں گے کہ کیا صورت حال بنتی ہے۔

جناب چیئرمین: تو آپ اس پر غور کریں گے، جی جناب ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی: جیسے کہ ڈی۔ آئی۔ خان اور بنوں ہمارے پاکستان کے پسماندہ علاقوں میں سے ہیں، اس صورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا پیپلز پروگرام کے تحت ان کو یہ سہولت مہیا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ سرحد میں اس کی کوئی مخالفت نہیں ہے۔

جناب جہانگیر بدر: پیپلز پروگرام کے متعلق، پیپلز پروگرام والوں سے ہی پوچھا جا سکتا ہے، ہمیں تو روپوں کی ضرورت ہے، اگر یہ فراہم کر سکتے ہیں تو یہ کام ہو سکتا ہے بیشک قرضہ لے دیں۔

جناب چیئرمین: بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جو ڈاکٹر صاحبہ نے پوچھا ہے، میں بھی یہی پوچھنے والا تھا۔

جناب چیئرمین: جی جناب فصیح اقبال۔

سید فصیح اقبال: جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ وہ پلانٹ فارغ ہیں اگر یہ فارغ ہیں تو ان کو خضدار میں کیوں نہیں لگا دیا جاتا، وہاں ایک عرصہ سے گیس کی ڈیمانڈ ہو رہی ہے، وہاں گیس نہیں ہے۔

جناب جہانگیر بدر: مختلف علاقوں سے اس قسم کی ڈیمانڈ پیش کی جارہی ہے، میرے

خیال میں اگر یہ ہمیں in writing مل جائے تو پھر جو best feasibility ہو گی، اس پر غور کیا جائے گا۔

جناب عبدالمجید قاضی: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں کب یہ اطلاع ملے گی کہ کہاں feasibility بنتی ہے اور کہاں نہیں، کیونکہ یہ پلانٹ کافی عرصہ سے فارغ پڑے ہوئے ہیں۔

جناب جہانگیر بدر: ابھی تک ہمیں کسی جانب سے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین: یہ فرما رہے ہیں کہ آپ ان کو درخواست دیں، پھر وہ اس کو سٹڈی کریں گے۔ اگلا سوال، نمبر ۱۲۲، اس کا جواب ہے کہ، ابھی جواب موصول نہیں ہوا۔ یہ محکمہ پانی و بجلی سے تعلق رکھتا ہے ظفر شاہ صاحب، یہ آپ کا محکمہ ہے، آپ دیکھیں کہ کتنے سوالات بار بار ایسے آ رہے ہیں۔ کہ جن کا جواب نہیں آ رہا ہے۔

سید ظفر علی شاہ: بات یہ ہے کہ ان میں بہت سارے سوالات ایسے ہیں کہ village electrify ہوئے یا نہیں، یا کتنے پرسنٹ فلاں صوبے کے ملازمین جو کام کر رہے ہیں، تو اس تفصیل کے ساتھ جواب دینے کی وجہ سے delay ہوئی ہے، میں بہرحال اس صورت حال کو defend نہیں کرنا چاہتا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں تساہل بھی ہو سکتا ہے، اگر یہ تمام سوالات کو دیکھا جائے تو غالباً یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے......

جناب چیئرمین: اب آپ دیکھیں، یہ سوال جو ہے صرف یہ ہے کہ کتنے آدمی مختلف گریڈز میں کام کر رہے ہیں، یہ انفارمیشن تو آپ کو ٹیلی فون پر بھی مل سکتی ہے۔

سید ظفر علی شاہ: یہ درست ہے اور میں مانتا ہوں کہ اس کا جواب واپڈا کے پاس ہونا چاہیئے، لیکن بدقسمتی سے وزارت میں ہمارے پاس ایسا کوئی انتظام نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اب اگلا سوال نمبر ۱۲۳، عبدالرحمان جمالی صاحب۔

SUPPLY OF SUI GAS

123. *Mr. Abdur Rehman Jamali (on his behalf): Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the time by which the Sui Gas will be provided to Usta Mohammad Municipal Committee, Baluchistan ?

Mr. Jehangir Badar: The town of Usta Mohammad is included in the master plan for supply of gas to new towns. Gas to Usta Mohammad is proposed to be provided within a period of 3 years after the approval of the Master Plan and availability of funds.

میر حسین بخش بنگلزئی: کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ قصبوں کے ماسٹر پلان میں قلات اور مستونگ بھی شامل ہیں یا نہیں؟

جناب جہانگیر بدر: جی، شامل ہیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی: قصبہ اوستا محمد کو عرصہ تین سال میں گیس فراہم کرنے کی تجویز ہے لیکن وہ فرماتے ہیں کہ فنڈز کی فراہمی اور ماسٹر پلان کی منظوری کے بعد، تو ان کی فراہمی اور منظوری کب تک متوقع ہے

جناب جہانگیر بدر: جناب والا! یہ ماسٹر پلان اسی سال ہی شروع کیا جائے گا۔ ان میں بلوچستان کے جو چھ ٹاؤن شامل ہیں ان میں مستونگ، پشین، بارو، کچلاگ، بادر، اور اوستا محمد شامل ہیں۔۔۔۔

میر حسین بخش بنگلزئی: قلات کا ذکر تو اس میں نہیں ہے۔۔۔۔

جناب جہانگیر بدر: قلات کے لیے الگ PC-I تیار کیا جائے گا۔ ماسٹر پلان میں یہ شامل نہیں ہے۔ جو میں نے چھ بتائے ہیں یہ شامل ہیں۔ جہاں تک منظوری کا تعلق ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ فنڈز کی منظوری بجٹ میں گیس کی فراہمی کے لئے نہیں کی جاتی۔ جو گیس پائپ بچھانے کے فنڈز ہیں یہ بجٹ میں منظور نہیں کئے جاتے نہ بجٹ میں provide کئے جاتے ہیں۔ یہ فنڈز ہم قرضہ جات سے حاصل کرتے ہیں۔ اسکے لئے PC-I تیار ہو گیا ہے یہ ECNEC میں منظوری کے لئے جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ فنڈز کا بندوبست کر رہے ہیں تاکہ ایک طرف ECNEC منظوری دے اور اسکی priorities fix کی جائیں۔ اور پھر جو ہمارا target ہے اسکے اندر ہم اس کو مکمل کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی اور کوئی ضمنی سوال۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب قلات کے لئے یہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں شامل نہیں ہے اس کے لئے الگ PC-I تیار کیا جائے گا۔ تو ان سے گزارش ہے کہ کب تک ہم یہ expect کریں۔

This is out of context, جناب جہانگیر بدر: اگر اس پہ یہ بات کرنا چاہتے ہیں تو اگر بات کرنا چاہئیں تو ہمارے ہاں آ سکتے ہیں یا الگ سوال کریں تب ہم وثوق سے بتا سکیں گے actually.

We will have to fix priority and we have to provide funds

کافی مشکل کام ہے اس وجہ سے at present یہاں پر نہیں بتایا جا سکتا as to how much time this will take ?

جناب عبدالمجید قاضی: جناب میں عرض کرنا چاہوں گا کہ development surcharge کے ذریعے سے جو بھی گیس وہاں پر use ہو رہی ہے provinces سندھ گورنمنٹ کو پیسے مل جاتے ہیں تو سال میں 64 کروڑ روپے سندھ میں آ جاتے ہیں as development surcharge. similarly پنجاب سے اور سرحد سے بھی آ جاتے ہیں۔ کیا یہ اس پر غور فرمائیں گے کہ اس amount میں سے دس فیصد بھی اس صوبہ میں for extension of gas رکھیں تو کافی کام ہو سکتا ہے۔

جناب جہانگیر بدر: جناب والا! جو یہ بات معزز ممبر نے فرمائی ہے یہ درست نہیں ہے گیس کی پر ترقیاتی سرچارج لیا جاتا ہے اور یہ سنٹرل گورنمنٹ کے ریوینیو میں چلا جاتا ہے اس میں سے Ministries or provinces کو کچھ نہیں دیا جاتا نہ ہم کچھ لیتے ہیں۔ اور نہ کسی صوبے کو کچھ دیا جاتا ہے یہ main revenue میں چلا جاتا ہے۔ بہر حال ہم نے اس ضمن میں ۱۵ فیصد کے لئے وزارت خزانہ اور خود وزیر اعظم صاحبہ سے request کی ہے جو ابھی تک منظور نہیں ہوئی Finance Department has its own difficulties, اگر یہ ہمیں مل جائے تو ملک میں گیس پھیلانے کا کام بہت تیزی سے ہو سکے گا۔

ترقیاتی سرچارج کسی صوبے کو نہیں دیا جاتا۔ یہ اطلاع انکی درست نہیں ہے۔ ہاں البتہ گیس رائیلٹی اور ایکسائیز ڈیوٹی ہے جو یہ صوبے وصول کرتے ہیں۔ نیز بلوچستان میں بھی آئین کے مطابق Excise duty pay کی جاتی ہے۔

جناب عبدالمجید قاضی: سر میں نے یہ نہیں کہا کہ فنڈز اس صوبہ کو دے دیئے جائیں۔ میں نے یہ کہا ہے کہ وہ فنڈز اس province میں گیس کی extension کے لئے استعمال کئے جائیں

میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ یہ فنڈ آپ صوبے کو دے دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی جہانگیر بدر صاحب دیکھ لیں۔

سید فصیح اقبال: جناب میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اوستا محمد، جہاں سے گیس نکلتی ہے اس سے یہ قریب کا قصبہ ہے بڑا مشہور ہے۔ agriculture products وہاں پیدا ہوتے ہیں اور اس سے بڑا لوگوں کو فائدہ ہے۔ وہاں گیس پہنچائی نہیں جاتی جہاں سے گیس نکلتی ہے یہ بڑے شرم کی بات ہے۔ کہتے ہیں تین سال میں پہنچائی جائے گی جب کہ گیس لائن اسی راستے سے گزر رہی ہے یہ واضح طور پر بتائیں کہ اوستا محمد کے لوگ کب تک گیس سے محروم رہیں گے؟

جناب جہانگیر بدر: جناب والا! واقعی ماضی میں ان کو شرم آنی چاہیئے تھی۔

سید فصیح اقبال: ماضی کی حکومت نے تو گیس دی ہے......

جناب جہانگیر بدر: ہم نے ماسٹر پلان میں شامل کر لیا ہے۔ یہ ماضی کی بات بھی سنیں، جناب والا! کیوں کہ حقائق کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ اگر اس ہاؤس میں ہمیں حقائق پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی یک طرفہ ٹریفک کچھ لوگ یہاں پر چلانا چاہیں گے تو پھر بات نہیں کی جا سکتی۔ مشکل پیش آئے گی جناب چیئرمین...

سید فصیح اقبال: یہ پارٹی کا فورم نہیں ہے یہ سینیٹ کا فورم ہے یہاں جواب دینا پڑے گا

جناب جہانگیر بدر: جناب والا! میں اس بات کو اچھی طرح سے سمجھتا ہوں میں زمانہ طالب علمی سے کالجز میں جو فورمز مہیا تھے بات کرتا رہا ہوں اگر کوئی چیز پارلیمانی آداب کے خلاف ہے تو اس کا ذکر کر سکتے ہیں لیکن اپنا point of view جو حقیقت ہے اسے یہاں پیش کرنے سے مجھے روکا نہیں جا سکتا......

جناب چیئرمین: آپ کو کس نے روکا ہے......

جناب جہانگیر بدر: جناب والا! وہ بولنے نہیں دیتے۔ مجھے disturb کیا جا رہا ہے میں جناب والا کہہ رہا تھا کہ انہوں نے کہا ہے کہ حکومت کو شرم آنی چاہیئے، یعنی کہ ہمیں چھ ماہ میں شرم آنی چاہیئے کہ ہم نے اوستا محمد کو گیس فراہم نہیں کی اور جنہوں نے ماضی میں اسکو بالکل نظر انداز کیا اسکی مجھے بات کرنے بھی نہیں دیتے۔

[Mr. Jehangir Badar]

جناب والا! یہ ماسٹر پلان میں شامل ہے اور وہاں پہ اسکو تین سال کا عرصہ لگتا ہے اسکے علاوہ جن چھ شہروں کا میں نے ذکر کیا ہے ان سب کے لیئے مدت کا عرصہ تین سال ہے ان تین سال کے عرصہ میں ہو سکتا ہے کہ اوستا محمد ترجیح کے اعتبار سے پہلے آ جائے اور اسکو ایک سال میں فراہم ہو جائے۔ ابھی تو ترجیحات فکس نہیں ہوئیں۔ جب یہ فکس ہو جائیں تو اسکے بعد یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ چونکہ قریب تھا اس لئے اسے پہلے دی جانی چاہیئے تھی۔ ظاہر ہے۔ جہاں پر ہمیں سہولت ہو گی اور جو main transmission line کے قریب ہونگے انہیں ترجیح دی جائیگی یہ ایک عام سی بات ہے میرے خیال میں یہاں جلدی میں بات ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی: جناب میں وزیر صاحب کو بتانا چاہتی ہوں کہ کوئٹہ شہر کو گیس مارشل لا کے زمانے میں ملی تھی۔ بھٹو کے دور میں نہیں۔

جناب جہانگیر بدر: میرے خیال میں یہ پلان دیکھیں کہ کب ملی تھی۔۔۔۔۔

جناب عبدالمجید قاضی: کوئٹہ کو گیس ۷۶ء میں ملی تھی۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: بڑا اچھا ہو گیا۔ اس جھگڑے میں نہیں پڑھنا چاہتے، وزیر صاحب نے اپنی بات کر دی ہے اگر آپ کو اختلاف ہے تو۔

You bring it to my notice and I will bring it to his notice.

Next question is 124 - Again reply not received.

Next question 125 - Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui.

EXPLORATION OF OIL

125. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui** (on his behalf): Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the present production of oil in the country and the total oil requirement ;

(b) the target and plan of drilling and production of oil in the country during the current 5 year plan ; and

(c) the proposed plan to seek foreign assistance for the oil exploration and development during the above period?

Mr. Jehangir Badar: (a) Present oil production (1 - 14th July, 1989) .. .. 51343 barrels per day.

Total crude oil requirement .. .. 1,11,596 barrels per day.

(b) Drilling target .. .. 75 wells per year.

Oil production target .. .. 76,000 barrels per day.

(c) It is proposed to invite foreign private sector investment through open bidding rounds from time to time. First round was announced in December, 1988 with bid closing date of 30th June, 1989.

Mr. Chairman: Any supplementary question ?

جناب محمد طارق چوہدری: جناب اس سال oil کے لیے کیا target مقرر کیا گیا ہے؟

جناب جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! oil کی جو موجودہ پیداوار ہے اس کو ہم آنے والے پانچ سالوں کے لئے 76 thousands barrels per day پر لے جانا چاہتے ہیں۔

this is the fixed target

جناب چیئرمین: اس وقت کتنی ہے؟

جناب جہانگیر بدر: اس وقت کوئی fifty one سے fifty three thousand ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: کیا وزیر محترم یہ بتلائیں گے کہ ایک طرف آپ کا drilling target جو ہے وہ 75 wells per year ہے اور اس سے پہلے one in five ratio ہے یعنی alive wells کی۔ اس کی روشنی میں جو target آپ نے پانچ سال کے لیئے رکھا ہے، 76 thousand کیا فی الحقیقت reasonable ہے اور خاص طور پر اگر آپ یہ دیکھیں کہ fifty one thousand جو اس وقت ہے تو اگر یہ ایک سال پہلے کا آپ compare کریں پچھلے ایک سال کے اندر آپ نے بڑھایا ہے، about 24 thousand بڑھ کر کے آپ 75 wells drill پر آگئے ہیں اگر پانچ سال تک ہر سال more than double کریں گے تو اس کے بعد بھی آپ 76 thousand expect کر رہے ہیں؟

جناب جہانگیر بدر: جناب یہ انہوں نے جو one out of five بتائی ہے یہ ٹھیک بات کہی ہے اور یہ سابق ممالک سے ہمارے ملک میں بہتر ہے لیکن یہ کوئی hard and fast rule نہیں ہے کہ one out of five ہو۔ اس پہ ہماری کوشش ہے کہ زیادہ ہو یہ minimum target ہم نے رکھا ہے اللہ تعالیٰ پروردگار ہے آسمانوں سے مہربانی کر کر دے تو اس سے آگے بھی ہم جا سکتے ہیں۔ ہم نے اس کے لئے جو target programmes بنائے ہیں وہ forty three blocks بنائے ہیں تمام دنیا میں پیش کئے through bidding لیکن جناب چیئرمین! یہ بہت مہنگا کام ہے ہم کر نہیں سکتے باہر کے ممالک کو تکلیف دینی پڑتی ہے اس پہ جو forty three blocks پیش کئے۔ ان میں سے صرف بارہ بلاکوں کے لئے چوبیس درخواستیں آئی ہیں اور کئی بلاکوں کے لئے بلاتے ہیں کوئی آتا ہی نہیں ہے۔ لیکن اسکے باوجود انشاء اللہ ہماری توقع ہے کہ یہ minimum target نہ صرف یہ فکس کیا جائے گا بلکہ ہم نے جو تیل میں خود کفیل ہونے کے لئے ملک کے لئے target رکھا ہے اس پر تیزی سے کام ہوگا اور محنت بھی کی جا رہی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: خود کفیل ہونے کا target کتنے عرصے کا ہے؟ اس لئے کہ پانچ سال میں آپ 76 thousand پر آ رہے ہیں نا؟

جناب جہانگیر بدر: خود کفالت کا target fix نہیں کیا جا سکتا یہ تو depend کرتا ہے کہ تیل ہمیں کہاں کہاں سے ملتا ہے تیل کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے مطابق تو نہیں کیا جا سکتا۔ آنے والے وقت میں جس طرح ہماری پیداوار میں اضافہ ہوا ہے اس طرح تیل کی کمی.....

جناب چیئرمین: ڈیمانڈ کی پروجیکشن بھی ہو جاتی ہے یعنی اتنا percent بڑھ جائیگا....

جناب جہانگیر بدر: ہر سال ۹ سے ۱۰ فیصد ڈیمانڈ increase ہو جاتی ہے۔ اس میں ٹرانسپورٹ پاور جنریشن پلانٹس شامل ہیں اسطرح oil میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ اس میں ہم کچھ کہہ نہیں سکتے........

جناب چیئرمین: جی جناب طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت crude oil export کر رہی ہے؟ اگر ایسا ہے تو کیوں؟

جناب جہانگیر بدر: crude oil expert کرنے کے متعلق انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔ 6000 barrels a day کا سنگا پور کی ایک کمپنی کے ساتھ ہمارا پہلے یہ معاہدہ ہوا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ جو crude oil ہے یہ یہاں پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں high wax بہت زیادہ پایا جاتا ہے یہاں کی ریفائنریاں جو ہیں یا یہاں کے blenders اس crude oil کو اٹھا نہیں سکتے چنانچہ اس کو باہر بھیجا جا رہا ہے۔ بہرحال اس کو بچانے کے لئے کہ اس کو یہاں سے باہر نہ بھیجا جائے شاید ان کا اگلا سوال یہ ہو، میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ اس میں وہ hydro-cracker ایک سسٹم ہے جس میں یہ استعمال کیا جاتا ہے اور اس کی اجازت موجودہ گورنمنٹ نے دے دی ہے انشاء اللہ جب وہ لگ جائے گا تو یہ تیل ملک میں استعمال کیا جا سکے گا۔

جناب چیئرمین: جی جناب قاضی عبداللطیف صاحب:

قاضی عبداللطیف: میں قابل احترام وزیر صاحب سے دریافت کروں گا کہ کیا صوبہ سرحد میں کنوؤں کی کھدائی کی کوئی تجویز ہے اور کتنے کنوئیں کھودے جا رہے ہیں۔

جناب جہانگیر بدر: میرے خیال میں یہ سوال out of context ہے اصل سوال کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: فریش نوٹس۔ جی جناب عبدالمجید قاضی صاحب۔

جناب عبدالمجید قاضی: میں یہ پتہ کرنا چاہوں گا کہ اس وقت جو drilling ہو رہی ہے۔ last three years کے حساب سے ہمارا success ratio کیا ہے۔ کتنے ہم holes drill کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ کہتے ہیں۔ one in five ہے۔

(interruption)

جناب عبدالمجید قاضی: one in five سے بھی کم ہے جناب۔ میرے پاس ریکارڈ موجود ہے۔

جناب چیئرمین : کم ہے یا زیادہ ہے؟

جناب عبدالمجید قاضی : یہ ہے کہ جو pay back period ہے ایک کنوئیں میں سے گیس کا ہو یا تیل کا ہو۔ جب میں نے دو سال پہلے سوال کیا تھا تو مجھے وزیر صاحب نے اس وقت بتایا تھا کہ 163 دن کے اندر پیسے واپس آجاتے ہیں اگر اس قسم کی attractive proposition ہے جہاں پر repayment 163 دن کے اندر ہو جاتی ہے۔ تو کیا بہتر نہیں ہے کہ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ کون سا ایسا پراجیکٹ ہے۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین : میں سمجھا نہیں۔ آپ کیا چاہتے رہے ہیں کہ زیادہ تیزی سے drilling ہو؟

جناب عبدالمجید قاضی : جناب اگر یہ حقائق ہیں جو ہمیں بتائے گئے ہیں اور یہ حقائق اس قسم کے صحیح ہیں تو پھر کیا بات ہے کہ ہمیں یہ پیسے نہیں مل رہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب کہ ہمارے پاس 75 فیصد ٹوٹل وہ ایریا ہے جس کے اندر آئل یا گیس ہے۔ ان حالات میں، میں ان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ علاقہ اتنا attractive ہے جہاں پر اتنا تیل اور گیس ہے جس کا ریکارڈ موجود ہے اگر یہ سب facts صحیح طرح سے project کریں تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایسا آدمی ہو جو ہمیں پیسہ نہیں دے گا یا ہم قرضہ نہ دے سکیں گے اس کا repayment period اتنا lucrative ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : وہ کہہ رہے ہیں ناں 75 wells per year ہم نے ٹارگٹ رکھا ہے۔

Mr. Abdul Majid Kazi: This is not target keeping in view the potential.

(مداخلت)

جناب عبدالمجید قاضی : ابھی تک تو ہم نے کل 9% of the area scratch کیا ہے 91%area جو ہے وہ untouched ہے۔ virgin soil پڑا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : یہ چاہتے ہیں کہ زیادہ area tap کریں ابھی آپ نے صرف 9% area tap کیا ہے۔

جناب عبدالمجید قاضی: ابھی جناب وہ 9% to 11% سے زیادہ گئے نہیں ہیں۔ یہاں potential ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس کا جو lucrative business ہے اتنا attractive ہے تو ہم کیوں نہیں اس طرف توجہ دیتے اور کیوں نہ اس کو اس حساب سے کریں کہ ہم اس میں خود کفیل ہو جائیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔

جناب جہانگیر بدر: جناب یہ جو بات انہوں نے فرمائی ہے میں نے عرض کیا کہ ہم نے 43 بلاکس present کیے تھے اور ان 43 بلاکس میں سے صرف 12 بلاکس ایسے ہیں جس کے لئے ہمیں applications وصول ہوئی ہیں۔ یہ اتنا مہنگا جناب چیئرمین! کام ہے کہ یہاں کے لئے باہر کی کمپنیاں بھی نہیں آتیں ان کو approach کرتے ہیں انہیں کہتے ہیں open offer دیتے ہیں وہ نہیں آتے کیونکہ یہ بہت مشکل ہے۔ اب ملک میں اتنے مہنگے کام پر پیسہ خرچ کرنے کی پوزیشن میں ہم لوگ نہیں ہیں۔ باقی جو انہوں نے یہ کہا ہے کہ بہت attractive blocks ہیں یقیناً بلوچستان میں بہت attractive blocks ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہاں پر کوئی ایسی پالیسی بنے جو کہ سارے صوبے مل کر بنائیں جو acceptable ہو تاکہ وہاں پر کام کرنے والوں کو مشکلات درپیش نہ ہوں اس میں جناب چیئرمین! اتنی مشکلات ہیں کہ میں یہاں بیان ہی نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے بہت وقت چاہیئے کہ کس جگہ پر کیا کیا مشکلات ہیں۔ پھر discourage ہو کر کئی بھاگنے والے ہیں اور کئی بھاگ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ جناب قاضی عبداللطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف: وزیر محترم سے میں دریافت کروں گا کہ یہ جو اس وقت ہم تیل حاصل کر رہے ہیں یہ ہم خشکی کے کنوؤں سے حاصل کر رہے ہیں یا سمندر کے کنوؤں سے بھی حاصل کر رہے ہیں۔

جناب جہانگیر بدر: جناب والا! کچھ سال پہلے off shore پر کام ہوا تھا اور وہ well بالکل ٹھنڈا ہے۔ وہ آگے چل نہیں سکا۔ اس کے لئے investment کی ضرورت ہے اس کے لئے ہم نے دوسرے ممالک کو offer دی ہے لیکن ابھی تک کوئی نہیں آیا Occidental

[Mr. Jehangir Badar]

والے انشاءاللہ اس سال off shore پر کام شروع کریں گے۔ انشاءاللہ اکتوبر میں ہم اسے شروع کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ شاد محمد خاں صاحب۔

جناب شاد محمد خان: جناب والا! کیا محترم وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ شروع میں جب انہوں نے چارج لیا تھا تو سنگاپور کو یہ ایکسپورٹ بند کی گئی تھی اس کی انکوائری کا کیا بنا۔ جناب! انکوائری ہو رہی تھی کہ اس میں بڑا گھپلا ہے۔

جناب چیئرمین: جی کوئی انکوائری ہو رہی تھی اس سلسلے میں جو سنگاپور کو ایکسپورٹ کیا ہے۔

جناب جہانگیر بدر: اس میں ہم پتہ یہ کرنا چاہتے تھے جناب چیئرمین! کہ یہ جو 6000 barrels a day سنگاپور میں جا رہے تھے کیا ہم اسے اپنے ملک میں استعمال نہیں کر سکتے۔ اس پر ہمارے ماہرین کا کہنا ہے کہ ہماری ریفائنریز اسے اٹھا نہیں سکتیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔

Next question No. 126. Again no reply received.

Question No. 127 - No reply received.

Syed Zafar Ali Shah: Sir, as for 127 is concerned there are two parts of the question. One is general regarding the policy which I can place before the House. Regarding the second part which pertains to the electrification of a particular village in district Bhawalnagar I will submit that because of the non-availability of information that may be deferred. So, if you desire I can answer regarding the policy aspect.

جناب چیئرمین: چلیں وہی بیان کر دیں۔ پارٹ (اے) کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔

"Whether it is a requirement for the electrification of a village that the main line of electricity should be available at a maximum distance of one mile".

یہ والی بات جی؟

سید ظفر علی شاہ : جی ہاں ۔

جناب چیئرمین : فرما دیں جی۔

سید ظفر علی شاہ : اس میں یہ ہے کہ پنجاب اور سندھ میں یہ پالیسی ہے کہ اگر چھ کلومیٹر تک power lines ہیں اور distance ratio اس کو زیادہ فوقیت دیتا ہے تو ہم اس کو priority دیں گے اور اگر وہ ایک کلومیٹر power line کے اندر ہے تو اس کو بھی فوقیت دی جائے گی اور کم از کم اس کے لئے دو سو کی آبادی کا ہونا ضروری ہے لیکن کچھ حالات میں ایسے بھی ہیں کہ اگر بالکل ہی کم ہے تو اس کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے لیکن بلوچستان کے بارے میں distance کا کوئی criterion نہیں ہے وہاں پر یہ ہے کہ distance divided by population اس کو دیکھا جائے گا اگر اس میں cost-benefit ratio کچھ صحیح بنتا ہے تو ان کو بھی بجلی دی جا سکتی ہے ایک میل کا سوال درست نہیں ہوگا یہ میں نے ابھی عرض کیا ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ جی اس پر کوئی ضمنی سوال ؟

Mian Alam Ali Laleka: I request that the second part of my question be deferred for the next rota day.

جناب چیئرمین : جی وہ تو ویسے ہی defer ہو گیا deferred

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! جس طریقے سے وزیر محترم نے فرمایا کہ بلوچستان میں یہ فاصلہ ملحوظ نہیں رکھا جاتا صوبہ سرحد کے بہت سے علاقے وہ ہیں کہ جہاں ایک دوسرے سے دیہات بہت دور ہیں اور main line سے بھی کافی فاصلے پر ہیں اور آج تک وہ محروم چلے آ رہے ہیں کیا اس سلسلے میں ان کو بھی یہ رعایت مل سکتی ہے ؟

سید ظفر علی شاہ : جی ہاں ۔ سرحد اور بلوچستان میں ایک ہی criterion رکھا گیا ہے۔ جناب اس میں فاٹا بھی شامل ہے یہ میں عرض کر دوں ۔

جناب البشیر احمد : جناب یہاں سے جو بجلی گاؤں کو دے دی جاتی ہے تو اس کا کوئی follow-up, check-up ہوتا ہے یا نہیں ؟ for instance یہاں سے تو منظوری ہو جاتی ہے ، گورنمنٹ منظور کر دیتی ہے اور گورنمنٹ کی intention یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کو بجلی

[Mr Bashir Ahmed]

مل جائے مگر بسا اوقات on the ground situation ایسی ہوتی ہے کہ وہاں پر پولز فکس ہو جاتے ہیں ہیں تار لگا دئے جاتے ہیں مگر بجلی اس میں نہیں چھوڑتے۔

جناب! سوال یہ ہے کہ آیا گورنمنٹ کے پاس ایسی کوئی monitoring machinery ہے at an upper level کہ وہ جو ان کے پروگرام میں جو پراجیکٹس ہیں ان کی implementation کو وہ monitor کریں۔

and they should see whether they are implemented or not.

اس کے بارے میں ذرا پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔ سید ظفر علی شاہ صاحب۔

سید ظفر علی شاہ: محترم چیئرمین! یہ ایوان سب سے بالا ہے اور ہمارے لئے سب سے بالا monitoring ہی ہے۔ پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ اگر لائن یا میٹریل رکھا گیا یا material erect کیا گیا تو وہاں اس کے بعد کوئی مزید بات نہیں ہوتی تھی اور اب تو یہ ہے اپریل سے تقریباً میں کہہ سکتا ہوں جب سے ہماری حکومت آئی ہے منتخب حکومت، اس کے بعد یہ کیا جاتا ہے کہ approval ہوتی ہے اگر اس کے بعد پتہ چلتا ہے کہ اس پر جو خرچ ہونا ہے اس حد کے اندر ہے تو اس میں باقاعدہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ وہاں لگی ہے یا نہیں۔ لیکن اس میں یہ عرض کروں کہ جو estimate بنانے والے لوگ ہوتے ہیں وہ نچلی سطح کے لوگ ہوتے ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ estim e بناتے وقت وہ غلطی کرتے ہیں، ایک موقع میں جتنا material چاہیئے وہ اتنا estimate ہی کرتے تو میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کے اراکین سے درخواست کروں گا کہ وہ یہ دیکھیں کہ وہ جو اس وقت estimate بنتا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں اگر وہ دیکھتے ہیں کہ کوئی غلطی ہو رہی ہے اور estimate صحیح نہیں بن رہا ہے اور کسی موقع کے کچھ گھروں کو بجلی سے محروم کیا جا رہا ہے تو ہمیں بتائیں ہمیں ٹیلی فون کریں یا آپ اطلاع دے دیں یا لکھیں تو ہم اس پر فوراً کارروائی کریں گے

جناب بشیر احمد مٹہ: جناب میرا یہ سوال نہیں تھا، میں اس پر اعتماد کرتا ہوں کہ حکومت کا جو ارادہ ہوتا ہے وہ مثبت ہوتا ہے نچلی سطح پر جو لوگ ہوتے ہیں جو دراصل اس کام

کو کرتے ہیں اس میں اس factor کے علاوہ کچھ اور factors بھی ہوتے ہیں تو وزیر

صاحب چونکہ اس محکمے میں رہے ہیں۔

He has been here for some months now, he would know that what are those factors, I don't want to state them on the floor of this House.

وہ جو لوگ ہے اس میں resist کرتے ہیں۔

unless certain illicit conditions are satisfied.

گاؤں کے غریب لوگ ہوتے ہیں وہ ایس۔ڈی۔او کے دفتر تک جا نہیں سکتے اگر وہ وہاں

جاتے ہیں تو اس کا چپراسی ان کو وہاں ملنے نہیں دیتا تو جو Projects implement ہوتے

ہیں ان کی ذمہ داری ۔۔

The government announces those projects but they are not implemented unless certain conditions are fulfilled at the lowest level. What I am suggesting here for the consideration of the honourable Minister is that they should ensure that when a project is given on the plan it should be implemented and the implementation should be the responsibility of the government. It should not be left to the small people of the earth who have no access to the government.

جیسا کہ میں نے آپ کو کہا نلکا وہ لگا دیتے ہیں اس میں پانی نہیں چھوڑتے بجلی کے تار اگر وہاں

لگ بھی جائیں تو۔۔۔۔۔۔

But the electricity doesn't go there until certain illicit conditions are satisfied. What I would request to Minister is that they should strictly observe that no lower level officials should have their own illicit business in this matter.

کیوں کہ اس سے غریب لوگوں کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا اگر وہ اس گاؤں کے لیے دس ہزار روپے

یا ۲۰ ہزار روپے دیں تب ان کو بجلی ملتی ہے۔

Mr. Chairman: So, what you are saying is that implementation machinery needs to be strengthened.

وہ فرما رہے ہیں کہ یہ صرف محکمے کی ذمہ داری نہیں ہوتی ہے آپ لوگ بھی وہاں علاقوں میں موجود

ہیں اگر آپ کے نوٹس میں کوئی چیز آئے یا کسی رکن قومی اسمبلی کے تو وہ وزیر صاحب کے نوٹس میں لائیں۔

جناب لبشہ احمد : تو جناب پھر کیا directly وزیر صاحب کو اطلاع دیں

جناب چیرمین : بالکل اطلاع دیں۔

سید ظفر علی شاہ : میں یہ عرض کردوں کہ اگر غلط estimate بنا ہے۔

جناب چیرمین : estimate کی بات نہیں ہے وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ حکومت کے پاس اطلاع آجاتی ہے کہ وہاں پہ تاریں لگ گئی ہیں سب کچھ ہو گیا ہے لیکن دراصل کام نہیں ہوتا۔ connections in fact نہیں دیے جاتے implementation after cost جو ہوتی ہے کئی دفعہ کھمبے لگ جاتے ہیں تاریں نہیں آئیں یا تاریں لگ گئی ہیں کنکشن نہیں دیے۔ اس سلسلے میں کچھ تکالیف ہیں تو وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر اس کو آپ بہتر بنا سکیں......

سید ظفر علی شاہ : جی ہاں یہ صحیح فرما رہے ہیں اس کو دیکھنا چاہیے لیکن بات یہ ہے کہ دو ہزار سے زیادہ گاؤں ان ۶ مہینوں میں الیکٹریفائی کیے جا رہے ہیں تو اس تعداد میں اگر گاؤں الیکٹریفائی ہوں تو material کی کمی بھی ہو سکتی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ نچلی سطح پر کوئی بدعنوانی نہیں ہے وہ ہو گی لیکن اگر ہمارے علم میں لائی جائے گی تو ہم ضرور قدم اٹھائیں گے۔

جناب چیرمین : ٹھیک ہے، بنگلزئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلزئی : میں محترم شاہ صاحب کی توجہ بڑے ادب سے اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ جب اس قسم کی کسی صورت حال سے لوگ دوچار ہوں تو آپ متعلقہ حکام کو ٹیلی فون کریں یا محترم وزیر صاحب کو لیکن کیا وہ واقعتاً اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اس ٹیلیفون کو بھی کوئی attend کرتا ہے۔

جناب چیرمین : وہ خود فرما رہے ہیں، کہتے ہیں تو کریں گے۔ شکریہ

Question No. 129 again no answer, 130 no answer.

جناب عبدالمجید قاضی : جناب میرے پاس سوال نمبر ۱۲۹ کا جواب ہے۔

جناب چیئرمین: چونکہ یہ جواب سرکاری طور پر موصول نہیں ہوا اس لیئے ہم اسے نہیں لے سکتے۔

جناب عبدالمجید قاضی: جناب میرے پاس سرکاری طور پر جواب ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کے پاس یہ کیسے آیا؟

جناب عبدالمجید قاضی: جناب میں نے آرٹیکل لکھا تھا اس کا واپڈا نے جواب دیا تھا وہ میرے پاس ہے وہ میں ایوان کو دینے کے لیئے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین: ہمارے پاس جب آئے گا تو ہم اس کو پرنٹ کریں گے تو اس کو ہم سرکاری جواب سمجھیں گے۔

جناب عبدالمجید قاضی: جناب میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو سوال میں نے پوچھا ہے اس کا جواب اس میں موجود ہے میں نے صرف confirm کرنا چاہا ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو چیز میرے پاس موجود ہے جو مجھے سرکاری طور پر ایڈریس کیا گیا ہے......

جناب چیئرمین: مجھے دفتر والے بتا رہے ہیں کہ جواب تو آگیا ہے لیکن بہت ہی تاخیر سے ملا ہے اس لیئے پرنٹ نہیں ہو سکا لہذا۔

I think we can take it up

اگر کوئی وزیر صاحب کو پتہ ہے۔

Are you ready with this question or would you like to defer it?

سید ظفر علی شاہ: جناب والا! یہ تین لفظوں کا جواب ہے دو میں "ہاں" ہے۔

جناب چیئرمین: اگر آپ تیار ہیں تو لے لیتے ہیں، نہیں تو defer کر دیتے ہیں۔

سید ظفر علی شاہ: میں جواب دینے کے لیئے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین: پھر ٹھیک ہے سوال نمبر ۱۲۹۔

RIGHT BANK, LEFT BANK, KALA BAGH CANALS

129. ***Mr. Abdul Majid Kazi:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

[Mr. Abdul Majid Qazi]

(a) whether it is a fact that the technical feasibility of the Right Bank and Left Bank, Kala Bagh Canals has not yet been established ;

(b) whether it is further a fact that the consultants of Kala Bagh Project in their early studies had indicated that the construction of the above high level canals will be extremely un-economical ; and

(c) the operating levels (EL) of these canals separately?

Reply not received.

جناب عبدالمجید قاضی : جناب یہ لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا، میں کیا پڑھوں ۔

جناب چیئرمین : یہ آپ کا جو پہلا سوال ہے

(a) whether it is a fact that the technical feasibility etc.

اس کا جواب ہے ۔ 'Yes'

(b) کا جواب ہے 'Yes'

(c) کا جواب ہے ۔

The two gravity canals if at all found to be feasible would operate between the maximum and minimum levels of the Kalabagh Dam Reservoir.

یہ جواب ہے ۔

جناب عبدالمجید قاضی : آپ نے جو فرمایا ہے

I would just like to only explain this

جو میں نے سوال کیا تھا ۔

(a) whether it is a fact that the technical feasibility of the Right Bank and Left Bank, Kala Bagh Canals has not yet been established ;

(b) whether it is further a fact that the consultants of Kala Bagh Project in their early studies had indicated that the construction of the above high level canals will be extremely un-economical ;

اسس سے جناب یہ تو ثابت ہوگیا کہ یہ canal جو بنانا چاہ رہے تھے یا جو proposed ہیں وہ نہ technically feasible ہیں نہ economically feasible ہیں تو اب اسس چیز کی وضاحت ہونی چاہیے کہ کالا باغ ڈیم اگر بنے گا تو یہ canals تو نہیں بن سکتی، کیوں کہ ان کی feasibility بھی نہیں ہے اور اسس کے علاوہ انہوں نے جو مجھے جواب دیا ہے اسس میں انہوں نے یہ لکھا ہے

Technical feasibility of the Right Bank canal has not yet been established. According to early studies by the project consultants it was indicated that the construction of the high level canals will be extremely un-economical. It will, therefore, be premature to make projection of water requirements of canals hence column No. 11 has been shown nil.

تو میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جناب! واپڈا کی نظر سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ Right Bank اور Left Bank کے لیے کوئی پانی ہم نے نہیں رکھا ہے۔

جناب چیرمین: آپ کا سوال کیا ہے۔

جناب عبدالمجید قاضی: جناب میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ چیز ظاہر ہونی چاہیے۔ کہ کالا باغ ڈیم کے بارے میں جب اتنی باتیں کر رہے ہیں تو عوام کو یہ پتہ ہونا چاہیے کہ یہ رائیٹ بنک کینال، لفٹ بنک کینال دونوں feasible بھی نہیں ہیں اور نہ ان کو پروجیکٹ کیا جا سکتا ہے۔ economically feasible بھی نہیں ہیں تو اسس سے کالا باغ ڈیم کی جو projections ہیں اسس کا اندازہ ذرا چینج ہو جائے گا۔

سید ظفر علی شاہ: محترم چیرمین جہاں تک Left Bank اور Right Bank Canals کی feasibility کا تعلق ہے میں اسس کی تصدیق کروں گا کہ Kalabagh consultants نے یہ دیکھا تھا کہ یہ canals economically and technically feasible نہیں ہیں اسس حد تک تو میں کہہ سکتا ہوں کہ جن consultants نے اسس کی feasibility تیار کی ہے انہوں نے کہا تھا

These canals are not ecenomically and technically feasible.

جناب عبدالمجید قاضی: جناب consultants نے ہی کہا ہے کہ اگر یہ کام کیا جائے گا تو اس کی requirement 11.4 million cubic feet of water اگر یہ پانی چلا جائے گا تو سندھ کے جو Barages ہیں کوٹری بیراج۔ سکھر بیراج اور گدو بیراج ان کو اپنے حق کے مطابق پانی نہیں ملے گا یہ میں نے بات کی ہے اور میرے آرٹیکل کے جواب میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ projection premature ہے ابھی ہم اس کی پروجیکشن نہیں کرنا چاہتے تو یہ چیز واضح ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین: وہ تو واضح ہو گیا، آپ کا سوال کیا ہے۔

جناب عبدالمجید قاضی: میں یہاں پہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جناب ہمارے ساتھ کیا مذاق ہو رہا ہے کالا باغ ڈیم کے لئے Right Bank & Left Bank canals کے لیئے اتنے pressure ڈالے جاتے ہیں کہ صاحب یہ پانی ملنا چاہیے جب واپڈا والے خود یہ کہتے ہیں کہ یہ چیز جو ہے وہ technically feasible نہیں ہے اور اس کے بعد economical بھی نہیں ہے ساتھ ساتھ پانی کی پروجیکشن بھی نہیں کی جاتی ہے میں یہ کہتا ہوں کہ پانی کی پروجیکشن نہیں کی جا سکتی اگر کی جائے گی تو سندھ کے جو بیراجز ہیں ان کو اپنی صحیح ایلوکیشن نہیں ملے گی میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اتنا گمبھیر مسئلہ ہے کہ اس کے صحیح حقائق قوم کے سامنے آنے چاہئیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی حقائق آنے چاہئیں۔

Syed Zafar Ali Shah: Agreed.

Mr. Chairman: Agreed. Next question, we go to Question No. 130, which again no reply is received. Question No. 131 Dr. Bisharat Elahi.

ALLOTMENT OF QUARTERS

131. *Dr. Bisharat Elahi: Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that the allotments, subject to location of 'E' type quarters in G-6/4 Islamabad, made through the intervention of Wafaqi Mohtasib, were cancelled during March and April, 1989; if so, the number of such quarters

alongwith names, designations of allottees and reasons for cancellation orders ?

Mr. Muhammad Hanif Khan: Yes. There is only one case of quarter No. 384-E, G-6/4 in which the allotment made to Mr. Sajjad Hussain Qureshi, Official Reporter, National Assembly Secretariat Islamabad was cancelled and allotted to another government employee, in relaxation of rules.

Mr. Chairman: Supplementary questions. Dr. Bisharat Elahi.

Dr. Bisharat Elahi: Sir, this question was put just to bring out the fact that certain decisions of the Wafaqi Mohtasib are being flouted by certain organs of the government. In this connection again on the 22nd of July, 1989 he has advised that this quarter should be given to Mr. Muhammad Sajjad Qureshi. I would like to know from the government benches whether they wish to abide by the new advice given by the Wafaqi Mohtasib.

جناب چیئرمین: جی حنیف خان صاحب۔

جناب محمد حنیف خان: یقیناً ہم احترام کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: یقیناً۔

Dr. Bisharat Elahi: Do we assume that this quarter will not be allotted to the person.

جناب محمد حنیف خان: I will see کیا پوزیشن ہے کس طرح یہ ہوا ہے۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی: نہیں پھر کیسے کہتے ہیں کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں آپ فرما رہے ہیں کہ۔۔۔

جناب محمد حنیف خان: بھئی بات یہ ہے اگر واقعی ان کی طرف سے آرڈرز آئے ہیں تو ان کے آرڈرز پر implement کرنا ہمارا فرض ہے ہم پر binding ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ کس قسم کے آرڈرز آتے ہیں اور کیا کرنا ہے۔

Mr. Chairman: So, he can not clarify.

کہ آرڈرز آئے ہیں کہ نہیں لیکن کہہ رہے ہیں کہ اگر آرڈرز ہیں۔۔۔۔۔۔۔

جناب محمد حنیف خان : اگر آرڈرز ہیں وہ ہم پر binding ہیں ہم یقیناً اس کو implement کریں گے۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی : میں اس لئے کہہ رہا ہوں پہلے بھی ان کے وہی آرڈرز تھے جو flout ہو کر rules relax کر کے کسی اور کو مکان الاٹ کیا گیا ہے

This is why I want to emphasize on it.

Mr. Chairman: Now, the Minister is assuring you they will be implemented. کہ اگر ایسے آرڈرز ہیں تو So, I think, they should sort out the matter. Next Question No. 132, Dr. Bisharat Elahi.

NATIONAL ART GALLERY

132. "**Dr. Bisharat Elahi:** Will the Minister for Culture, Sports and Youth Affairs be pleased to state whether it is a fact a statue of woman has been installed outside the building of National Art Gallery F-6, Islamabad; if so, its reason?

Agha Tariq Khan (Read by Dr. Sher Afgan Khan Niazi): It is not a fact that a "statue" of a woman has been installed outside the building of National Art Gallery, Islamabad. However, a sculpture in round, depicting a stylised female figure with a sitar, in aesthetic form, was on display for a few months upto June, 1989 outside the main building of the National Art Gallery.

Such objects of art in space, are usually displayed in the premises of art galleries and museums throughout the world and the National Art Gallery in Islamabad is no exception. The National Gallery has been displaying objects of art on its premises as a regular feature.

جناب چیئرمین : شکریہ جناب۔ سپلیمنٹری سوال۔

Dr. Bisharat Elahi: Mr. Chairman, Sir, I have no quarrel with the objects of art and sculptures being displayed all over the world. We in Pakistan must see that what we depict is in

consonance with our culture, with our social set up and with Islam. If the government is convinced that this is in consonance with our culture and the other requirements then I have got no objection about it.

جناب چیئرمین: سوال کیا ہے آپ کا؟

That is, the government convinced that this is in accordance with the culture of Pakistan, that is the question.

ڈاکٹر بشارت الٰہی: جی ہاں۔

جناب چیئرمین: جی جناب ڈاکٹر صاحب وہ کہہ رہے ہیں کہ کیا آپ کو یقین ہے یہ جو چیز ہے یہ پاکستانی ثقافت کے مطابق ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! اگر میں یہ عرض کردوں کہ وہ کونسا کلچر ہے جو prohibit کرتا ہے کہ اس قسم کی چیز نہ display کی جائے بلکہ دہران میں، میں گیا ہوں وہاں آپ پارک کے ساتھ دیکھیں تو ایسی بہت ساری چیزیں لگی ہوئی ہیں سعودی عرب میں جہاں ہمارے پیغمبر اسلام اور ہمارا خانہ کعبہ ہے یہ تو چیزیں ہر جگہ ہیں یہ ہمارے کلچر کے خلاف کوئی بات نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: میں اس پر تو بعد میں آؤں گا پہلا سوال میں یہ پوچھتا ہوں جواب میں دو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان دونوں میں کیا فرق ہے اور جو چیز depicit کی گئی تھی ایک statue and sculpture stylised woman having a sitar in a hand, اس کو statue کہیں گے یا sculpture کہیں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! جو مورتی ہوتی ہے وہ سپیشل ہوتی ہے یہ جو آرٹ ٹائپ sculpture بناتے ہیں یہ خاص قسم کا نہیں ہوتا بلکہ تخیل سا یا کوئی سلسلہ اس میں specific چیزیں نہیں ہوتیں اور یہ پروفیسر صاحب مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: شاید اسی لئے سوال کر رہا ہوں کہ statue اور sculpture میں کوئی فرق نہیں ہے دونوں ہم نام ہیں دونوں بت ہیں اسلام ان بتوں کو توڑنے کے لئے

آیا تھا اور عورتوں کے ننگے بت لگانا اسلامی ثقافت نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی: جناب والا! میں ایک گذارش کرنا چاہتا ہوں اگر آپ ان buildings میں دیکھیں تو آپ کو بہت ساری چیزیں نظر آئیں گی بلکہ ہر گھر جہاں میں جاتا ہوں وہاں ڈرائنگ روم میں یہ مورتیاں وغیرہ رکھی ہوئی ہیں اور پروفیسر صاحب کے گھر میں بھی شاید ہوں۔

پروفیسر خورشید احمد: آئیں میں چیلنج کرتا ہوں۔ تشریف لائیں۔ آج ہی میرے گھر میں چلیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی: ہر جگہ پر ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: غلط بیانی سے کام لینا اس ایوان کے استحقاق کے خلاف ہے اس ایوان کی عزت کے خلاف ہے اور وزراء کو احتیاط کرنی چاہیئے۔

جناب چیئرمین: جناب قاضی لطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میں ضمنی سوال پوچھنا چاہوں گا کہ اگر انہوں نے کوئی ایسی چیز کی ہے جو ہمارے کلچر کے خلاف ہے اس پر ان کو معذرت کرنی چاہیئے تھی لیکن اس کا یہ استدلال کہ ایران اور سعودی عرب میں فلاں فلاں جگہ میں یہ ہو رہا ہے اس لئے کہ ہمارے کلچر اور ہماری ثقافت کا اصل دارومدار اور ماخذ وہ ہمارے انبیاء علیہ السلام ہیں۔ اور ان کے خلفائے راشدین ہیں اور وہ حضرات جو ہمارے مذہبی راہنما ہیں ان کی تعلیمات ہیں اور ان کے ارشادات ہیں انہی کے مطابق ہمارا کلچر ہے انہی کے مطابق ۔۔۔۔

جناب چیئرمین: قاضی صاحب آپ کا سوال کیا ہے۔

قاضی عبداللطیف: میرا مقصد یہ ہے کہ انھوں نے جو یہ فرمایا ہے کہ یہ کوئی خلاف اسلام نہیں ہے یا یہ ہمارے تمدن کے خلاف نہیں ہے ۔۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: difference of opinion ہو سکتا ہے وہ ان کا نقطہ نظر ہے یہ آپ کا نقطہ نظر ہے ۔۔۔۔۔۔۔

(مداخلت)

قاضی عبداللطیف: یہ ان کے نقطہ نظر کی بات نہیں ہے یہ ہماری تعلیمات کی بات ہے اور

یہ ہماری تاریخ کی بات ہے اور یہ ہماری ثقافت کی بات ہے اس میں ایک مسلمان کا نقطہ نظر یہ نہیں کہلایا جا سکتا۔

جناب چیئرمین: وہ ٹھیک ہے لیکن اس ایوان میں ہیں سوالوں میں یہ کیسے بحث کروا دوں۔ کہ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں یا وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

قاضی عبداللطیف: میں یہی عرض کر رہا ہوں ان کو یہ نہیں کہنا چاہیئے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! یہ بت پرستی اور اس قسم کے یہ مصوری کے پیس یا آرٹ کے پیس رکھنے میں بڑا فرق ہے اور موجودہ حکومت پاکستان دین اسلام کے شعائر کی طرف جا رہی ہے اسلامائزیشن کی طرف جا رہی ہے۔ میری ان سب معزز اراکین سے استدعا ہے اگر اس طرح کی چیزیں جو ہمارے گھروں میں ہمارے علاقوں میں بہتات میں ہیں اس کو دور کرنے کے لیئے کوئی سپیشل لاء پاس کریں اور ہمیں خوشی ہو گی کہ یہ بل لائیں تاکہ گورنمنٹ اس کو جلد از جلد پاس کرے اور اس طرح کی چیزوں کو ہم اس ملک سے نکال سکیں۔

جناب عبدالمجید قاضی: سوال میں یہ لکھا ہوا ہے

This was displayed upto June, 1989.

اس کے بعد کیا ہوا....

جناب چیئرمین: چلا گیا ہو گا۔

جناب عبدالمجید قاضی: چلا گیا ہو گا تو سر! اس وقت کس چیز پر بحث کر رہے ہیں جب وہ وہاں رہا ہی نہیں۔

It is useless to say anything about it.

جناب چیئرمین: صحیح فرمایا آپ نے وہ اس وقت وہاں موجود نہیں ہے۔

مولانا سمیع الحق: ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین: جی مولانا سمیع الحق صاحب آپ کا ضمنی سوال تو اس پر ضروری ہے۔

مولانا سمیع الحق: میں خاموش تھا شاید آپ مجھے بلالیں۔

جناب چیئرمین: نہیں مسئلہ ایسا ہے آپ کا سوال ضروری ہے۔

مولانا سمیع الحق: حضرت یہ معاملہ ایسا نہیں ہے کہ گپ شپ میں انہوں نے پورے پاکستان کے کلچر کو بت پرستی کے ساتھ خلط ملط کر کے کہا ہے کہ فلاں جگہ ہے۔ ساری دنیا میں ہے تو یہ ہماری ثقافت اور کلچر پر بہت بڑی ضرب ہے *****

جناب چیئرمین: مولانا سوال پوچھیے۔

مولانا سمیع الحق: ہمارا ایک کلچر ہے ہماری ایک ثقافت ہے مجسمہ اور بت ایک چیز ہے انہوں نے کہا کہ مجسمہ اور بت میں فرق ہے تو اسلام نے کوئی فرق نہیں کیا اسلام نے تمام بتوں کو مٹا دیا تھا دوسرا انہوں نے سعودی عرب پر بھی الزام لگایا ہے سعودی عرب میں کوئی بت وہ ہمیں بتا دیں کہ کس جگہ پر ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر دنیا بھر میں بھی یہ چیز ہو تو بھی ہمارا ایک نظریاتی تشخص ہے اسلامی ملک ہے اس کے لئے بل لانے کی ضرورت نہیں ہے آج کوئی اسمبلی کے باہر برسر عام ننگا کھڑا ہو جائے تو یہ کہیں کہ پہلے بل لائیں بل ہم لا چکے ہیں۔ یہ ایک نظریاتی ملک ہے قانون اور آئین سب چیزیں اس کی اجازت نہیں دے سکتیں برائے کرم ڈاکٹر صاحب ہر چیز کو اتنا نہ بدلیں ہر چیز کو ایسا نہ کر دیں معذرت کر لیں کہ یہ ہماری . . . .

جناب چیئرمین: یہ کوئی سوال نہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: سندھ کا کلچر انہیں معلوم ہے ٹیکسلا میں ہزاروں بت رکھے ہوئے ہیں آپ انہیں توڑیں آپ نے ایک بھی نہیں توڑا۔

مولانا سمیع الحق: وہ اسلامی دور کے نہیں ہیں۔

Mr. Chairman: We go to the next Question No. 136.

سوال نمبر 136 - ملک فرید اللہ خاں صاحب کا ہے۔ sorry جی، پہلے سوال نمبر 133 ہے ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب کا۔

Dr. Bisharat Elahi: There is no answer, Sir.

Mr. Chairman: No answer. Sorry. Details are being collected. Q. No. 134, the same position. Q.No. 135, the same position.

(یہ الفاظ بحکم چیئرمین صاحب حذف کئے گئے)

Next question 136, Malik Faridullah Khan.

ROOM RENT OF FEDERAL LODGES

136. ***Haji Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that the room rent of Federal Lodges at Peshawar and other cities have been increased, if so, the rate of increase in the Federal Lodges and its reasons ?

Mr. Muhammad Hanif Khan: No.

قاضی عبداللطیف: جناب والا! سوال نمبر ۱۲۴ اور ۱۲۵، یہ دونوں میرے سوالات تھے ان کے بارے میں کیا کوئی یقین دہانی کرائی جا سکتی ہے کہ کتنے عرصہ تک یہ جواب موصول ہو سکیں گے۔

جناب چیئرمین: سید ظفر علی شاہ صاحب کیا کوئی وقت کا تعین ہو سکتا ہے کہ کب تک ان کے جوابات موصول ہو جائیں گے۔

سید ظفر علی شاہ: جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اگلے روٹا ڈے پر ان کے جوابات دے دیے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: قاضی صاحب، وہ کہہ رہے ہیں Next rota day پر ان کے جوابات مل جائیں گے۔

سید ظفر علی شاہ: آنے چاہئیں، ہم کوشش کریں گے۔ بڑی مہربانی۔

جناب چیئرمین: اگر نہیں آئیں گے تو

We will carry it forward to the next session. Secretary Sahib, please take note of this.

جس سوال کا جواب نہیں آئے،

It should be carried forward to the next session.

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۱۳۶ کا جواب آگیا ہے، ملک فرید اللہ صاحب، آپ کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔

Malik Faridullah Khan : I believe, the answer is incorrect. Because last year, the rent rate was Rs. 35/= a day in the Federal Lodge Peshawar. Then it was increased to Rs. 114/= and later on, according to my information, it was reduced to Rs. 70/=

تو یہ جو ایک سال میں کرایہ ۳۵ سے ۱۱۴،۱۰۸ اور ۱۲۰ کر دیا گیا ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔

جناب محمد حنیف خان : یہ فروری ۱۹۸۸ میں بڑھے ہیں اور اس کے بعد کسی قسم کی کوئی increase نہیں ہوئی، اور فروری ۱۹۸۸ کے جو ریٹ ہیں وہی ہم چارج کر رہے ہیں۔

حاجی ملک فرید اللہ خان : میری گزارش تھی کہ ہم ہر فیڈرل لاج میں ۳۵ روپے کے حساب سے دیتے تھے، جب کہ اب ہم سے ۷۰ روپے لئے جا رہے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ڈبل کیوں کر دیا گیا ہے۔

جناب محمد حنیف خان : یہ ڈبل کیا گیا ہے یا جو بھی کیا گیا ہے، یا جو increase ہوئی ہے یہ فروری ۱۹۸۸ میں ہوئی تھی اور رول ہم کے تحت ڈیپارٹمنٹ کو اختیارات حاصل ہیں کہ increase کر سکیں یہ رول کے تحت فروری ۱۹۸۸ میں بڑھایا گیا تھا۔ اس کے بعد ہم نے کسی قسم کا کوئی کرایہ نہیں بڑھایا ہے۔

جناب چیئرمین : قاضی عبداللطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف : سوال کا مدعا تو یہ ہے کہ کرایہ بڑھانے کی وجوہات کیا ہیں یہ کرائے کیوں بڑھائے گئے ہیں، اور یہ فرماتے ہیں کہ ان کو بڑھا دیا گیا۔ مگر وجوہات تو بتلاتے نہیں ہیں کہ کن وجوہات کی بنا پر بڑھائے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین : وہ کہہ رہے ہیں کہ فروری ۱۹۸۸ کے تحت نہیں بڑھائے گئے ہیں۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا! ایک دوسرا سوال بھی، میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ ہے کہ وہاں یہ بتلایا جاتا ہے کہ جو لوگ اے سی استعمال کرتے ہیں، ان کے لیئے ۷۰ روپے ہے اور جو اے سی استعمال نہیں کرتے، ان کے لیے ۴۰ روپے کرایہ ہے جب کہ عادت ہے کہ میں کہیں بھی اے۔ سی استعمال نہیں کرتا اور وہاں اس دفعہ جب ہم نے تو انہوں نے کہا کہ ہم یہ فرق معلوم نہیں کر سکتے کہ آیا AC استعمال ہوا۔۔

سے انہیں اس لیے ہم چار جنرز روپے کے حساب سے کریں گے

جناب چیئرمین : قاضی صاحب۔ جہاں سنٹرل ائر کنڈیشننگ ہوتی ہے وہاں آپ کیا کرتے ہیں۔ مثلاً اس کمرے میں ہو رہی ہے اور آپ اسے بند نہیں کر سکتے تو کیا کرتے ہیں۔

قاضی عبداللطیف : وہ تو اتفاقاً ہوتا ہے۔ میں عموماً اس کا عادی نہیں ہوں۔ نہ میں یہاں اپنے کمرے میں استعمال کرتا ہوں اور نہ ہی کہیں اور جگہ۔ میں عموماً ہی کرتا ہوں کہ اے سی بالکل استعمال نہ کروں۔ کیونکہ اس طرح عادت ہو جاتی ہے اور ہم گرم علاقے کے لوگ ہیں اور اگر ہم استعمال کریں تو پھر ہم نہ سفر کر سکتے ہیں اور نہ کام کر سکتے ہیں۔ تو کیا وزیر صاحب اس مسئلے کے متعلق بھی وضاحت فرما سکیں گے۔

جناب محمد حنیف خان : دراصل، اگر آپ سوال پڑھ لیں تو اس میں لکھا ہے۔

"Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that the room rent of Federal Lodges at Peshawar and other cities have been increased, if so, the rate of increase in the Federal Lodges and its reasons "?

یہ انہوں نے اس میں نہیں لکھا ہے کہ یہ increase کب سے ہوا ہے، اب اس increase کے سلسلے میں، میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ یہ increase فروری ۱۹۸۸ میں ہوا ہے، اگر یہ وہ کہتے کہ فلاں ڈیٹ سے آپ نے increase کیا ہے اور یہ بتائیں کہ کیوں increase کیا ہے؟ بہرحال میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے کسی قسم کا کوئی increase نہیں کیا ہے اگر یہ پوچھتے کہ فلاں تاریخ کے بعد کیوں increase کیا ہے، تو ہم شاید اس کا دوسرے طریقے سے جواب دیتے اور وجوہات بھی بتائی جاتیں لیکن اب آپ یہ پوچھ رہے ہیں کہ فلاں تاریخ کو جو ریٹ increase کیے وہ کیوں کیے۔ اگر یہ اس کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں تو فریش نوٹس دیں۔

جناب چیئرمین : مطلب یہ ہے کہ وہ فریش نوٹس دیں مگر قاضی صاحب کا جو مسئلہ تھا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ائر کنڈیشن استعمال نہیں کرتے، مگر اس کے باوجود محکمہ والے ان کو کہتے ہیں کہ وہ اے سی استعمال کریں یا نہ کریں، لیکن ریٹ جو ہے وہ ایئر کنڈیشننگ والا دینا پڑے گا۔ اس کے بارے میں آپ کچھ کہہ سکیں گے۔

جناب محمد حنیف خان: یہ تو ساری بات قاضی صاحب کے کہنے پر ہی ہے کہ اے سی استعمال کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب، آپ سوال پوچھیں کیونکہ سوال آپ کا ہے

حاجی ملک فرید اللہ خان: حنیف خان صاحب نے فرمایا کہ کوئی استعمال کرے یا نہ کرے لیکن اس کو بل دینا پڑے گا تو رنجیت سنگھ والی بات بن جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، وہ کہہ رہے ہیں، دقت یہ ہے کہ کیسے پتہ کریں کہ استعمال کیا گیا ہے یا نہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: پوائنٹ آف آرڈر بعد میں مجھے پہلے Question Hour ختم کرنے دیں۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب والا! میں نے اسی پر بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں کوئی ضرورت نہیں، آپ بیٹھیں میں آپ کو موقع دونگا۔

جناب محمد طارق چوہدری: اگر آپ وضاحت سن لیں گے تو ان کا سوال بھی نہیں رہے گا۔ اور ان کا جواب بھی نہیں رہے گا۔

جناب چیئرمین: آپ ایک منٹ کے لئے بیٹھیں، قاضی صاحب، آپ کچھ فرمانا چاہتے تھے۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! یہاں ہم ایم این اے ہاسٹل میں رہ رہے ہیں، وہاں انہوں نے علیحدہ رجسٹر رکھا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ اے سی استعمال کریں گے یا نہیں کریں گے، جو استعمال کرتے ہیں وہ لکھ دیتے ہیں کہ ہم استعمال کریں گے اور جو نہیں کرتے ہیں وہ لکھ دیتے ہیں کہ ہم استعمال نہیں کریں گے اور پھر اسی کے مطابق ان سے چارجز لئے جاتے ہیں، تو وہاں پر بھی اگر اس قسم کا انتظام کرلیں تو میرے خیال میں سہولت رہے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔

حاجی ملک فرید اللہ خان: جناب والا! وہاں سے تین چار کمروں سے اے سی ہٹا دیں تو جو اے سی استعمال نہیں کرنا چاہتے وہ وہاں رہ سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ مشکل ہو جائے گا کیونکہ کوئی اے سی استعمال کرنے والے آئے گا تو وہ کیا کرے گا۔

جناب محمد حنیف خان: جناب والا! جب اے سی نہیں ہوتے تو پھر میرے دوست کہتے ہیں کہ خدا کے لیے اے سی لگاؤ کیونکہ گرمی کے ان دنوں میں کیسے رہا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: یا ہر کمرے میں ایک ایک چوکیدار رکھ لیا جائے جو یہ دیکھے کہ اے سی چل رہا ہے یا نہیں۔

(مداخلت)

جناب محمد حنیف خان: آج تک ایسا نہیں ہوا، فیڈرل لاج نمبر ۱ اور (۲) کے سب کمروں میں اے سی ہیں۔

Mr. Chairman: That brings us to the end of the Question Hour. Rest of the questions will be taken as read.

قاضی عبداللطیف: جناب والا! ایک گزارش اور ہے کہ وہاں تقریباً ٹیلی فون سسٹم مکمل ہو چکا ہے اور ہر کمرے میں ٹیلی فون پہنچ چکا ہے لیکن اس وقت تک سب کمروں میں کنکشن نہیں دیے گئے ہیں کیا اس کے متعلق وزیر صاحب کچھ فرمائیں گے۔

جناب محمد حنیف خان: اس کے متعلق دیکھوں گا۔

Mr. Chairman: I am sure, Mr. Muhammad Hanif Khan will take notice of it.

جناب چیئرمین: جناب محمد علی خان صاحب

Demotion of Technical Officers

137. ***Sardar Muhammad Yousaf Khan Sasoli:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that technical officers in the Geological Survey of Pakistan with fourteen to twenty years of service are being demoted if so, its reasons?

Mr. Jehangir Badar: No.

Question Hour being over the remaining questions and answers were placed on the Table of the House.

Supply of Sui Gas

62. *Mian Alam Ali Laleka: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the time by which the natural gas will be provided in the Defence Colony, Morgah, Rawalpindi?

Mr. Jehangir Badar: No request has been received by Sui Northern Gas Pipelines Limited for supply of gas to Defence Colony, Morgah, Rawalpindi. After receipt of formal request from the said colony, the matter will be considered on merit.

Supply of Sui Gas

63. *Mian Alam Ali Laleka: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) whether it is a fact that villages Morgah Kotha Kalan District Rawalpindi, were included in the Annual Development Programme for the year 1978-79 for providing the natural gas but due to financial constraints the decision could not be implemented; and

(b) whether it is further a fact that after the year 1978-79 natural gas was provided in various adjoining areas|villages of the Rawalpindi City and Cantonment including Lalazar colony and Jhelum Road adjacent to villages Morgah-Kotha Kalan inspite of financial constraints, if so, the time by which the phase for supply of gas to these villages will be included in the Annual Development Programme?

Mr. Jehangir Badar: (a) Yes. Village Morgah (Kotha Kalan) was included in the Development programme for the fiscal year 1978-79 but due to resource constraints and subsequent restrictions on number of new gas connections it could not be implemented.

(b) After fiscal year 1978-79 no village in Rawalpindi was provided gas. However, gas was provided in the partially covered adjoining areas of Rawalpindi City and Cantonment including Lalazar Colony and Jhelum Road. In view of prevalent policy, there are no immediate plans for supply of gas to these villages.

Power Generation

64. *Mr. Muhammad Tariq Chaudhary: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the existing provinces-wise installed generation capacity of electricity hydal, thermal and nuclear separately in each case;

(b) the project-wise generation capacity proposed to be installed in each province during the next three years; and

(c) consumption|requirement of electricity in each province against the installed generation capacity of the province?

Mr. Farooq Ahmed Khan Leghari : (a) the province-wise generation capacity is as follows :—

Punjab

Hydel	.. 63 MW	Thermal	..	.. 1506 MW

NWFP

Hydel	.. 2034 MW	Thermal	..	.. —

Sind

Hydel	.. —	Thermal	..	.. 1465 MW
Thermal (KESC).	1108 MW	Nuclear	..	.. 137 MW

Baluchistan

Hydel	.. —	Thermal	..	.. 93 MW

Azad Kashmir

Hydel	.. 800 MW	Thermal	..	.. —

(b) the province-wise generation capacity proposed to be installed in next three years *i.e.* 1989-90, 1990-91, 1991-92 is enclosed at Annexure I.

(c) the province-wise consumption of electricity during 1987-88 is indicated below :

Year	Province	(Million units) MKWH
1987-88	Punjab	14595
	NWFP	2856
	Sind	2428
	Baluchistan	819
	Total	20698

Annexure I

PROJECT-WISE GENERATION CAPACITY TO BE INSTALLED IN EACH PROVINCE DURING THE NEXT THREE YEARS FROM 1989-90 TO 1991-92

Punjab

Combined Cycle at Kot Addu unit No. 9	112 MW
Combined Cycle at Kot Addu unit No. 10	112 MW
Muzaffargarh Steam unit No. 1	210 MW
Combined Cycle at Faisalabad unit No. 9	40 MW
Muzaffargarh Steam unit No. 2	210 MW
Muzaffargarh Steam unit No. 3	210 MW
Nandpur (private)	66 MW
Total	960 MW

NWFP

Tarbela unit No. 11	432 MW
Tarbela unit No. 12	432 MW
Tarbela unit No. 13	432 MW
Total	1296 MW

Sind

KESC Steam-Bin Qasim-3	200 MW
Jamshoro Oil unit No. 1	250 MW
Jamshoro Oil units 2 & 3	420 MW
KESC Steam-Bin Qasim-4	200 MW
Jamshoro Oil unit No. 4	210 MW
Lakhra units 1 & 2	100 MW
Combined Cycle at Kotri unit-7	40 MW
KESC Steam-Bin Qasim-5	200 MW
Lakhra unit-3	50 MW
Guddu Gas Turbine units 7 & 8	200 MW
Hub River (Private) unit-1	300 MW
Total	2170 MW

Azad Kashmir

Mangal unit No. 9	100 MW

Load Shedding

65. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhary :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the maximum number of load shedding hours observed in each province in May, 1987, 1988 and 1989 ;

(b) whether it is a fact that electricity can be supplied to Punjab and NWFP from Guddu Thermal power station through 500 KV transmission line laid for this purpose during the period when generation capacity of Tarbella and Mangla power stations decreases due to fall of water level in Tarbella and Mangla lakes ; and

(c) whether it is also a fact that a thermal power station can be installed in the provinces where generation of electricity is not sufficient to meet the requirement of those provinces ?

Mr. Farooq Ahmed Khan Leghari : (a) the maximum number of load shedding hours observed in each province in May, 1987, 1988 and 1989 are given at Annexure I.

(b) Yes. During low water months electricity from Thermal Power Stations including Guddu Power Station is supplied through 500 KV line to upcountry areas.

(c) Thermal Power Stations are being installed at different places in the provinces of Punjab and Sind. However these are not meant to meet the requirements of those provinces only. In high water months electricity from Tarbela is supplied to the Southern Parts of the country and in low water months electricity from Thermal Power Stations is supplied to the northern parts.

Annexure I

THE MAXIMUM NUMBER OF LOAD SHEDDING HOURS OBSERVED IN EACH PROVINCE IN MAY, 1987, 1988 AND 1989.

Region.	Urban domestic feeders.		Rural domestic/T/wells feeders.		Industrial feeders.	
	Total closure hours	Total No. of interruptions	Total closure hours	Total No. of interruptions	Total closure hours	Total No. of interruptions
1	2	3	4	5	6	7
May, 1987						
Peshawar	—	—	1 hour & 20 mints.	3	—	—
Islamabad ..	1-1/2	2	3	3	3	2
Gujranwala ..	2	2	5-1/2	1	3	2
Faisalabad	1/2 to 1	1 to 2	1 to 3	1 to 2	—	—
Lahore ..	—	—	45 mint. to 1 hr.	1 to 2	4	1
Multan ..	—	—	1-1/4	3	2-1/2	2
Hyderabad ..	45 mint.	1	1 to 1-1/2	1	—	—
Quetta ..	1	2	2-1/2	3	1	2
May, 1988						
Peshawar	1/2	1	1 hr. & 35 mint.	2	—	—
Islamabad ..	1	1	1-1/2	2	4	1
Gujranwala ..	2	2	5-1/4	1	3	2
Faisalabad ..	1/4 to 2	1 to 2	3/4 to 3-3/4	1 to 3	40 mint. to 2 hrs.	1
Lahore ..	1/2	1	3/4	1	4	1
Multan ..	1	1	2	1	1 hr. and 45 mints.	1
Hyderabad ..	1/2 to 2-1/2	1	1 to 2	1	–	
Quetta ..	1	2	3	4	1	2
May, 1989						
Peshawar ..	4	1-3	6.25	1-3	4	1-3
Islamabad ..	4-4.5	4	6-7	4	4-8	1
Gujranwala ..	3-4	2-3	9-12	2-3	3-8	1-3
Faisalabad ..	5-7	2-5	45 mints to 14.5 hrs.	1-5	3.75-6.75	1-5
Lahore ..	4	3	5	3	4-8	1
Multan ..	6	3-4	8-12	2-3	8	1
Hyderabad ..	6-8	4-6	4-6	1	4	1
Quetta ..	2.5-3.5	1	2.5-4.5	1-2	2.5-4.5	1

Electrification of Villages

66. *Mr. Muhammad ishaque Baluch : Will the Minister for Water and Power be pleased to state the district-wise details of the villages in the Province of Baluchistan electrified on the recommendations of the Senators and MNA's with their names during the period from January 1986 to December, 1988 ?

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : The district-wise detail of villages electrified in Baluchistan on the recommendations of the MNAs and Senators during 1st January, 1986 to December, 1988 is as under :

S. No.	District	No. of villages Electrified
1.	Pishin	[illegible]
2.	Zhob	3
3.	Quetta	7
4.	Loralai	[illegible]
5.	Q/Saifullah	1
6.	Sharig	1
7.	D/Dughti	[illegible]
8.	Kachi	2
9.	Jaffar Abad	3
10.	Tamboo.	11
	Total	[illegible]

The names of villages are attached at Annexure-I.

Annexure-I

LIST OF VILLAGE ELECTRIFIED FROM JANUARY 1986 TO DECEMBER, 1988 RECOMMENDED BY SENATORS & MNAS.

S. No.	Name of Villages	District	Recommendation	
1	2	3	4	5
1.	Killi Muhammad Din Bagarzai ..	Pishin	S. Fazal Agha.	Senator.
2.	Killi Muhammad Ali ..	Pishin	S. Fazal Agha	
3.	Killi Muhammad Gul ..	Pishin	S. Fazal Agha	
4.	Killi Sore Killi	Pishin	S. Fazal Agha	
5.	Killi Khud-i-Rahim	Pishin	S. Fazal Agha	
6.	Killi Allah Abad	Pishin	S. Fazal Agha	
7.	Killi Molvi Naqeeb Ullah ..	Pishin	S. Fazal Agha	
8.	Killi Zar Lahore	Zhob	Sardar Wazir Ahmed Khan.	MNA.
9.	Killi Molvi Bukhtiar Bandat ..	Do.	Do.	Do.
10.	Killi Qilla Akhtarzai ..	Do.	Do.	Do.
11.	Killi Baluch Abad	Quetta	S. Fasih Iqbal.	Senator.
12.	Killi Mohammad Shaee ..	Do.	Fateh Mohd. M. Hassani.	MNA.
13.	Killi Habib Qilla	Loralai	Hashim, Khan Loni	Senator.
14.	Killi Chaleza Mir Haji-P-II ..	Do.	Do.	Do.
15.	Killi Chaleez Khail	Do.	Mohd. Ishaque Baluch.	Senator.
16.	Killi Duki Shehr ..	Do.	Do.	Do.
17.	Killi Duki Viala (Killi S. Mohd) Banukhail Killi Jamal Khan Tareen.	Do.	Noor Jehan Panizai.	Senator
18.	Killi Shambee Karez (Killi A. Shakoor Tareen.)	Do.	Do.	Do.
19.	Killi Karez Akhtarzai. ..	Q.Saifullah.	Nawabzada Jehangir Shah	Senator.
20.	Killi Lora Khanzai	Pishin	S. Fazal Agha.	Senator.
21.	Killi Watt Karez	Do.	Do.	Do.
22.	Killi Shin Gul Killi Mehrab Near Sharigh G/Station.	Sharigh	A. Rahim Mir Dad Khail	Do.
23.	Killi Habib Khan Mohd. Hussain Sona Khan Thana.	Quetta	Sardar Fateh Mohd. Hussain.	MNA.
24.	Killi Haji Lalabad Sona Thana Suraib Road Quetta.	Do.	Do.	Do.
25.	Killi Mohd. Khan Khayzai ..	Do.	Do.	Do.
26.	Killi Barochan Sunihli Road Qta.	Do.	Do.	Do.

1	2	3	4	5
27.	Killi Nauribad (Nasir Gul)	uetta	Abdul Rehim Mir Dad Khail.	Senator.
28.	Village Yaroo Sher P. I & II	Loralai	Mir Haji Tereen.	MNA.
29.	Village Wazir Sher	Do.	Do.	Do.
30.	Village Kala Sher Murghani	Do.	Do.	Do.
31.	Village Habib Rahi P-I & II ..	D, Bughti.	Mir Ahmed Nawaz Bughit.	MNA.
32.	Village Babar Ahmed Khan ..	Kachhi	Hussain Bux Bungalzai	Senator.
33.	Village Rind Remanik ..	Do.	Do.	Do.
34.	Village Afzalabad (Usta Mohd.)	Jaffarabad.	Mir Zufferullah Khan Jamali.	MNA.
35.	Village Afzalabad (Ali Abad) ..	Jaffarabad.	Do.	Do.
36.	Village Guhlam Rasool Mengal	Tamboo	Sardar Hashim Khan	Senator.
37.	Village Arbab Khan Umrani	Do.	Do.	Do.
38.	Village Ali Murdan Jamali	Jaffarabad	Mir Zuffarullah Khan Jamali	MNA.
39.	Village Mir Hazar Khan Bungalzai	Tamboo	Mir Hussain Bux Bungalzai.	Senator.
40.	Village Habib Ullah Bungalzai	Do.	Do.	Do.
41.	Village Mohd. Zaman Lehri ..	Do.	Fazal Agha.	Senator.
42.	Village Rais Pehlwan ..	Do.	Do.	
43.	Village Abdullah Jattak ..	Do.	Mir Rasool Bux Lehri	Senator.
44.	Village Faqir Mohd Nachari	Do.	Do.	
45.	Village Haji Hammed Ullah ..	Do.	Ahmed Mirza.	Senator.
46.	Village Rustam Khan Haijwani	Do.	Abdul Rehman.	Senator.
47.	Village Rais Imam Bux.	Do.	Do.	

Thermal Power House

67. ***Mr. Muhammad Ishaque Baluch :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to instal a thermal power House at Pasni, District (Gawadar, if so., when ?

Mr. Farooq Ahmed Khan Leghari : A Diesel Power Station of 45 MW is planned to be installed at Pasni. The first unit is expected to be commission in July, 1990. 1990.

Allotment of Quarters

68. ***Mr. Shad Mohammad Khan :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) number of category-IV flats allotted in Sector I-9|4, Islamabad ;

(b) whether it is a fact that the above mentioned flats have not been provided basic facilities *i.e.* water, Sui Gas and celectricity; if so, the time by which these facilities will be provided ; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the government not to recovery the House rent from the allottees until the provision of aforesaid amenities ?

Mr. Mohammad Hanif Khan : (a) 164.

(b) The Sui gas is available. Water supply will be made available within 1½ months and that of electricity within one month.

(c) No.

Hill Torrents Water

69. ***Qazi Abdul Latif :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the quantity in cusecs of water flowing from the hill torrents of Dera Ismail Khan during April to August, 1988 ;

(b) the amount spent by the government last year for using the said water for irrigation purposes ;

(c) the authorities through which the amount was spent ; and

(d) the total amount of assistance provided to the cultivators and small land holders in details, if possible ?

Mr. Farooq Ahmed Khan Leghari : (a) During the flood seasons from April to August, 1988 the water flowing from the Hill torrents of Dera Ismail Khan were as under :—

Discharge in Cusecs	
Maximum	*Minimum*
568,000	314

(b) An amount of Rs. 6,792,000 was paid by Government of NWFP for Rod Kohi Irrigation purpose.

(c) Deputy Commissioner, D. I. Khan.

(d) An amount of Rs. 62,42,000 was utilized on assistance to the cultivators in the shape of Kamara works. 160 Kamara works were carried out. The main works are as follows :

(1) Channelization and repairs to Kot Azam Nullah and its distributaries.

(2) Channelization of Gomal Nullah.

(3) Sandkoplane.

(4) Sad Paiwal.

(5) Gata Kamal.

(6) Tank Zam.

(7) Sad Pati Khel.

(8) Rod Loomi.

(9) Gati Mohir Shah.

Fort Abbas Grid Station

70. ***Mian Alam Ali Laleka :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that a Grid Station had been constructed in town Marot Tehsil Fortabbas District Bahawalnagar about 2½ years ago ; and

(b) whether it is also a fact that the said town has not been provided electricity so, far ; if so the time by which the said town will be electrified ?

Mr. Farooq Ahmed Khan Leghari : (a) Yes.

(b) Yes. Marot town will be electrified when it qualifies in accordance with the criteria on its own merits.

Supply of Electricity

71. ***Syed Fasieh Iqbal :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that electric poles with wires have been erected in Dhoke Talbi, Dakhli Matoor, Tehsil Kohota, District Rawalpindi, but electric connections have not been provided to the residents of the said village ;

(b) whether it is further a fact that government has decided to provide electricity to the residents of rural areas ; within 45 days after the receipt of application for electric connection ; and

(c) the number of the applications submitted by the residents of the said village so far, and the date by which electricity will be provided to them ?

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : (a) No.

(b) Yes, if the demand note has been issued and paid, keeping in view proximity of Distribution Line.

(c) 18 applications were received and all of them have been given connections.

Exploitation of Lime Stone

72. ***Mr. Saleem Saifullah Khan :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to refer to Senate Starred Question No. 58 replied on 1st April, 1989 and state :

(a) the daily quantity of lime stone being exploited from the deposits of village Baghpur Deri|Narota Haripur Hazara ; and

(b) the quantity of the said stone being supplied to the Hatar Cement Factory indicating also the mode of transportation ?

Mr. Jehangir Badar : (a) According to Industries Department Government of NWFP, no limestone is being excavated|exploited from the deposits of Baghpur Dheri|Narota Haripur Hazara.

(b) Mustehkam Cement Factory Hattar has been granted by Provincial Government of NWFP on a mining lease and the Factory has developed its own quarry near Village Shadi. The limestone is being transported from quarry by heavy Trucks|Dumpers.

Electrification of Villages

73. ***Mr. Shad Mohammad Khan :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that Dhoke new Shakrial, Post Office U.C. Kural and Dhoke Abbasi Kashmiran in District Islamabad were approved for electrification if so, the time by which the said Dhokes will be electrified ?

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : Yes. These Dhokes could not be electrified due to budget constraints. According to the present policy, fresh approval is required for the electrification of villages/Chak/Dhokes etc.

Electrification of Villages

74. ***Syed Shafqat Hussain Shah :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that villages Dali Dal, Tehsil Mirpur District Thatta Mali Dal and Haji Ramzan Khashkali, Tehsil Sajawal, District Thatta, were approved for electrification if so, the time by which the said villages will be electrified ?

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : Yes. Work is expected to be completed by end of August, 1989.

Supply of Sui Gas

75. ***Akhunzada Behrawar Saeed :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that in order to provide Sui Gas to the town of Kot Najeeb Ullah (Tehsil Haripur Hazara) a survey was conducted in the year 1982-83 ; if so, the time by which gas will be provided to the said village ?

Mr. Jehangir Badar : It is a fact that detailed survey of Kot Najeeb Ullah was conducted by Sui Northern. The said town has been included in the list of 10 towns in NWFP to be considered for supply of gas under the Master Plan. The PC-I of the project has been prepared and is under process for approval. Kot Najeeb Ullah will be considered on priority after the approval of the Master Plan and availability of funds.

Electrification of Villages

76. **Mr. Muhammad Hashim Khan :** Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to part (d) of Senate Starred Question No. 57 replied on 1st April, 1989 and state whether it is a fact that policy regarding supply of electricity to the villages has beern; revised; if so,) the time by which electricity will be provided to village Kotla, Tehsil Haripur Hazara ?

Reply not received.

Supply of Electricity

77. ***Mr. Muhammad Hashim Khan :** Will the Minister for Water and Power be pleased to refer Question No. 57, dated 1st April, 1989 and state :

(a) whether it is a fact that in a few Mohallahs of village Lora (District Abbottabad) for example " Nangal " electricity has been provided from pipe to pipe connection without the installation of proper poles ; if so,

(b) the time by which proper poles will be fixed ?

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : (a) Yes.

(b) Work order for renovation in this area has been prepared. The work will be completed by the end of August, 1989.

Morgah Motel

78. ***Prof. Khurshid Ahmad :** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Pakistan Tourism Development Corporation plans a joint venture with M|s. Tourist Villages (Pvt) Limited to build Morgah Motel in Rawalpindi ; if so, the names of the Directors of the Company who entered into joint venture with PTDC to build Morgah Motel ;

(b) whether it is also a fact that the land for Morgah Motel has been sold to the Zardari Group for Rs. 1.8 million only; when the group immediately after purchase of that land claimed its value to be in excess of Rs. 60 million, when request to NDFC for credit facility was made; and

(c) the objections, if any, the NDFC raised on extending credit to the Zardari Group for the purpose of building Morgah Motel?

Syed Yusuf Raza Gilani : (a) In accordance with PTDC Board of Directors decisions on 21st January, 1982 and 29th July, 1982 it was decided to enter into a joint venture with M|s. Zardari Group. On 27th June, 1984, PTDC floated a joint venture company in the name of M|s. Tourists Village Limited. The company has eight Directors as mentioned hereunder :—

I. For and on behalf of Zardari Group Limited :

(1) Mr. Hakim Ali Zardari.

(2) Mr. Asif Ali Zardari.

(3) Ms. Fouzia.

(4) Dr. Azra.

(5) Ms. Faryal.

(6) Dr. Zareen Ara.

II. For and on behalf of P.T.D.C. :

(1) Mr. Mujahid Uwais Agha, Finance Director.

(2) Mr. Jaffar Mohmand, Deputy Managing Director.

The Company has been formed to undertake projects for the development and promotion of domestic tourism ourism including among other programmes, the construction of accommodation units for the use of tourists.

(b) (i) No. The land has not been sold to the Zardari Group but transferred to the joint venture company known as "Tourist Village Limited".

The land was given to the said company through a sub-lease deed executed between PTDC and M|s. Tourists Village Limited registered on January 16, 1986 against equity shares to be issued to PTDC equivalent to Rs. 1.8 Mn. in the shape of 18000 shares of Rs. 100 each.

(ii) The Board of Directors empowered two Directors, *viz.* Mr. Hakim Ali Zardari, Chairman and Dr. Zareen Ara, Director, to sign legal documents of the loan from the NDFC in exercise of the borrowing powers under Article 36 of the Articles of Association.

(iii) The point relating to NDFC can only be answered by them.

(c) Applicable to NDFC.

Qassra-e-Naz Karachi

79. ***Mr. Muhammad Ishaque Baluch :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) the number of rooms permanently booked for the Ministers and Advisors in Qassr-e-Naz, Karachi, indicating also their names ; and

(b) the names of guest Houses meant for the residential accommodation of foreign delegates ?

Mr. Muhammad Hanif Khan : (a) No room in Qassr-e-Naz, Karachi can be allotted on permanent basis.

(b) There is no such guest house being run by the Works Division.

Malam Jabba Ski Jabba Ski Project

80. ***Prof. Khurshid Ahmad :** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state whether it is a fact that tenders from Pakistani and foreign companies for awarding long term lease of the Malam Jabba Ski Resort Project have been invited ; if so, the reasons for inviting tenders from foreign companies in this strategic and sensitive area ?

Syed Yusuf Raza Gilani : It is a fact that tenders for lease of the Malam Jabba Ski Resort Project have been invited both locally and internationally. It is not a fact that Malam Jabba has been declared as a strategic and sensitive area. Malam Jabba is not included in the list of Key Points issued by the Ministry of Interior.

Exploration of Gas and Oil

81. ***Prof. Khurshid Ahmad :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the steps the government has taken to explore oil and gas in the Run of Kutch area during the periods March 1985 to October, 1988 and December, 1988 to date ?

Mr. Jehangir Badar : The government, taken the following steps :

March, 1985 to October, 1988.—Concession Agreements were executed with Ranger Oil of Canada for East Badin Block and Phillips Petroleum of USA for Eastern Sind Blocks which are close to Run of Kutch area.

December, 1988 to Date.—Government offered Block 23 in Run of Kutch area under the first licencing round in December, 1988. However no company has shown interest in this.

Supply of Electricity

82. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhary :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that electricity was provided to villages Chatta and Dohian, Tehsil and District Jhelum, but the same was not provided to village Nirkhian which is situated at a distance of four hundred yards approximately from village Chatta ; if so, its reasons ; and

(b) the time by which the said village will be electrified ?

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : (a) Yes. Village Nirkhian has yet not been approved.

(b) Recommendations for the electrification of villages are being received from the elected representatives of the Consumers. These will be examined in the light of the criteria for electrification of villages. Viability of Villages falling within the criteria shall then be established for electrification.

Promotion of Tourism

83. ***Mr. Abdur Rehman Jamali :** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state the steps the government have taken to promote tourism in Baluchistan, especially in Ziarat Valley ?

Syed Yusuf Raza Gilani : It is the policy of the Government to promote tourism throughout the country. In Baluchistan at Ziarat initially six room accommodation was constructed and operated by Pakistan Tourism Development Corporation. This accommodation being inadequate to cope with the inflow of tourist traffic, extension of six rooms at a cost of Rs. 1.534 million was undertaken during 1987-88. This scheme has been completed. The above extension was considered insufficient to meet the demand of tourists visiting Ziarat. As such, addition of six rooms was proposed at a cost of Rs. 2.571 million. The scheme is under completion.

In addition to Ziarat, four rest houses are being constructed with the collaboration of Government of Baluchistan at different places at a cost of Rs. 11.70 million.

Pat Feeder Canal

84. ***Mr. Abdur Rehman Jamali :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the progress of work done on the extension project of Pat Feeder Canal and the time by which the project will be completed ?

Mr. Farooq Ahmed Khan Leghari : Progress of work done on the extension project of Pat Feeder Canal is as follows :—

— WAPDA colony at Dera Murad Jamali is 87 per cent complete.

— Survey of Nasirabad and Bari Distributaries is 100 per cent complete and that of Balan Distributary is 80 per cent complete.

— Tender for remodelling of Nasirabad Distributary opened on 15th May, 1989. Evaluation is in progress.

— Aerial Photography of entire canal has been completed, while that of project area is 40 per cent complete. Remaining work will be taken up in September/October, 1989.

— Tenders for survey and mapping contract opened on 5th June, 1989. Evaluation is in progress with the project consultants.

The Project is expected to be completed by April, 1994.

Supply of Electricity

85. ***Mr. Abdur Rehman Jamali :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that electricity is being distributed within a radious of 500 K.M. through 66 K.V. lines in District Jafar Abad, Baluchistan resulting in low voltage and if so ;

(b) whether there is any proposal under the consideration of the Government to establish a new grid station in the said district ?

Mr. Farooq Ahmed Khan Leghari : (a) It is not a fact that distribution is done within a radious of 500 K.M. at 66 K.V. in Baluchistan. The length of 66 K.V. lines feeding Dera Murad Jamali and Usta Muhammad is 40 K.M. and 32 K.M. respectively. No low voltage has been observed.

(b) No new grid station has been proposed to be established in District Jafar Abad (Baluchistan) at present. However, new Grid stations would be added as load demand increases to warrant, such grid Stations.

Allotment of Houses on ownership basis

86. ***Mr. Basheer Ahmad :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) the action the Government have taken on the applications for allotment of Housing Units at Islamabad on ownership basis under Housing scheme for Federal Government employees ;

(b) the names of applicants selected for the allotment under the said scheme and the criteria for such allotment ; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to transfer houses on ownership basis to the remaining unsuccessful applicants in the second phase of the scheme, if any ?

Mr. Muhammad Hanif Khan : (a) The applications received are being processed.

(b) The list of allottees is being finalized. The criteria adopted for their selection are annexed.

(c) Yes. If they fulfil the prescribed terms and conditions of eligibility.

Annexure I

CRITERIA FOR SELECTION

(a) The applicant should be an employee of Ministries|Divisions|Departments of the Federal Government.

(b) The applicant must have 20 years continuous service to his|her credit on 1st September, 1988.

(c) He|She does not own any house in any major city of Pakistan either in his|her name or in the name of any member of his|her family.

(d) He|She does not own any residential plot at Islamabad nor did he|she own any residential plot on 1st September, 1988 either in his|her name or in the name of any member of his|her family.

(e) The applicant is entitled to draw advances from the government for house building or from the G.P. Fund.

(f) Allotment in all cases to be made in accordance with the age-wise seniority, giving advantage to the government servants on the verge of retirement.

Electrification of Villages

87. ***Mr. Salim Saifullah Khan :** Will the Minister for **Water and Power** be pleased to state the names of the contractors awarded contracts of electrification of villages in Bannu District during the year 1988-89 indicating also their rates separately in each case ?

Reply not received.

Renting out Houses by Civil Servants

88. ***Mr. Salim Saifullah Khan :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) whether it is a fact that a civil servant is debarred from renting out his house beyond a period of five years ; and

(b) whether the said condition also applies to a civil servant having a house in Islamabad; if not the reasons thereof ?

Mr. Muhammad Hanif Khan : (a) No.

(b) No.

Electrification of Villages

89. ***Mir Hussain Bukhsh Bangulazi :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal to electrify the village Blad Pur, Tehsil Pasroor, District Sialkot; if not, its reasons ? is ?

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : No. village Blad Pur, Tehsil Pasroor, District, Sialkot has not yet been approved for electrification. Village electrification programme is being intensified by the governmentt and is due course of time will be provided electricity.

Electrification of Villages

90. ***Mir Hussain Bukhsh Bangulzai :** Will the Minister for **Water and** Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that villages Trappi and Khanda Khoo, Tehsil and District Mansehra will be electrified during the current financial year, if not, its reasons ; and

(b) whether it is also a fact that Khanda Khoo is part and parcel of the said village ; if so, the reasons for not electrifying this village ?

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : (a) Only Trappi village will be electrified because Khanda Khoo is a separate Abadi.

(b) No, it is not a part of the same village.

Petroleum Products

91. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqie :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the quantity petroleum products imported during the first half of the current financial year indicating also the names of the countries from where these products were imported and the type and rates of each product ; and

(b) the total amount spent in foreign exchange on their import during the said period ?

Mr. Jehangir Badar : (a) The entire volume of products was imported from Kuwait. The type and prices of POL products imported during 1st Half of the 1988-89 financial year were as under :

Product	Quantity (M.T)	Average ($/MT)	C&F prices ($/BBL)
100 LL	3,155	404.12	46.32
HOBC	80,115	137.68	16.49
SKO	314,869	144.72	18.42
HSD	1,198,826	121.58	16.25
F.O.	333,024	62.16	9.36
Total ..	1,929,989	—	—

(b) US $ 224.33 million.

Housing Requirement

92. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiquei:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) the steps the government has taken to meet the housing requirements in the country ; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the government to involve private sector in the development of housing stores; if so, the brief details thereof ?

Mr. Muhammad Hanif Khan : (a) A shelter programme envisaging construction/upgradation of 150,000 housing units is being implemented by the government. Under this Programme construction of 54,035 houses has so far been taken up out of which roughly 16,166 houses have been completed. In order to meet the additional housing requirements in the country, the government plans to develop 500,000 plots : 150,000 3 marla plots in urban areas and 350,000 seven marla plots in rural areas during the year 1989-90.

(b) The government has decided to involve the private sector in the development of housing finance system in the country. As a first step, a Housing Finance Corporation sponsored by PICIC is being established for the purpose of advancing loans for house construction to the middle and lower income groups in the country.

Exploitation of Natural Resources

93. *****Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui** : Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the steps proposed to be taken by the Government to exploit natural resources in the country other than oil and Gas ?

Mr. Jehangir Badar : In order to accelerate mineral exploitation, the Government is formulating National Mineral Policy defining the role of various agencies in the Federal and Provincial Governments and spelling out the strategies and priorities.

Renovation of Prime Minister Houses

@113. *****Dr. Noor Jehan Panezai :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) the total amount spent on the renovation and furnishing of the former President's House on its convertion as Prime Minister's House and the name of the company to whom the said contract was awarded ; and

(b) whether it is a fact that new cars have been purchased for the Prime Minister, Senior Federal Minister and Advisers, if so, their number, cost and Make ?

Mr. Muhammad Hanif Khan : The information is being collected from the concerned quarters.

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of Rule 76 of the said rules regarding asking leave for adjournments motions be suspended to enable the House to continue further discussion on the motion regarding the recent campaign of vilification started against the Senate."

Mr. Chairman: Thank you. Now, before I put this motion to the House, I would just like to read out the leave applications.

MOTION UNDER RULE 236

Mr. Chairman: Now, I will put the motion.

جو محمد علی خاں صاحب نے پیش کیا ہے۔

Mr. Muhammad Ali Khan has moved under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 that the requirement of Rule 76 of the said rules asking leave for adjournment motions be suspended to enable the House to continue further discussion on the motion regarding the recent campaign of vilification started against the Senate."

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: The motion stands adopted.

So, we suspend adjournment motions and we go on to the motion on the campaign against the Senate.

کل میرا خیال ہے کہ جناب حسین بخش بنگلزئی صاحب کی تقریر ہو چکی تھی، قاضی عبداللطیف صاحب آپ پھر مسٹر حسن۔ اے شیخ صاحب کے بعد میں بول لیں۔ جی شیخ صاحب۔

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION Re: CAMPAIGN OF VILIFICATION AGAINST THE SENATE

Mr. Chairman: Mr. Hasan A. Shaikh.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, the discussion on this particular motion gave me a big surprise. To Ministers standing in the Senate - they said that there was no such campaign and that they themselves support that nothing should be said against the Senate so far as they are concerned. One of them is himself a Senator. I am surprised why they did not do that when the vilification was going on by higher ups in their own party. The Chairperson - Begum Nusrat Bhutto, also said in Larkana that the Senate is not necessary, is not required and is standing in the way of further progress of Pakistan. The President of the Rawalpindi branch of the Peoples Party - Mr. Rashid Mir started vilification campaign against the Senate on 7-2-1989. He also threatened that there would be a demonstration after three or four days against the Senate in Rawalpindi. Not only that he was a President of that party in Rawalpindi but he was also the man incharge of Complaints Cell in the Prime Minister's Secretariat. Such responsible people making statements against the Senate and the two Ministers saying that they have nothing against the Senate and none of them said any thing against the Senate, it is surprising.

You know, Sir, action was taken by the Senate against Mr. Rashid Mir and a privilege motion was moved in this House. The privilege motion was referred to the Privileges Committee. Before the Committee the President of the Rawalpindi Peoples Party - this man, incharge of the Complaint Cell of the Prime Minister, says, "I did not know if there is such a law in Pakistan, if there is such a constitutional provision in Pakistan". When the Committee pointed out this provision to him he withdrew his statement.

It is necessary that the Government should see that no such campaign is started against the higher legislative authority - the Upper House just because they probably are not in a position to have a majority in this House. My own feeling is that the country is being run for the benefit of the Peoples Party and not for the benefit of the people of Pakistan. Only yesterday I think one Minister described the Government as the Peoples Government. This deliberate false impression is being given that it is Peoples

[Mr. Hasan A. Sheikh]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

Government. It is a Government of the Peoples Party and even when the dignitaries of Pakistan Peoples Party - the Ministers and Prime Minister of Pakistan go outside Pakistan and champion the cause of Peoples Party and Peoples Government, I think they do not act up to the requirements and the dignity of Pakistan as a whole. Pakistan consists of all parties of Pakistan whether it is Peoples Party, Muslim League, Jamat-e-Islami or any other party. When a Minister goes out he is a representative of the people of Pakistan. He should not confine himself to the Peoples Party. Calling the Government as a Peoples Government is a misnomer, is a deliberate lie. It is not true. This is a Government of Pakistan. The Federal Government is Government of Pakistan. It is certainly Peoples Party Government, it has certainly a majority of the Peoples Party so far as National Assembly is concerned but nowhere in the world you will find such a thing. The Prime Minister of U.K. when she came here she did not represent the Conservative Party, she represented the whole of the United Kingdom. Anybody going outside this country should represent himself and should take pride in representing himself as the represnetative of Pakistan as a whole. The Prime Minister of Pakistan although she belongs to Peoples Party is my Prime Minister because she is the Prime Minister of this country. I may not accept her as my party's representative, I may not accept her as a representative of Muslim League's ideology but I cannot deny that as long as she holds the portfolio of Prime Minister of Pakistan, as long as the Ministers of the present Government hold the portfolios of Ministers of Pakistan Government they are my Ministers as much as they are Ministers of Peoples Party. Therefore, they must disabuse their minds of this strange notion that they are to be confined to a party. It may be that this confusion of Peoples Party and the people as such they want to create deliberately as though nobody else has done any thing for Pakistan. I want to remind them that the founder of that party was the Secretary General of the Convention Muslim League which was founded by a Martial Law Government and he was himself a Minister in that Government. Therefore, it is to say that Pakistan has become a democratic state for the first time under the People Party Government is not recognising the contributions made by the previous Government by removing emergency which had been existing in this country since the time of the former President of Peoples Party and during his regime. He did not thin it wise to

remove emergency. Once we removed emergency - I mean the Muslim League Government, there was a complete freedom available to everybody and if democracy had not been established in this manner, if emergency had not been lifted, if complete freedom had not given for propaganda of a party there was no chance whatsoever for this Government to come to office.

They must thank the dictator who in an un-constitutional manner on the 29th of May, 1988, dismissed the Junejo Government. It is because of his contribution that they have come here. He brought them here although he did not intend to do that but I must say, Sir, that there was one man who was mainly responsible for the present state of affairs it is that man and his action of 29th of May, 1988. He will be remembered in this country, in the history of this country as a man who without any justification dismissed not only a Federal Government but also the four Provincial Governments - the Chief Ministers of the four Provincial Governments which is unheard of. What business he had to deal with the provinces and he made a general allegation of corruption. Against who did he make this allegation? Did he prove it? Did he bring it to the notice of the country? If he had not done all this, if such a foolish and absurd action had not been taken on 29th May, 1988, there was no chance of new elections and the Peoples Party forming a Government in Pakistan.

I do not agree with the establishment of dictatorship. I do not agree with the Martial Law and I have never in my life supported a Martial Law. The last Chief Martial Law Administrator, came to Karachi after my election as a Senator and asked me in the presence of other Senators whom he had invited, what was my view about Martial Law. I avoided him thrice at that meeting but he insisted, "Mr. Shaikh give me your views on Martial Law". I said, I do not believe in Martial Law". I said, Martial Law must be revoked at once". He said, what do you mean"? I said, it should be revoked immediately". How soon, he asked? I said, "you have given me a cup of tea, before the cup of tea is finished you remove Martial Law and announce it". So, to say that Peoples Party has taken a strong attitude against Martial Law or against dictatorship is not to say every thing. Other people, Muslim Leaguers, other party members - MRD they have also taken strong opposition to the Martial Law. You cannot show that I supported any Martial Law whether the civilian Martial Law or military Martial Law. Civilian Martial Law is as

[Mr. Hasan A. Sheikh]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

much condemnable as military Martial Law because that means somewhat dictatorship and they should own this, they should not close their eyes to the facts, facts of histor will always be placed against them because they have got their government, they can do what they like. They say freedom of speech, freedom of writing we allow to everybody. How, by imposing three thousand rupees duty per ton on newsprint. I am not saying this merely as a propaganda in Pakistan. I have read the extracts against this imposition of duty in U.K. papers. They have condemned this as being against the freedom of press and yet their Minister of Information, he says, "we allow full freedom". Yes, you allow full freedom in your own way. You know the methods by which the magazines which are writing against you could not exist unless they change their ideas or unless they were able to get money to pay this three thousand rupees duty which you had imposed. My own view is Pakistan has always opposed dictatorship. The people have tolerated it when they could not themselves throw it away but in that process everybody is guilty including the Peoples Party, including the high ups of the Peoples Party. They have not even by a word of mouth opposed it while some of us have done it constantly and they should accept that position. Pakistan would only continue to go as a great Islamic country of the world according to the dreams of Quaid-i-Azam, according to the dreams of Mother-i-Millat, if all the governments that come to govern Pakistan accept that every Pakistani is entitled to their assistance. They cannot curtail their vision only to a small party.

Some of the people have started the new method of recruitment. This new method of recruitment is only to confine the recruitment and to confine appointment to their own party people. I don't know where they will lead us too. Time may come that may result in big turmoil in this country because this, as indications are, party cannot last long. This is my view, I may be wrong, I may be wholly wrong but my experience of public life says that in this manner you cannot govern for a long time. You must accept everybody as a man who deserves your sympathy, you must accept everybody when he comes to you for redress of his grievances as a man who deserves your support. If you do not and you confine yourself to a few people then people would fight your ideas, fight your views, fight you and ultimately succeed. Thank you Sir.

Mr. Chairman: Thank you. Qazi Abdul Latif sahib.

قاضی عبداللطیف: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - میں آپ کا بڑا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا۔ سینیٹ کی آئینی قانونی اور اخلاقی ضرورت اور اہمیت پر ہمارے قابل احترام دوست پروفیسر خورشید صاحب نے کل بڑی سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس پر اضافہ نہیں کیا جا سکتا نہ میں اس کا اعادہ کروں گا اور اگر مسئلہ اہم ترین نہ ہوتا تو شاید میں ایوان کا وقت بھی نہ لیتا البتہ اتنی گزارش ضرور کروں گا کہ انتخابات لوگوں کی توقعات کا آخری سہارا تھے یہی کہا جا رہا تھا۔ اور یہی توقعات تھیں کہ انتخابات ہماری تکالیف اور مصائب کا علاج ہیں اسی کی بنیاد پر نئے انتخابات ہوئے۔ جمہوریت ایک طرز حکومت یا طرز سیاست ہے۔ ہماری اصل اساس وہ اسلام ہے۔ جو نظریہ حیات ہے اور زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے اور انہی میں سے ایک طرز حکومت آج کی دنیا میں پسندیدہ طریقے سے جمہوریت کہلاتی ہے یا جمہوری نظام سیاست کہلاتا ہے جو زندگی کے ایک شعبے سے متعلق ہے جس کا مقصد اور مدعا یہ ہے کہ نہ تو کسی فرد کی حق تلفی ہو اور نہ کسی جماعت کی حق تلفی ہو اور نہ اجتماعی حق تلفی ہو اور نہ شخصی حق تلفی ہو۔ حکومت اور عوام اپنے اپنے دائرے میں رہ کر اپنے حقوق حاصل کر سکیں اور ہر ایک کو اس کا حق دیا جا سکے یہ تصور دلایا جاتا ہے جمہوریت کا۔ اس کی بنیادیں کھڑی ہوتی ہیں قانون ساز اداروں کے استحکام سے۔ جن میں صوبائی اسمبلیاں بھی آتی ہیں قومی اسمبلی بھی آتی ہے اور سینیٹ بھی آتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کا ایک حصہ صدر مملکت کہلاتا ہے یہ وہ اجزاء ہیں کہ جو مل کر عوام کے اجتماعی حقوق اور انفرادی حقوق کی ادائیگی کے لیے طریقہ کار متعین کرتے ہیں تاکہ کسی پر زیادتی نہ ہو اور کسی کی حق تلفی نہ ہو اور اس کے ساتھ ساتھ ملک کے تحفظ ملک کی سالمیت اور ملک کی بقا کی ذمہ داری بھی انہی اداروں پر ہوتی ہے اگر یہ ادارے مستحکم اور مضبوط ہوں گے تو ملک مستحکم اور مضبوط ہو گا اور ہر شخص کو اپنا حق اپنی جگہ پر ملے گا۔ لیکن اگر ان اداروں کو مفلوج بنایا جائے گا اور ان کی حق تلفی خود ان اداروں کی حق تلفی ہو گی تو پھر اس ملک کا نہ تو کوئی فرد نہ کوئی جماعت نہ اجتماعی زندگی نہ شخصی زندگی سکون اور امن سے رہ سکتی ہے۔

موجودہ انتخابات کے بعد یہ توقعات تھیں کہ بڑے عرصے کے بعد جو لوگ آ رہے ہیں انہوں

[Qazi Abdul Latif]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

نے ماضی کے حالات سے عبرت حاصل کی ہوگی اور اس کے مطابق یہاں پر نظام حکومت چلایا جائے گا۔ پہلے جو ان سے غلطیاں ہوئی ہیں ان کی تلافی کی جائے گی اور ان سے سبق لے کر مستقبل کو سنوارا جائے گا جو زندہ قومیں ہوتی ہیں وہ ہمیشہ ماضی سے سبق لے کر اپنا مستقبل سنوارتی ہیں اور اسی کے مطابق اپنی منزل متعین کرتی ہیں مگر میں افسوس سے کہوں گا کہ یہاں پر ہم نے اپنے ماضی سے کوئی عبرت اور سبق حاصل نہیں کیا اور آج قوم یہ کہنے پر مجبور ہے علامہ اقبال رحہ کے ارشاد کے مطابق نیا تخم لا کر اور نئی کاشت کریں گے۔ جو کچھ بویا تھا وہ کچھ ایسی چیز پیدا ہو گئی ہے کہ ہم شرمندگی سے اسے کاٹ بھی نہیں سکتے۔ جو لوگ اس وقت با اختیار ہیں، برسر اقتدار ہیں اگر وہ جمہوریت کو مٹانا چاہیں وہ ان اداروں کے ساتھ لڑائی کرنا چاہیں اور ان اداروں کو وہ مفلوج کرنا چاہیں تو میری سمجھ میں نہیں آتا۔

گر مسیحا دشمن جاں ہو تو کب ہو زندگی

کون راہ دکھلا سکے جب خضر بہکانے لگے۔

سوال یہ ہے کہ اگر سینیٹ کی توہین کی جاتی ہے اور سینیٹ کو مفلوج کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں اور سینیٹ پر قسم قسم کے طعنے اور طنز کئے جاتے ہیں جو ایوان بالا کہلاتا ہے میں اس کی تاریخ میں نہیں جاتا جس کے متعلق کل ہمارے محترم پروفیسر خورشید احمد صاحب نے ارشاد فرمایا کہ کن کن بنا پر اور کن کن مراحل سے گزر کر کیا رول اس نے ادا کیا وہ سب کچھ انہوں نے بتلا دیا تھا میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ صرف سینیٹ کی بات نہیں ہے بلکہ تمام قانون ساز اداروں کو مفلوج کیا جا رہا ہے پنجاب اور بلوچستان کے ادارے آپ کے سامنے ہیں مرکز کا رویہ ان کے ساتھ جس نوعیت کا ہو رہا ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے اس کے علاوہ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ مرکز کا استحکام مرکز کی مضبوطی کا دارومدار اپنے یونٹوں اور صوبوں پر ہوتا ہے کل جو پریس کانفرنس میں کہا گیا کہ وفاق مستحکم اور مضبوط ہے پیپلز پارٹی وفاق کی علامت ہے اور وہ وفاق کو مستحکم اور مضبوط بنانا چاہتی ہے میں یہ سن کر کے متعجب اور حیران ہوا اور سمجھ نہیں آتی کہ وفاق ہے کہاں، بلوچستان کے ساتھ اس کی محاذ آرائی، پنجاب کے ساتھ اس کی محاذ آرائی، سندھ چیخ رہا ہے کہ یہاں پر صدر اپنا آئینی کردار ادا کرے اور صدر راج قائم کرے اس کے بعد ہم، آ رہے

ہیں اس کے عوام بھی کہہ رہے ہیں اور اسمبلی کی بہت بڑی تعداد یہ کہہ رہی ہے سرحد کی اسمبلی متزلزل ہے جب چاروں یونٹ وفاق کے ساتھ نہ ہوں اور وفاق ان کا لحاظ نہ رکھے اور ان کے حقوق ادا نہ کرے بلکہ وفاق ان پر اپنی ڈکٹیٹرشپ قائم کرے یہاں تک کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب اکبر بگٹی خان کو یہ کہنا پڑا کہ اگر وزیر اعظم کو مکمل اختیارات مل گئے تو ملک میں تباہی مچا دے گی آج آٹھویں ترمیم کے ہوتے ہوئے بھی وہ اندھا دھند فائرنگ کر رہی ہے یہ اس کا بیان ہے اس کا حوالہ اس وقت بھی میرے پاس موجود ہے اسی طریقے سے نوابزادہ نصراللہ خان جیسے جمہوریت کا چیمپئن کہا جاتا ہے اس کا بیان آیا ہے اور اس نے یہ کہہ دیا ہے کہ اس نوعیت کی جمہوریت پر عوام لعنت بھیجتے ہیں آپ اندازہ لگائیے کہ آج لوگوں کو جمہوریت ہی سے بیزار کر دیا گیا ہے اور بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ وفاق کا وجود خلا میں ہے وہ زمین پر تو نہیں ہے اگر ایک یونٹ بھی اس کا معتمد نہیں ہے کسی یونٹ پر بھی اس کو اعتبار نہیں ہے اور کسی یونٹ کو بھی اس نے معاف نہیں کیا ہے اور تمام یونٹوں کے معاملات کے اندر اس نے مداخلت کی ہے اور اس حد تک کی ہے کہ پیپلز پارٹی کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بلوچستان میں گو انہوں نے کھلم کھلا صرف کہا نہیں ہے کہ وہاں ہم فرنٹیئر کور کے ذریعے سے عملدرآمد کرائیں گے لیکن عملی طور پر اس کے اندر مداخلت کر دی گئی ہے جس کے متعلق کل ڈاکٹر پانیزئی صاحب نے ایک بیان پر آپ کی اور حکومت کی توجہ مبذول کرائی ہے میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ وہ حالات ہیں کہ جن پر ہم سب کو تشویش ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں اگر ہم اپنی حکومت کو کسی خامی کی طرف توجہ دلاتے ہیں تو خدانخواستہ اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم ان کی خامیوں کو پسند کرتے ہیں یا ان سے خوش ہوتے ہیں یہ بالکل نہیں ہے آپ کو میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ ملک ہمارا اکٹھا ہے اور اس ملک کے اندر جب دراڑیں پڑتی ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں چونکہ یہ ہم سب کا ملک ہے اس لئے ہم سب اس کے اندر ڈوبیں گے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے میں کیا عرض کروں حتیٰ کہ جناب صدر محترم کو بھی یہ کہنا پڑا کہ جمہوریت جگمگا رہی ہے لیکن کہیں کہیں سیاہ بادل بھی نظر آ رہے ہیں میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ وہ کہیں کہیں کی بات اس سے نکال دو سارے ملک پر سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں اگر کسی صوبے کو مرکز پر اعتماد حاصل نہیں ہے اور مرکز کو ان پر اعتماد نہیں ہے مرکزی حکومت اندھا

[Qazi Abdul Latif]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

دھندہ فائرنگ کر رہی ہے بقول اکبر بگٹی صاحب کے تو پھر میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ اس ملک کی بقا کیسے ہو گی اور ہمیں افسوس اس بات پر ہے کہ اگر ہمیں اپنے خسارے کا احساس ہو جائے پھر کوئی ایسی بات نہیں۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا۔
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا۔

یہ احساس زیاں کا فقدان یہ بہت بڑے نقصان کی بات ہے اور صرف اپنے اداروں کو مفلوج نہیں کیا جا رہا ہیں کہتا ہوں کہ وفاق کے مستحکم کی بات کہنا ہماری سمجھ سے بالاتر اس لیئے ہے کہ وفاق کے اندر بھی پیپلز پارٹی کی حکومت صرف ایم کیو ایم کی بیساکھیوں سے قائم ہے یہ کہہ دینا کہ ہم واحد حکمران ہیں اور واحد پارٹی ہیں اور تمام صوبوں کے اندر ہمیں تسلط حاصل ہے یہ خلاف واقعہ ہے اور اسی بنیاد پر وہ گھبرائے ہوئے ہیں اور ناجائز ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں صرف جمہوریت کی تباہی کے لیے نہیں بلکہ پبلک سروس کو بھی وہ خراب کر رہے ہیں آپ اندازہ لگائیے کہ روزگار کے نام سے بیروزگاری کر دینا یہ کہاں کا فلسفہ اور کہاں کا اصول ہے ۱۸ ہزار افراد نکالے جاتے ہیں نئی روشنی سکولوں سے ان کو بیکار کیا کیا جاتا ہے اور ۱۶، ۱۷ ہزار مرکز کے ایڈھاک بھرتی شدہ ملازمین کی ملازمت کو ختم کیا جا رہا ہے اور اس کے متعلق پھر معذرت بھی نہیں کی جاتی اور یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم روزگار مہیا کر رہے ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ جس طریقے سے یہ حکومت کو چلانا چاہتے ہیں یہ صرف اور صرف فسطائیت ہے صرف اور صرف ایک پارٹی کی حکومت لانی ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹ کے بارے میں ذرا زیادہ توجہ دیں کہ وہ جو سینیٹ کے خلاف مہم چلائی جا رہی ہے ۔۔۔۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! بڑی عنایت آپ کی، آپ نے توجہ دلائی، میں کوشش کر رہا ہوں کہ دارومدار یہ ہے کہ قانون ساز اداروں کو مستحکم اور مضبوط بنانا۔ انہی میں سے سینیٹ بھی ایک ادارہ ہے سینیٹ ایوان بالا کہلاتا ہے اور اگر میں یہ کہہ دوں کہ ایوان بالا پر تھوکنا گویا آسمان پر تھوکنا ہے تو شاید یہ مبالغہ نہیں ہو گا لیکن انہوں نے تو نہ ایوان بالا کو معاف کیا ہے اور نہ ایوان

زرینہ کو معاف کیا ہے اپنے صوبوں کو بھی انہوں نے معاف نہیں کیا ہے اور اتنے تک کہ صدر صاحب کو بھی معاف نہیں کیا جا رہا اس پر بھی تنقید کی جا رہی ہے ہمارے پنجاب کے بہت بڑے لیڈر رانا شوکت صاحب نے یہ کہا تھا کہ صدر صاحب ہمیں آئین کے اندر رہ کر مشورے دیں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کونسی جمہوریت ہے اس جمہوریت کی ہم کس طریقے سے تعریف کریں اور کس طریقے سے اس کا نام رکھیں اقبال نے غالباً اسی کے متعلق کہا تھا اور قوم کو اس بات کی اجازت نہیں دے گی کہ جمہوریت کی قبا کے اندر دیو استبداد آئے اور جمہوریت کے پردے کے اندر قیصریت کو مسلط کیا جائے یہ تو خالص قیصریت ہے اور خالصتاً استبداد ہی ہے لیکن جمہوریت کے نام پر میں اس حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اگر مارشل لا کا نام جمہوریت رکھ دیا جاتا ہے تو وہ قابل تعریف ہے اور اگر جمہوریت کا نام مارشل لاء کا رکھ دیا جاتا ہے تو وہ قابل نفرین ہے تاریخ ہمیں بتلاتی ہے کہ بعض لوگ جمہوریت کے نام پر آئے ہٹلر اور مسولینی جمہوریت کے نام پر آئے لیکن انہوں نے دنیا کو کیا تحفہ دیا اور دنیا کے سامنے کیا پروگرام پیش کیا اور انہوں نے اپنی قوم کو کیا دیا ہے آج بھی ہمارے ساتھ غالباً یہی رویہ کیا جا رہا ہے لیکن میں یہ تو نہیں کہتا کہ وہ بددیانتی سے کر رہے ہیں البتہ مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں یہ کہوں کہ وہ نااہل ہیں اور وہ کر نہیں سکتے نہ دماغ کو جانتے ہیں نہ دماغ کے استحکام کو جانتے ہیں نہ جمہوریت کو جانتے ہیں [illegible] ...... جس کو ہم فوج کہتے ہیں اس کو بھی بدنام کیا جا رہا ہے مارشل لاء کی ڈھال لیکر لوگوں کو اس سے متنفر کیا جا رہا ہے آئی ایس آئی پر جتنے وار کیے گئے ہیں اور دشمن نے ....

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر جناب والا یہ سراسر الزام ہے کہ فوج کو بدنام کیا جا رہا ہے ......

جناب چیئرمین: اس کا موقع آپ کو دیں گے جب یہ تقریر کر لیں گے تو ....

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ بہت ضروری بات ہے۔ فوج کے خلاف بات کرنا فوج کے خلاف بات کرنا نہیں ہے فوج ایک ادارہ ہے گورنمنٹ اس کا احترام کرتی ہے۔ وہ ہمارے ڈیفنس کے لیے ضروری ہے کہیں کسی نے نہیں کہا یہ الزام تراشی ہے ....

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب پارلیمنٹ میں اس قسم کی باتیں ہوتی ہیں آپ کو موقع ملے گا۔ آپ اس کا جواب دے دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی: جناب چیئرمین صاحب رولز میں یہی تو ہے پوائنٹ آف آرڈر اگر کوئی ...

جناب چیئرمین: مجھے بتائیں ناں کہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ ایسی بات نہیں کر سکتے مجھے رول بتائیں کونسا رول کہتا ہے کہ ایسی بات نہیں ہو سکتی۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی: رول ۱۱۲ کو آپ پڑھیں۔

جناب چیئرمین: یہ پارلیمنٹ ایک ادارہ ہے جہاں پر باتیں ہوتی ہیں freedom of speech کا ہے ضرور ــــ

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی: یہ بات آپ کی بجا ہے لیکن اس میں سب کچھ ہے ......

جناب چیئرمین: کونسا رول ہے جو کہتا ہے کہ آئی ایس آئی کے بارے میں بات نہیں کر سکتے۔

پروفیسر خورشید احمد: پوائنٹ آف آرڈر کے معنی بتا دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی: میں بتا دیتا ہوں آپ یہ نہیں سمجھتے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں ڈاکٹر صاحب بتائیں کونسا رول ہے جناب؟

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی: یہ پوائنٹ آف آرڈر ۲۱۲ ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ مجھے پتا ہے مجھے رول بتائیں جو یہ کہہ رہا ہے کہ آئی۔ایس آئی کے بارے میں قاضی صاحب بات نہیں کر سکتے۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی: نہیں جناب آئی۔ایس آئی کی بات نہیں کر رہا جب فوج کو غلط impression یہ دے رہے ہیں یہ کہنا یہ چاہ رہے ہیں کہ موجودہ حکومت یا تمام جمہوری طاقتیں جو برسر اقتدار ہیں اور وفاق میں ہیں ان کا یہ پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ آرمی کو بدنام کیا جا رہا ہے حالانکہ آرمی کی کسی نے بات نہیں کی اگر ایک چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ہے طالع آزما ہے یا اس نے غاصبانہ قبضہ کیا ہے اس کی بات اور ہے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے بات کی ہے آپ سمجھتے ہیں کہ غلط کی ہے آپ کی باری آئے

گی تو آپ کہہ دیں کہ غلط کی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : مہربانی،

جناب چیئرمین : شکریہ، قاضی صاحب

قاضی عبداللطیف : جناب والا! میں گزارش کر رہا تھا میں نے یہ الزام نہیں لگایا کہ انہوں نے فوج کی مخالفت کی ہے میں نے یہ کہا ہے کہ فوج کے خلاف ایسا طریقہ کار اختیار کیا جا رہا ہے۔ کہ نام میں فوج کے خلاف نفرت پیدا کی جا رہی ہے میں یہی گزارش کر رہا تھا کہ مارشل لا کا نام لیکر تمام فوج کو تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور یہ تصور دیا جا رہا ہے کہ یہ وہ ادارہ ہے۔ جو قوم کے حقوق کو غصب کرتا ہے یہ وہ ادارہ ہے جو آمریت کا ہے اور یہ وہ ادارہ ہے جو ہماری حفاظت کی بجائے ہمارے حقوق غصب کر رہا ہے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے میں نے یہی گزارش کی تھی اور اسی طریقے سے میں نے کہا تھا کہ جب ہمارے محترم ولی خان صاحب نے خطوط باہر بھیجے تھے اس وقت اس نے فوج کو ملوث کیا تھا اور یہی کہا تھا کہ ہماری فوج وہاں جا کر لڑ رہی ہے اور وزیر اعظم سے جب کہا گیا تھا تو اس نے کہا تھا کہ ہاں ولی خان کو اختیار ہے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار جس طریقے سے چاہیں کریں میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ یہ فوج کی بدنامی کا ذریعہ نہیں ہے تو کیا ہے

کیا اس وقت ان حضرات کو یہ خیال نہیں آیا کہ ہماری فوج بدنام ہو رہی ہے اور ہماری فوج کو ملوث کیا جا رہا ہے اور بین الاقوامی سطح پر ہمیں ملوث کیا جا رہا ہے بدنام کیا جا رہا ہے میں اتنی گزارش کر رہا ہوں یہی کہہ رہا ہوں کہ خدا کے لیے آپ ایسا طریق کار استعمال نہ کریں بالواسطہ یا بلاواسطہ وہ ادارے جو ملکی استحکام ملکی ضرورت اور ملکی بقا کے لیے لازمی اور لابدی ہیں تا کہ ان کی بدنامی نہ ہو آٹھویں ترمیم کا نام لیکر صدر کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے بلاواسطہ سہی بالواسطہ سہی۔ بلاواسطہ نہ سہی لیکن۔۔۔

Mr. Chairman: Mr. Zafar Ali Shah on point of order.

Syed Zafar Ali Shah: Sir, I want to draw your attention to Rule 200(i) which debars a Member to use the President's name for the purpose of influence in the debate.

Mr. Chairman: How is he influencing the debate by using the name of the President ?

Syed Zafar Ali Shah: He is using the name of the President.

Mr. Chairman: He is simply saying that ...... *(interruption)*.

Syed Zafar Ali Shah: May I humbly say Sir, that if a Member says that the President is being brought in the discussion in a negative manner by a certain party and obviously, an aspersion is being cast on a party that perhaps the President is taking side or the President is not being considered as the President of the country or that we do not regard him as the constitutional head.

Mr. Chairman: I think, the purpose of this Rule is that either to press something or to say something is bad. One should not say that the President is also supporting this or the President is opposing this. I think, the President should be kept above these things...... *(interruptions)*

But as the institution of the President.

اس کا کیا مقام ہے اس کا کیا وقار ہے اس کو کیا کرنا چاہیے وہ یہ بات کر رہے ہیں آپ اس کا جواب دے دیں۔

سید ظفر علی شاہ: جواب تو دینا ہے ان کا ان چیزوں کو بار بار دہرانے سے وہ ڈبیٹ کو influence کر رہے ہیں ہماری گورنمنٹ جو ہے اس کو شاید پریذیڈنٹ کی تائید حاصل نہیں ہے یا آرمڈ فورسز کی ہے...

Mr. Chairman: No. No. I don't think so. I think, you are reading too much into the speech of the honourable Member.

Syed Zafar Ali Shah: Sometime one has to, because the honourable Member is using....... *(interruptions)*

Mr. Chairman: No. Thank you.

Prof. Khurshid Ahmed: Sir, I want to draw your attention to Rule 200(b) It says :

"reflect upon the President in his personal capacity".

"Provided that nothing in this paragraph shall preclude any reference, subject to the provisions of the Constitution, to the President in relation to any act done by him in his official capacity".

Mr. Chairman: No. No. It is quite clear. Thank you very much.

آپ ذرا مختصر کرتے جائیں قاضی صاحب۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میں بڑی معذرت سے کہوں گا کہ ہمارے قابل احترام وزیر صاحب نے جو فرمایا اس کا حاصل اور مقصد یہ ہے کہ مسند کے نام کو اس طریقے سے استعمال نہ کیا جائے کہ وہ پریشر ڈالے کہ ہم ان کو اپنا طرف دار ثابت کر رہے ہیں یا اس کی وجہ سے ہم اپنی تقریر کو ان پر موثر بنانے کے لیئے کر رہے ہیں۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ ان اداروں کو جو پورے ملکی استحکام اور اس ملک کی بقا کے لیئے ہیں اب اگر ان کو بالواسطہ تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے بلاواسطہ نہ سہی میں تو یہ گزارش کر رہا ہوں بالواسطہ ان کو اگر تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے تو اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ ملک کی بھلائی کا ذریعہ نہیں ہے اسی وجہ سے میں کہہ رہا ہوں کہ سینیٹ کو جو انہوں نے اپنا نشانہ بنایا ہے اس کا مدعا بھی یہی ہے یہ ایوان بالا کہلاتا ہے اس ایوان بالا کی کارکردگی کل بیان ہو چکی ہے اس نے اپنے جو فرائض ادا کیے ہیں وہ کل بیان ہو چکے ہیں میں اس کی طرف نہیں آنا چاہتا میں اس کو آگے بڑھانا چاہتا ہوں اتنا میں کہہ دوں کہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے عجیب انداز میں فرمایا تھا۔

قلندری کے لیئے صرف اتنی بات کافی نہیں ہے کہ سر منڈا کر قلندر بن گیا ہے۔

جناب والا! میں یہ گزارش کر رہا ہوں اس وقت جو کچھ کیا جا رہا ہے اداروں کے ساتھ اور جو کچھ ان اداروں کے منظور شدہ حقوق کے ساتھ کیا جا رہا ہے جس کے اندر آپ کے اسی ایوان کے اندر زکوٰۃ و عشر کے سلسلے کی بحث گزر چکی ہے اگرچہ آپ نے فیصلہ دے دیا ہے کہ سپیکر صاحب اس کے متعلق نظر ثانی کریں میں اس پر خوش ہوں اور یقیناً میں اس پر تنقید نہیں کرنا چاہتا لیکن گزارش یہ ہے کہ ایسے فیصلوں کے متعلق جو بھی فیصلہ آئے کہا جاتا ہے کہ تم جاؤ عدالتوں کے اندر اور عدالتوں سے فیصلہ

[Qazi Abdul Latif]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

کراؤ۔ اگر ہم ریلوے کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ عدالتوں کے پاس جاؤ، اگر ہم فضل حق کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تم عدالتوں کے پاس جاؤ۔ عدالتوں کا ہمیں احترام ہے ہم صرف اتنی بات کہنا چاہتے ہیں آج اداروں سے بڑھ کر افراد کو نشانہ بنایا جا رہا ہے فضل حق نے صرف اتنا کہا تھا کہ بھئی ہمیں وہ وارنٹ دکھا دو کہ کس دفعہ کے تحت چالان کیا جا رہا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ سابق گورنر کو دھکے دے کر گاڑی کے اندر پھینک دیا گیا ہے اور کہا ہے کہ ہم ویسے بھی گرفتار کر سکتے ہیں۔

میں گزارش کر رہا ہوں کہ صرف اداروں کی بات نہیں ہے اب تو یہ بات تقریباً تقریباً افراد تک پہنچ چکی ہے اور افراد کی عزت بھی محفوظ نہیں رہی۔ تو میں یہ عرض کر رہا ہوں اس پارٹی سے، اور ان سے گزارش کر رہا ہوں کہ خدا کے لئے آج اگر نوابزادہ نصراللہ صاحب یہ پیغام دیتے ہیں کہ ایسی جمہوریت پر عوام لعنت بھیجتے ہیں تو مجھے یقین ہے کہ ایک ہفتے کے بعد ملک قاسم صاحب بھی یہی کہیں گے اور وہ افراد جو ان کے ساتھ اس وقت چل رہے ہیں وہ بھی یہی کہیں گے کہ ایسی جمہوریت پر عوام لعنت بھیجتے ہیں کیا ہم نے عوام کو یہی جمہوریت دی۔ اور اسی کا اعتماد دیا تھا اور اسی کے دعوے کئے تھے۔ اور اسی کے لئے ہم ان کو لائے تھے۔ کہ تمام خزانہ ایک ہی پارٹی کے ورکروں کے لیے استعمال ہو، آپ نے جناب والا! کل پڑھا ہوگا.......

جناب چیئرمین: آپ ذرا موضوع پر رہیئے۔

قاضی عبداللطیف: میں گزارش کر رہا ہوں کہ ہماری حق تلفی ہو رہی ہے، اگر پیپلز پارٹی یہ کہتی ہے، وزیر اطلاعات کا کل کا یہ بیان ہے کہ ہم دس ہزار سائیکلیں دیں گے اور دس ہزار سلائی کی مشینیں دیں گے اسی طرح یہ چیزیں مال غنیمت کے طور پر تقسیم کی جا رہی ہیں اس کو صرف اپنے ورکروں کے اندر ہی تقسیم کیا جا رہا ہے اور ان کو صرف اپنے ہی ورکروں میں تقسیم کیا جائے گا، یہ یقینی بات ہے، اس لئے کہ پیپلز پروگرام کے معنی ہی یہ ہیں کہ وہ اپنے ورکروں کو نوازے۔ حتیٰ کہ یہاں تک۔۔ میں یہ معذرت کے ساتھ، اپنے ملک صاحب سے اور اپنے بھائی سے گزارش کروں گا کہ آپ اندازہ لگائیے اس جمہوریت کا کہ سارے ایوان کو مشیروں کو معاونوں کے نام سے بھر دیا گیا ہے، کیا جمہوریت کے معنی یہی ہیں اور یہی جمہوریت کہلاتی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ قاضی صاحب۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میں گذارش کر رہا ہوں کہ خدا کے لیے اس ملک کو بچانے کی فکر کیجیے، اور اس ملک کے بچاؤ کا دارومدار ان آئین ساز اداروں پر ہے قانون ساز اداروں پر ہے اگر آپ ان کو مستحکم اور مضبوط نہیں بنائیں گے، عوام پھر کہاں فریاد لے جائیں گے اور کس طرح اس ملک کا استحکام چاہیں گے۔ میں آخر میں پھر یہ گزارش کروں گا کہ خدا کے لیے اس ملک کو بچانے کی فکر کیجیے۔ اب وقت ہے کہ آپ کے اندر کے حالات جو ہیں، ان پر توجہ دیں اور ان کے متعلق ہی میں نے چند گزارشات کی ہیں۔ اگر ان اداروں کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور ان کا تمسخر اڑایا جاتا ہے تو اس کے بعد وہ کون سے ایوان ہونگے جو قابل احترام رہ جائیں گے کون سے ادارے ہوں گے جو قابل احترام ہوں گے نہ کوئی ادارہ قابل احترام رہے گا اور نہ کوئی ایوان قابل احترام رہے گا اور اس کا نتیجہ کیا نکلے گا کہ خدانخواستہ اس کے معنی یہ ہونگے کہ ہم سر کھا لنکا ہو کر رہ جائیں گے شکریہ!

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب سلیم سیف اللہ صاحب، موجود نہیں ہیں۔ آصف فصیح الدین وردگ صاحب، موجود نہیں ہیں۔ جناب طارق چوہدری صاحب۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: میرا نام بھی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کو بھی موقع ملے۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین۔ گزارش یہ ہے کہ مجھے بغیر کورم کے ایوان میں تقریر نہیں کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پھر آپ بیٹھ جائیے نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی صاحب کو موقع دے دیتے ہیں اور آپ کو بعد میں موقع دے دیں گے۔ جی جناب جوگیزئی صاحب۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: میں جناب کیا fill in the blanks ہوں جب کورم نہیں ہوتا ہے تو مجھے باری ملتی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ کی آواز ساری قوم سن رہی ہے۔ کورم تو ٹھیک ٹیکنیکل چیز ہوتی ہے۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: بہت شکریہ، میں نے by the way کہا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : انہوں نے کہا ہے کہ کورم نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : انہوں نے کورم کے بارے میں objection نہیں کیا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : سر! انہوں نے کورم کو پوائنٹ آوٹ کیا ہے۔

جناب چیئرمین : انہوں نے کہا ہے کہ میں اس وقت تک تقریر نہیں کرنا چاہتا جب تک کورم نہیں ہوگا انہوں نے یہ نہیں کہا۔۔۔۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : پوائنٹ آوٹ ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین : آپ یہ پوائنٹ raise کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : ان کے حوالے سے پوائنٹ آوٹ ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں نہیں، آپ پوائنٹ raise کرنا چاہ رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جی۔

جناب چیئرمین : ڈاکٹر شیر افگن صاحب،۔۔۔میں آپ کو بتاؤں کہ عام طور پر یہ روایت نہیں ہوتی ہے کہ وزیر کورم کو پوائنٹ آوٹ کرے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : نہیں، میں نہیں raise کر رہا ہوں، آپ کے آنریبل ممبر نے بات کی ہے۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین : لیکن آپ نے چونکہ کر دیا ہے نہیں۔ وہ نہیں کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : انہوں نے پوائنٹ آوٹ کیا ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں، انہوں نے نہیں کیا ہے، آپ کرنا چاہتے ہیں تو کر دیں۔۔۔۔۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : نہیں، میں نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین : آپ نہیں کر رہے ہیں تو پھر مہربانی کر کے آپ بیٹھ جائیے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : انہوں نے جی کیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اب کورم پورا ہو گیا ہے کہ نہیں ہوا۔

(ممبران کی طرف سے آوازیں ۔۔۔ بالکل پورا ہے)

میرا خیال ہے کہ جوگیزئی صاحب، پہلے طارق چوہدری صاحب کو موقع دے دیں اور ان کے بعد آپ بول لیں۔ اب کورم ہو گیا ہے، یہ بعد میں پھر کہیں گے کہ کورم نہیں ہے، میں نہیں بولتا۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: انہوں نے جناب مجھے اجازت دے دی ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا جی، پھر آپ ذرا مختصر تقریر کریں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: میں بالکل مختصر تقریر کروں گا۔

جناب چیئرمین صاحب! میں آج تک یہ نہیں سمجھ سکا کہ ڈیموکریسی کس کو کہتے ہیں، جمہوریت کی آواز بلند کرنے والے، کیا اس کو سمجھ بھی سکتے ہیں اس کا نمونہ کیا ہے اور اس کی کارکردگی کیا ہونی چاہیے، اس کی ذمہ داری کیا ہونی چاہیے اور حیثیت اور صورت کیسی ہونی چاہیے۔ ہم یہی سنتے آ رہے ہیں کہ ہم نے جمہوریت بحال کی ہے اور یہی کہتے ہیں کہ ہم نے اس کے لیے قربانی دی ہے۔ جناب جمہوریت چیز کیا ہے؟ ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ جب قوم اپنے نمائندے منتخب کرتی ہے، چاہے یہ سینیٹ کے ہوں، چاہے یہ نیشنل اسمبلی کے ہوں، یا صوبائی اسمبلیوں کے ہوں جب یہ نمائندے اپنا کاروبار اجتماعی رائے سے کریں تو ہم اس کو جمہوریت کہتے ہیں۔ لیکن مجھے یہ احساس ہو رہا ہے کہ جمہوری حکومت صرف اس حکومت کو کہا جاتا ہے کہ جب ایک پارٹی بالکل مکمل طور پر ڈکٹیٹرشپ کی صورت اختیار کر لے۔ پاکستان کی چالیس سالہ تاریخ میں جو قوم نے جمہوریت کا تجربہ کیا ہے، وہ یہ ہے کہ ہر بار لوگ جمہوریت سے بیزار ہو جاتے ہیں اور وہ پھر فوج کو بلاتے ہیں۔ جب فوج آ جاتی ہے تو فوج کا اپنا ذہن ہے، اس کی اپنی تربیت ہے، وہ اپنے ڈھنگ سے اور ڈھب سے حکومت چلاتی ہے۔ اس کے بعد پھر پارٹیاں چلاتی ہیں کہ حکومت بحال کرو۔ مجھے افسوس اس بات پر آتا ہے کہ اتنے تجربوں کے بعد بھی ہم آج تک سنبھل نہیں سکے، نہ ہی ہم نے آج تک اپنے آپ کو غیر جمہوری طریقوں سے بچایا جب کہ ہم سب مل کر ایک دوسرے کے ساتھ، حکومت چلا سکتے ہیں اور ملک کو آئندہ آنے والے بحرانوں سے بچا سکتے ہیں یہ سب اس طرح سے کہہ سکتے ہیں کہ خواہ اپوزیشن میں ہوں

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

یا حکومت میں ہوں ایک دوسرے کے دشمن نہ بنیں ان کا اصل مقصد ملک کی ترقی اور اقتدار کو صحیح چلانا ہو ملک کو صحیح آئین دینا ہو، ملک میں انصاف اور مساوات کو لانا ہو اور اگر کوئی شخص یا پارٹی اس ٹول میں ہو یا اس کی یہ خواہش ہو کہ آج اس ملک کو وہ اپنی ریاست سمجھے۔ تو وہ ملک کبھی چل نہیں سکتا۔ ہم ایک امین کے طور پر آئے ہیں اور ہم اس امانت کو ان افراد تک پہنچائیں گے جن کی یہ ملکیت ہے۔ قوم اس امانت کی مالک ہے۔ ہم یہ امانت اپنے کندھوں پر اٹھا کر یہاں آئے ہیں۔ ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم ایک دوسرے کو خواہ مخواہ ناجائز طریقے سے تنگ کریں۔ آپ نے دیکھا کہ اس سینیٹ نے اس ملک کی وہ خدمت کی کہ جس کی مثال پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ سابقہ حکومت نے غیر جماعتی انتخابات کو اس لئے قبول کیا کہ ہم چونکہ سمجھتے تھے کہ جب تک الیکشن نہیں ہونگے ہم مارشل لاء کو نہیں ہٹا سکتے، ہم جمہوریت کو بحال نہیں کر سکتے۔ ہم اس طریقے سے فوج سے اختیارات نہیں لے سکتے۔ جیسے بعض لوگوں کا خیال تھا اور وہ جو بھی تھے ان کے ٹھکانے آپ کو معلوم ہیں، انہوں نے آرام سے اپنی زندگی گزاری باہر کے ملکوں میں، جب ملک میں مارشل لاء ختم ہو گیا تو آ کر کہنے لگے کہ جی ہم نے یہ کیا ہے، ۱۹۸۵ میں انتخاب ہوتا ہے، اب اس نکتے کو سمجھیں کہ اگر ہم انتخابات میں حصہ نہ لیتے تو کیا جمہوریت کا یہ آج کا دن آپ کو نصیب ہوتا۔ نہیں۔ جمہوریت بحال ہوتی ہے، الیکشن ہوتا ہے، اور مجھے یہ توقع تھی اور خود مارشل لاء کو یہ توقع تھی کہ جو شخص بھی آئے گا وہ، وہ ہوگا جس کے ہاتھ میں۔ جو پلیٹ ہوگی وہ جمہوریت کی ہوگی لیکن ہم اسے اپنے ڈھنگ سے چلائیں گے۔ یہ ایک تصور تھا، لیکن جس وقت وزیر اعظم مقرر ہوا، ہم نے اسی کو لیڈر بنایا، اس وقت محمد خان جونیجو نے ان کو ہاؤس کے فلور پر کہا کہ جمہوریت اور مارشل لاء اکٹھے نہیں چل سکتے۔ یہ پہلا اقدام تھا، یہی وہ بات تھی جس نے ہمارے دل پہ اثر کیا اور ہم آج تک اسی بات کی وجہ سے اس کا ساتھ دے رہے ہیں اور کوئی بات نہیں۔ آج تک دو پیسے بھی ثابت نہیں ہو سکے کہ جونیجو صاحب نے ہمیں دیئے ہوں اگر یہ ثابت ہو جائے تو میں گنہگار ہوں۔ لیکن ان کے ہر اس لفظ نے ہمیں ایک دوسرے کے قریب کر دیا ہے اور آج تک ہم اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ حالانکہ ہمیں پتہ ہے

کہ اگر اس کا ساتھ چھوڑیں اور کسی اور طرف جائیں تو ہمیں فائدہ ہے ہم اس فائدہ کو اس اصول کے لیئے قربان کرتے ہیں۔

پھر جس وقت مارشل لا اٹھایا جا رہا تھا۔ تب بھی یہ توقع تھی کہ لوگ کہیں گے کہ جناب جنرل صاحب آپ نے ہم پر ایک احسان کیا ہے، آپ نے ہم کو ..... جیسے کہ پہلے زمانے میں کہا کرتے تھے۔ میں نام نہیں لیتا.......

جناب چیئرمین: جی، جناب بریگیڈیئر قیوم صاحب،

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) عبدالقیوم خان: مارشل لا مذکر ہے مونث نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: مارشل لا مذکر ہے مونث نہیں ہے۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: جناب ہم کو پتہ نہیں ہے مذکر بنتا ہے یا جو کچھ بنتا ہے وہ آپ دیکھیں۔

جناب چیئرمین: یعنی مارشل لا آتا ہے آتی نہیں ہے۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: اچھا جیو آتا ہے لیکن جس پر حکومت ہو وہ آتی ہے۔

جناب چیئرمین: جمہوریت آتی ہے مارشل لا آتا ہے۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: اچھا تذکیر و تانیث ہے اب جناب جونیجو صاحب نے فلور پہ کہا کہ آج جمہوریت کی جیت ہے پھر اس جمہوریت نے کیا دیا لوگوں کو، ایمرجنسی اٹھائی گئی باہر جو گئے تھے وہ آ گئے ادھر ادھر آ گئے تو.......

جناب چیئرمین: سنا ہے پشاور میں بھی جمہوریت آتا ہے.........

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: اچھا آتا ہے اسی لیئے میں کہتا ہوں کہ ان کو پتہ نہیں ہے کہ نر ہے کہ مادہ ہے اگر نر ہوتا تو یہ ایک اصول پہ جاتا۔ یہاں تو نر اور مادے کا پتہ ہی نہیں ہے۔

جناب عالی۔ اس وقت اس نے کہا توقع یہ تھی مجھے جنرل صاحب کے اختیارات کا پتہ تھا پھر 5 نکاتی ترقیاتی پروگرام لایا گیا۔ مخالف ہو یا ان کی پارٹی کا ہو سب کو یکساں طریقے سے اس نے رکھا۔ کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ مخالف ہے ہم اسکو یہ فنڈ نہیں دیں گے جو اس پر اعتراض اور تنقید کرتے تھے انکے ساتھ بھی مساوی سلوک کیا کرتے تھے اور اس نے ہر ایک کے ساتھ اخلاق سے پیش آنے

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

کی روایت ڈالی۔ ہم اُس کی پارٹی کے ہوتے ہوئے بھی تنقید اور اعتراضات کرتے تھے میں ہمیشہ اختلاف کرتا تھا اگرچہ ہم نے آزاد اُمیدوار کی حیثیت سے الیکشن لڑا تھا۔ بہرحال حکومت میں وہ لوگ بھی آجاتے ہیں جنکے دل کسی اور جگہ ہوتے ہیں اب جو آئے وہ کہاں گئے۔ وہاں بھی وزارتیں مل گئی تھیں۔ یہاں بھی وزیر بنے ہوئے ہیں۔ ان کے لیے کوئی اصول نہیں ہے جب آپ پارٹی میں جاتے ہیں تو اصولاً آپ اُن کا ساتھ دیں۔ بہرحال جناب جس وقت تحلیل کا حکم آیا تھا تو یہ ایک سینیٹ تھا جس نے آواز اٹھائی، جمہوریت کے لیئے جنگ کی، وہ لوگ جو آج یہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا وہ ذرا یہ بتادیں کہ اس سینیٹ میں زرا وہ ریکارڈ لے آئیں۔ جب جنرل صاحب زندہ تھے طاقت میں تھے چنانچہ اس سینیٹ نے آپ کو جمہوریت بحال کرادی۔ آپ نے کرائی ہے یا نہیں مجھے پتہ نہیں اور پھر اس نے الیکشن کرائے۔ اگر جنرل صاحب یہ قدم نہ اٹھاتے مجھے یقین تھا کہ کسی اور پارٹی کا یہاں پر آنا بڑا مشکل تھا۔ کیونکہ جتنا ترقیاتی کام دو سال میں ہوا۔ میں اپنا بتاتا ہوں 50 لاکھ دو سال ملے ہیں 22 پکے پرائمری سکول، مدرسے اور ٹیوب ویل بنوائے ہیں۔ لوگ دیکھ سکتے ہیں۔ جتنے الزام لگاؤ ہم تمہارے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں کہ ہم نے یہ کام کیا ہے۔ اس کا کریڈٹ کس کے پاس جاتا تھا اس لیڈرشپ کو جاتا تھا لیکن آج کی طرح نہیں ہے۔ جب بات کہنا ہے تو صحیح کہو وہ وزیر اعظم اس وقت پاکستان کی ہے لیکن کتنے افسوس کا مقام ہے کہ وہ آج تک سینیٹ میں نہیں آسکی۔ اگر وہ یہاں ہوتی تو باتیں ہماری بھی سنتی ہم اس کی سنتے، کوئی تضاد ہوتا تو اس کا فیصلہ بھی ہوتا۔ یک جان دو قالب کی حیثیت سے حکومت چلاتے اور ملک کو فائدہ دیتے اس چپقلش میں ویسے بھی میں نے نوٹ کیا کہ جب بھی کابینہ کا اجلاس ہوتا ہے تو دو صوبوں کے چیف منسٹر نہیں بلائے جاتے، کیوں؟ یہ پیپلز پروگرام پر کبھی جھگڑا نہ ہوتا اگر اس کابینہ کے اجلاس میں دونوں چیف منسٹر بیٹھے ہوتے تو اس کا عمل در آمد کا طریقہ کار بتاتے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جوگیزئی صاحب جو موضوع ہے اس پر آئیں ناں۔

"Vilification campaign against the Senate"

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: اسی لیئے تو میں عرض کر رہا ہوں کہ جس سینیٹ نے اتنے

اقدامات کئے آپ اسکے پیچھے اس لئے پڑ گئے ہیں کہ ہم آپ کی پارٹی کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے پارٹی کے ساتھ تعلق نہ رکھنا کوئی جرم نہیں ہے لیکن یہ بھی بتا دیں کہ کیا ہم نے کبھی آپ کو خواہ مخواہ تنگ کیا ہے اگر آپ کوئی غلطی کریں گے تو اس کی نشاندہی ہم کریں گے۔ اس کے خلاف بات کریں گے اور آپ کو مجبور کریں گے کہ اس سے اجتناب برتیں اور اگر آپ ٹھیک کام کریں گے تو پھر اسکی مخالفت کرنا، اخلاق اور اسلام کے خلاف بھی ہے تو یہ میں کہتا ہوں کہ یہ ہمارا اصول ہونا چاہیے کہ نیکی کے کاموں میں تعاون کرو۔ یہ ہمارا اصول ہے ہمارے ساتھ بیٹھو، جو غلطیاں ہیں اس کا ازالہ کریں گے۔ ان الفاظ کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب میں نے کہا ہے کہ جب تک کورم پورا نہیں ہوگا اس وقت تک تقریر نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین: ساری قوم آپ کو سن رہی ہیں ویسے ایک دو ہی کم ہونگے۔

جناب محمد طارق چوہدری: نہیں جی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: زہری صاحب پھر آپ ہی فرما دیں۔

میر نبی بخش زہری: جناب چیئرمین! مجھے تقریر کا موقع دیکر احسان مند فرمایا۔ جو موضوع سینیٹ کا زیر بحث ہے اس پر کچھ عرض کروں گا یہ سینیٹ ایک عظیم شخصیت مسٹر بھٹو نے بحیثیت وزیر اعظم بنایا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ زندہ ہے لیکن بعض لوگ مرحوم کہتے ہیں بعض شہید، لیکن وہ زندہ جاوید ہے اس لئے کہ انکی صاحبزادی آج وزیر اعظم ہے انہوں نے جو کردار ادا کیا ہے اسکی وجہ سے انکی پارٹی موجود ہے میں سمجھتا ہوں کہ جو پارٹی جمہوریت کا دعویٰ کرتی ہے اور اسے آگے بڑھاتی ہے ہم بلاتمیز اسکی تعریف کریں اور جو غلط کام کرتی ہے اسکو غلط کہیں، یہ بحیثیت آزاد ممبر، جیسا کہ جناب کو علم ہے نہ میں پیپلز پارٹی میں ہوں اور نہ اسلامی جمہوری اتحاد میں ہوں۔ بلکہ میں اپنی آزاد حیثیت سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، مسٹر بھٹو میرا ذاتی دوست رہا ہے میں سینیٹ کا پس منظر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ کیسے بنا، پہلے مشرقی اور مغربی پاکستان دو صوبوں کو مرکزی حکومت چلاتی تھی۔ ایسٹ اور ویسٹ پاکستان بد قسمتی سے ۱۹۷۰ء کے الیکشن کے بعد مشرقی پاکستان ہم سے الگ ہو گیا، تو

[Mir Nabi Bakhsh Zehri]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

یہ سوچنے میں آیا کہ اگر ون یونٹ کو ویسے ہی رکھا جائے تو یہاں بھی ون یونٹ سے لوگ مطمئن نہیں ہیں یحییٰ خان کے وقت میں اس کو مشورہ لوگوں نے دیا تو چار صوبے جو پہلے تھے وہ بن گئے اس صورت میں یہ دیکھا گیا کہ چاروں صوبوں کی آبادی کا تناسب بالکل مختلف ہے جیسا کہ بلوچستان میں اس وقت چالیس یا تیس لاکھ تھی اور دوسری صوبوں میں ایک یا پون کروڑ تھی۔ تو ایک صوبے پنجاب کی آبادی زیادہ تھی انہوں نے کہا کہ دو ایوانوں کے بغیر اس ملک کی فیڈریشن کا استحکام نہیں ہو سکتا اور سب یونٹ مطمئن نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ آئین میں اتفاق رائے سے اس سینیٹ کا آغاز ہوا اور ۱۹۷۳ء کے آئین میں اسے رکھا گیا تو جناب یہ وہ سینیٹ ہے جس کے آج نہ ہونے سے بہت بڑا خلا پیدا ہو سکتا ہے۔ خدانخواستہ جیسے مشرقی اور مغربی پاکستان تھا دو یونٹ تھے ٹوٹ گئے اور الگ الگ ہو گئے۔ اب بھی سینیٹ نہ ہونے سے میری ذاتی رائے ہے کہ پاکستان کو نقصان پہنچے گا اور پاکستان نہیں رہ سکتا۔ اس لیے سینیٹ، پرائم منسٹر بھٹو کی کوششوں سے بنا اور آج اس کی صاحبزادی یہاں پرائم منسٹر ہے۔

مجھے اجازت دیجیئے جناب چیئرمین! کہ میں عرض کروں کہ ان کے والد نے جو کام کیا ہے جو بنیاد رکھی ہے، جو کچھ ملک کی بہتری کے لیے سوچا ہے کیا ان کی صاحبزادی اپنی پارٹی کے ساتھ چاہے وہ نوجوان ہوں چاہے وکلاء ہوں چاہے فقراء ہوں چاہے اچھے ہوں۔ عاقل ہوں بالغ ہوں کیا یہ سوچتی ہے کہ سینیٹ کو کم دکھایا جائے یا اس کو توڑا جائے یا اس کی بے حرمتی ہو یا اس کی سبکی ہو۔ نہیں۔ میں ان کو مشورہ دیتا ہوں کہ میں ان کے والد کا دوست ہوں عمر بھر دوست رہا ہوں آخری دم تک میں نے ذاتی دوستی الگ نہیں کی۔ اگرچہ سیاسی لحاظ سے مجھے ضرور کچھ اختلافات ہوتے تھے اور وہ سنتا تھا آج عالم یہ ہے کہ وہ اپنے والد کے دوستوں کو نظر انداز کر رہی ہے۔ نہ ان کو عزت دیتی ہے نہ ان سے مشورہ لیتی ہے نہ ان کو وہ مقام جو اس کا والد دیتا تھا دیتی ہے کہنے دیجیئے میں اس وقت یہ الفاظ بھی ہاؤس میں ریکارڈ کرا دوں کیونکہ ملاقات کا اس کو خیال ہے نہ یہاں ہم ان کی پارٹی سے ہیں نہ ان کے لیے ہم امیر جماعت اسلامی کی مخالفت کی نہ ان کے لیے نازیبا الفاظ استعمال کیے کوئی نہ appreciation ہے نہ کوئی خط ہے نہ کوئی ان کا پیغام ہے آخر ہم جائیں تو کہاں جائیں تو کیا افسوس کی بات نہیں ہے کہ اس وقت نہ بیگم نصرت بھٹو ہمارا یہ خیال رکھتی ہے نہ بیگم بے نظیر کہ ہم اس طرح سے ان کی سپورٹ

سکے بغیر۔ اگر ہم برے کام کو کہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے تو وہ برہم ہو جاتی ہیں اس کی پارٹی، ان کے وزیر جو بٹیر پکڑنے والے ہیں جو باز پکڑنے والے ہیں وہ ناراض ہو جاتے ہیں اور غصہ کرتے ہیں اور جا کر اپنے officials کو پیٹتے ہیں۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ ایسا ان کو نہیں کرنا چاہیے بلکہ ہم جیسے سفید بالوں والوں کو عزت دیں یا ان کی اپنی عزت ہے وہ ہم سے مشورہ لیں۔ اور کام نہ بھی کریں ہمیں کوئی گلہ نہیں۔ اگر وہ ان معاملات میں جو اتنے پیچیدہ ہو گئے ہیں بلوچستان اور مرکز، پنجاب اور مرکز ...۔ میں کہتا ہوں کہ افسوس کی بات نہیں ہے۔ بلوچستان سے اس نے فیڈرل منسٹر بھی لیا ہے وہ ہمارا بھائی ہے وہ اچھا آدمی ہے مگر آٹھ مہینے میں انہوں نے اس کا patch up کرانے میں کیا کردار ادا کیا ہے۔ ہم تو سب صبر کرتے رہے کہ یہ کرنا چاہیئے یہ ان کا فرض ہے کہ اس صوبے میں کام کریں لوگوں کی مشکلات کو کم کریں۔ کیا ہر جگہ لڑائی کو بڑھانا چاہیے؟ کیا چکور لڑانا کوئی جانتا ہے کہ اب صوبے اور مرکز کی حکومت کو بھی لڑائیے؟ ایسا نہیں ہونا چاہیے جناب۔ کیا باز جو ہے وہ شکاری ہے وہ اس کا کام کرتا ہے پکڑتا ہے اور شیخوں کو بیچتا ہے وہ باز بھی تو شکار کرتے ہیں کیا حکومت کو مرکز کو شکار کی عادت بنا لینا چاہیے کہ وہ صوبوں کو ایک پرندہ سمجھیں اور ماریں؟ نہیں جناب۔

بات یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ سینیٹ کو ایک مقام حاصل ہو۔۔ اس کی عزت ہو۔ ٹھیک ہے کہ ان کی یہاں نمائندگی نہیں ہے لیکن وہ نمائندگی کس کی ہو۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ وہاں سے ڈنڈا پکڑ کر سینیٹرز کے سر پر دے مارے۔ سینیٹ کا مطلب، تمام سینیٹر برادری ہے ہم سب متفق ہیں اس بات پر کہ سینیٹ باعزت ہو اور یہ بھی اس کے والد محترم کا کیا ہوا۔ اب وہ اپنے والد محترم کے بنائے ہوئے یا بیگم نصرت بھٹو میری بہن ہیں یا ان کے خاوند نے یہ جو بنایا ہے اس کو اس انداز سے یاد کرنا، کیسے یہ منسٹروں کو اجازت دیتی ہے کیوں ان کی زبان کو کھینچتی نہیں اگر وہ سینیٹ کے خلاف بولیں۔ اس لئے یہ حکومت کا فرض ہے کہ کم از کم وہ اپنے پیشرو یعنی اس کے والد محترم جس کے خون بہا کی قیمت میں آج یہ وزارتیں اور عہدے ان کو ملے ہیں مجھے کہنے دیجیے کہ آئندہ جب الیکشن ہوں گے تو پھر پتہ لگے گا کہ آیا میں صحیح کہہ رہا تھا یا غلط کہہ رہا تھا انہیں جو کچھ ملا ہے وہ میرے دوست بھٹو کا خون بہا ہے میرے دوست بھٹو کے کردار کا ان کو صلہ ملا ہے کیا آج اس ٹائپ کے لوگ میں سب کو تو نہیں کہتا، کچھ ایسے بھی منسٹر میں نے دیکھے ہیں بس بال بڑا لمبا کرتا اور پھر نوجوان ہونا، یہ

[Mir Nabi Bakhsh Zehri]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

معیار تو بہت کم ہے ہم نے دیکھا ہے کہ سارے سینیٹ کو اور ہاؤس کو بھر دے ایڈوائیزرز سے منسٹرز سے۔ اور وہ لوگ جو ان کے باپ کے خلاف تھے اور وہ لوگ جو اس کے باپ کے خلاف کام کرتے رہے وہ لوگ جو کہتے تھے کہ ضیاء الحق اسے جیل سے ہمیں دے دو۔ ہم اس زندہ کو چیر پھاڑ کریں گے اب آج ان لوگوں سے اس کی دوستی ہے وہ لوگ جو اس کے باپ کے آخری دن تک اپیل کرتے رہے اور اس کا ساتھ دیتے رہے اس کو وہ نظر انداز کرتی ہے۔ کیا میں یہ ریکارڈ میں نہ لاؤں کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

اس لئے جناب میں یہ چاہتا ہوں کہ سینیٹ کے متعلق حکومت وقت اس قسم کی باتیں نہ کرے یہ آئینی مسئلہ ہے اگر قانون میں سینیٹ نہیں رہ سکتا تو ٹھیک بات ہے ورنہ ایک ہنگامہ آرائی کرنا۔ یہ ہمیں بھی آتا ہے ہم بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ نیشنل اسمبلی میں دو تہائی اکثریت نہ ہونے سے گورنمنٹ نہیں چل سکتی قانون نہیں بدل سکتا بنیادی چیزوں کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ گورنمنٹ بھی نہیں چلے گی اس کے لئے بھی الیکشن از سر نو کرو۔ تو یہ مناسب باتیں ہیں، نامناسب نہیں ہیں ہم کہہ سکتے ہیں، مگر ہم نے لب کشائی نہیں کی۔ ہم نے خیال کیا کہ ایک دوست کی بیٹی پرائم منسٹر ہے ہمیں اس کا احترام کرنا ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ آئندہ ان مسائل پر غور کرے گی ان کے وزیر صاحبان نہ صرف ان کو مطلع کریں۔ کم از کم یہ ریکارڈ اور یہ چیزیں ان کے نوٹس میں تو لائیں۔ ان کو پتہ تو ہو جائے کہ باہر کیا ہو رہا ہے اور لوگ کیا کہتے ہیں۔ کیا گلہ کرتے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جماعت اسلامی کے سربراہ کے خلاف یہاں کسی نے ایک لفظ استعمال کیا تو میں نے احتجاج کیا کیونکہ یہ ایک جنرل بات ہے ہر ایک کی عزت و احترام اور خصوصاً خاتون کی اس ایوان کے ہر شخص کو کرنا چاہیے جس طرح سے اس دن اکبر خان بگٹی، انہوں نے کہا، باہر کوئی کہہ سکتا ہے۔ کوئی حرج نہیں ہے مگر ایوان میں ہم ہر ایک کو آنریبل با عزت جب کہتے ہیں تو ہر ایک سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ بھی سب کو اس طرح سے کہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔ جناب طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ شکریہ جناب چیئرمین! جناب والا! اس وقت جو تحریک ہمارے پیش نظر ہے وہ محض اس ادارے کی بقا اور اس کے حوالے سے ہمارے وجود کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ اس ملک کی سیاسی زندگی کے تسلسل اور اس ملک کے لئے

آئندہ برسوں اور صدیوں تک کے ایک طرز حکومت کا مسئلہ ہے آج جو لوگ برسراقتدار ہیں ان کے دو ہی بڑے دعوے ہیں ایک ہے جمہوریت سے محبت اور دوسرا ہے آئین کا احترام اور ادارہ عدل کا احترام ، آئین اور قانون کا احترام کا تو ان کا یہ عالم ہے کہ سی۔ڈی۔اے کے ایک معمولی عدل کی خلاف ورزی کرنے پر وہ کشمیر کا بورڈ اتار کر پوری قوم کو ناراض کر لیتے ہیں لیکن دشمن ملک کے قانون پسند وزیر اعظم کا دل ضرور رکھتے ہیں اور جمہوریت سے محبت کا یہ عالم ہے کہ گیارہ سالہ دور والے آمر مطلق نے یہ اصول بنایا تھا کہ قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی میں شکست کھا جانے والا کوئی ممبر اس اعلیٰ ادارے کا رکن نہیں بن سکتا اس لئے کہ عوام سے براہ راست شکست کھایا ہوا شخص اگر اس ادارے میں آجاتا ہے تو یہ ان لوگوں کی منشاء کی نفی ہے، وہ تو تھے جی آمر مطلق، اور جمہوریت پسندوں نے اپنے ہاتھوں سے ایک ہی شخص کو اس ادارے میں پہنچایا اور وہ کون ہے ایک لاغر ایک کمزور اور ایک معمولی مولوی کے ہاتھوں شکست کھانے والا آدمی جس کو اپنے علاقے اور اپنے صوبے کے لوگ نہیں پہچان سکے ان کی نظر نے ڈھونڈا ہے اور اس طرح اس ایوان میں جمہوریت، عدل و قانون کے جھنڈے گاڑے۔ جمہوریت پر یقین اور عوام سے محبت کا یہ عالم ہے کہ قاتلوں ڈاکوؤں چوروں رہزنوں اغوا کاروں سمگلروں اور سینکڑوں لوگوں کے خون سے ہولی کھیلنے والے تخریب کاروں کو اقتدار میں آتے ہی رہا کر دیا ان کو رہا کر دیا گیا اور یہ بھی خالی از علت نہیں تھا آپ نے وہ واقعہ سنا ہوگا کہ ایک خاتون نے اپنے گھر کو آگ لگا دی تھی محض یہ دکھانے کے لئے کہ یہ ہیرے کی انگوٹھی مجھے میرے والدین نے دی تو یہ اتنا بڑا واقعہ بلا وجہ وقوع پذیر نہیں ہوا ان عوام کی رہائی محض اس وجہ سے عمل میں لائی گئی کہ میر مرتضیٰ بھٹو کو پاکستان لانے کا راستہ ہموار کیا جائے۔ سینیٹ کے خلاف ان کے مسلسل طرز عمل کو ہم جمہوریت اور آئین کے حوالے سے دیکھیں تو اس بارے میں پروفیسر خورشید احمد صاحب نے کل بہت سیر حاصل بحث کی ہے یعنی اس آئین کے آرٹیکل کے حوالے سے صدر بنتا ہے اس کی impeachment ہوتی ہے یا وہ اپنی مدت پوری کر کے رخصت ہوتا ہے اسی آئین کے آرٹیکلز کے حوالے سے وزیر اعظم بنتا ہے رخصت ہوتا ہے اسی سے قومی اسمبلی بنتی ہے صوبائی اسمبلیاں بنتی ہیں اٹارنی جنرل بنتے ہیں، ججز بنتے ہیں اور اسی کے حکم کے مطابق آرٹیکل ۵۹ سینیٹ وجود میں آتی ہے اور اسی کے حکم کے مطابق آرٹیکل ۵۹ (۳) کے تحت

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

سینیٹ کو دوام حاصل ہوتا ہے اس طرح اس آئین کے حکم سے سینیٹ کو دوام حاصل ہوا ہے ہم نے اس ادارے کو توڑنے نہ توڑنے کی بات نہیں کی ہے یہ آئین نے ہمیں دیا ہے اور دنیا کے کسی ملک میں یہ نہیں ہوتا کہ اگر آج جنتا جیت جائے تو وہ کہے کہ راجیہ سبھا میں چونکہ کانگرس کی اکثریت ہے لہذا دوبارہ انتخاب میں جائیں اور اگر Republicans جیت جائیں تو وہ کہیں کہ سینیٹ میں بھی عوام کا منشاء چیلنج ہو گیا ہے لہذا سینیٹ کو بھی از سر نو منتخب کیا جائے اگر ایسا ہوتا تو یہ سینیٹ تسلسل کی علامت قرار نہ دی جاتی لہذا ہم یہاں موجود ہیں آئین کی منشاء آئین کی مرضی کے مطابق اپنی مرضی اور اپنی خوشی سے نہیں لہذا آئین کی منشاء جب تک موجود ہے ہم یہاں موجود ہیں بجانگ دہل موجود ہیں۔

جناب آپ نے وہ شیخ چلی کا واقعہ بھی سنا ہو گا جو اسی ٹہنی کو کاٹ رہا تھا تو اس معاملے میں بھی یہ سینیٹ خود کفیل ہے یہاں بھی ایک شیخ چلی تشریف رکھتے ہیں جو ہمیشہ اسی ٹہنی کو کاٹتے ہیں جس پر محترمہ وزیر اعظم نے اپنے دست عنایت سے ان کے لیے بھی ایک نازک آشیانہ بنایا وہ جب بولتے ہیں سینیٹ کے خلاف بولتے ہیں جب بات کرتے ہیں آٹھویں ترمیم کے حوالے سے بات کرتے ہیں۔ محترم چیئرمین! سینیٹ ایک ادارہ ہے اداروں کی یہ بات کرتے ہیں اس کے احترام کی بات کرتے ہیں ہمیں اس بات سے کوئی غرض نہیں ہے کہ مسٹر وسیم سجاد اپنی ذاتی حیثیت میں کیا ہے لیکن وسیم سجاد اس ایوان کا چیئرمین ہے، راجیو گاندھی جب پاکستان تشریف لائے تو ان کی استقبالیہ قطار میں سینیٹ کا چیئرمین موجود تھا لیکن وزیر اعظم کی رات کی دعوت میں ... جناب وہ کسی بچے کے ختنوں کی دعوت میں ماموں کی شرکت نہیں تھی ایک وزیر اعظم کی طرف سے دی گئی سرکاری ضیافت تھی اور اس سرکاری ضیافت میں ملک کے پروٹوکول کا نمبر تین آدمی اس لیے موجود نہیں تھا کہ اس کو اس میں دعوت نہیں دی گئی۔

Mr. Chairman: Please don't bring this, because I am sitting in the Chair it will be embarrassing for me......

جناب محمد طارق چوہدری: جناب یہ سینیٹ کا مسئلہ ہے آپ کا مسئلہ نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Please I would request you not to bring me in these matters. It is embarrassing for me, please.

جناب محمد طارق چوہدری: یہ اس ادارے کا مسئلہ ہے، آپ شرمانا چاہتے ہیں تو دوسرے کو بٹھا دیں جناب والا! ہماری حکومت ایسے ناتجربہ کار، سادہ اندیش اور خوش فکر لوگوں پر مشتمل ہے جنہیں نہ آج کی حقیقتوں کا کوئی ادراک ہے نہ آنے والے کل کے بارے میں کچھ علم ہے وہ ایک منہ زور گھوڑے پر سوار ہے ایک کمسن بچے کی طرح منہ زور گھوڑے پر سوار ہے جو اپنی مرضی سے سرپٹ بھاگا جا رہا ہے اور ان کو یہ . . پتہ نہیں ہے کہ وہ کب کس کھائی میں جا گریں گے

ع نہ ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں.

حضور قومی اسمبلی جن کے حوالے سے ان کو حکومت ملی اور سینیٹ جس کے بغیر وہ ایک قدم آگے نہیں بڑھا سکتے سب سے پہلے میں قومی اسمبلی کے بارے میں بات کرتا ہوں قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی کو براہ راست انتخاب میں ۹۲ سیٹیں حاصل ہوئیں اور عورتوں کی سیٹوں پر بارہ سیٹیں انہوں نے حاصل کیں اس طرح اس وقت ان کے پاس ۱۰۴ اپنے ممبر ہیں۔

اسلامی جمہوری اتحاد کو: ۵۴ + ۵ = ۵۹
ایم کیو ایم : ۱۳ + ۱ = ۱۴
فاٹا : ۸
جمعیت العلمائے اسلام: ۷ + ۱ = ۸
جمعیت العلمائے پاکستان : ۳
بی این اے : ۳
اے این پی : ۳
پی این پی : ۲
پی بی پی : ۱
آزاد : ۱۹ + ۱ = ۲۰ ٹوٹل = ۲۲۷

اور ۱ غیر مسلم۔ نیشنل اسمبلی میں یہ پارٹی پوزیشن ہے یعنی نیشنل اسمبلی کے ۲۲۷ کے ایوان میں ۱۰۴ ممبروں کی بھاری اکثریت رکھنے والی جماعت جو ۴۳ فیصد بنتی ہے ۴۳ فیصد اپنی حمایت

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

رکھنے والی پارٹی کا عالم سنیئے ان کو صدر سے اختلاف ہے، آٹھویں ترمیم کے حوالے سے آئین سے اختلاف ہے فوج سے اختلاف ہے آئی ایس آئی سے اختلاف ہے سول سروس سے اختلاف ہے عدلیہ سے اختلاف ہے پنجاب سے اختلاف ہے بلوچستان سے اختلاف ہے آدھے سندھ سے اختلاف ہے۔ سینیٹ سے اختلاف ہے۔ شریعت کورٹ سے اختلاف ہے، نظریاتی کونسل سے اختلاف ہے پبلک سروس کمیشن سے اختلاف ہے جناب ۴۱ فیصد کی اکثریت اور جناب عالی یہ ۱۳ چھوٹے چھوٹے اختلافات۔ یہ حکومت چلانے کے کارنامے ہیں یہ آگے بڑھنے کی علامتیں ہیں۔ آٹھویں ترمیم میں ہر ایک کو اپنے دکھ نظر آتے ہیں ہر ایک کو اس میں اپنی problems نظر آتی ہیں عوام اور جمہوریت تو دراصل ایک بہانہ ہے وہ پنجابی میں کہتے ہیں۔

اگ بال کر دھوئیں دے پج روواں ۔ تے دکھ سانوں ہجناں دے۔

دکھ کچھ اور ہیں۔ مسئلے کچھ اور ہیں تکلیف کہیں اور ہے کسی کو تو محض یہ تکلیف ہے کہ وہ ٹرسٹ واگزار نہیں ہوتے جو باہر کے لوگوں نے پاکستان کو پیسہ دیا ٹرسٹ بنے اور ذاتی ناموں پر منتقل ہوئے اب آٹھویں ترمیم کے حوالے سے وہ واگزار نہیں ہوتے اور کسی کا پرابلم جو ہے وہ یہ ہے ہمیں پھر سے ایک فضل الٰہی جیسا صدر نہیں ملتا اور کسی کو دکھ یہ ہے آرٹیکل ۲۴۳ وہ اپنے ہاتھوں میں نہیں آتا۔ افواج پاکستان ان کے سربراہ ان کی appointment کو اپنی مرضی سے بدلنا ادلنا وہ ہاتھ میں نہیں آتا اگر وہ آرٹیکل بھی ہاتھ میں ہوتا تو آج پلیسمنٹ بیورو کے ذریعے میر مرتضٰی بھٹو کو سی ایس پی بنا لیتے۔ یہ دکھ ہیں یہ پرابلمز ہیں ان کو مارشل لاء تو منظور ہے یعنی دو پارٹیوں دو گروہوں کے درمیان تصادم ہو جائے تو ملک میں مارشل لاء لگ جائے لیکن ان کو صدر کا یہ اختیار منظور نہیں ہے کہ وہ کہیں کہ دیکھو بھائی آئین کے مطابق قانون کے مطابق حکومت نہیں چلتی ہے لاء اینڈ آرڈر موجود نہیں ہے لہٰذا آپ دوبارہ انتخاب میں چلے جائیں یہ بات منظور نہیں ہے یہ منظور ہے کہ مارشل لاء لگ جائے اور ۱۰ سال پوری قوم دھکے کھاتی رہے صدر کا یہ اختیار منظور نہیں یہ ہیں جناب ان کے مسائل؟ اور پھر ہم نے انتقام نہیں لیا ہم نے اداروں کے خلاف بھی کچھ نہیں کیا آج سول سروس کے ۷۷ آدمی جن میں سول سروس کے ۲۶ سیکرٹریز اور جوائنٹ سیکرٹریز ہیں او ایس ڈی بنے ہوئے بیٹھے

ہیں ان میں اتنے اتنے شریف اتنے اتنے قابل داماتنے اتنے نیک نام لوگ ہیں وہ کس لیئے بنے بیٹھے ہیں اور ۷۰ ٹوٹل ہیں باقی رہا قصہ آئی ایس آئی کا۔ تو آئی ایس آئی قومی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے ضروری معلومات فراہم کرنے کا ایک ادارہ ہے ہمارے کان اور آنکھیں جس کے ذمہ یہ کام ہے کہ وہ پاکستان کے باہر اور اندر ہونے والی سرگوشیوں کو سننے اور اگر اس کے لیئے ممکن ہو تو جہاں وہ سازش پل رہی ہے وہیں پر قدم اٹھائے اور روک تھام کرے اس سے پہلے کہ دشمن ہماری سرحدوں میں در آئے یہ اس کا کام ہے لیکن پہلے ہی دن سے اس کو politicise کر دیا گیا حمید گل سے جنرل کلو تک کا سفر بالکل نہایت خاموشی سے انجام نہیں پایا ہیں اس ایوان میں پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کہہ رہا ہوں کہ حمید گل نے آئی ایس آئی کو دنیا کی بہترین انٹیلی جنس ایجنسیوں میں شامل کر دیا تھا اور جناب آپ کی اطلاع کے لیئے جنرل کلو صاحب جو سی او ایس کے عہدے پر پروموٹ ہونے والے تھے پھر کیوں نہیں ہو سکے کیونکہ ان کے بارے میں تو یہ تھا کہ بڑے اچھے سپاہی نیک نام سپاہی ہیں آپ کو لاہور میں آفتاب گل کا واقعہ یاد ہو گا جس کے بستر کے نیچے سے میزائل پکڑے گئے تھے اور سونے کا واقعہ بھی یاد ہو گا جو انڈیا سے آیا تھا وہ آفتاب گل جو سپریم کورٹ کے ایک جج کا داماد تھا پھر یہاں سے بھاگ گیا تھا اس آفتاب گل صاحب کے کیس میں جنرل صاحب کا نام بھی شامل تھا لیکن تب کوئی ثبوت فراہم نہ ہو سکنے کی وجہ سے انہیں پکڑا نہیں گیا تھا لیکن مرحوم جنرل کے دل میں اس کے بارے میں قوی شبہ تھا اس وجہ سے یہ پروموٹ نہیں ہوئے تھے اور یہ جنرل کلو کے آئی ایس آئی میں آنے کے بعد انڈیا کے اخبارات میں جنرل ضیاء الحق شہید کی وہ تقریریں شائع ہونا شروع ہو گئی ہیں جو انہوں نے آئی ایس آئی کے خفیہ اجلاس میں کیں۔ جناب یہ معمولی واقعات ہیں ہم ان سے نظریں چرالیں ہم ان سے آنکھیں بند کر لیں ہم پاکستان کو داؤ پر لگا دیں ان کی ناز برداریوں کے لیئے ان کے نخروں کے لیئے ان کے غیر ملکی دوروں کے لیئے پاکستان کو داؤ پر لگا دیں ان کی ناز برداریوں کے لیئے ان کے نخروں کے لیئے ان کے غیر ملکی دوروں کے لیئے پاکستان کو داؤ پر نہیں لگایا جا سکتا۔ ملک باقی رہنا چاہیے۔

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

اب آئیے جناب سینیٹ کی طرف۔ سینیٹ کے حوالے سے میری تین تحاریک استحقاق تھیں آپ کہا کرتے ہیں کہ غیر ذمہ دار لوگوں کو نظر انداز کر دیں ان کی باتوں کو مت چھیڑیں۔ حضور لاہور میں مارشل لاء کے زمانے میں پیپلز پارٹی کے کچھ کارکن پکڑے گئے مارشل لاء کی سمری کورٹ کو ان کے والدین نے ایک دستاویز پیش کی جناب اس کارکن کو آپ serious نہ لیں یہ دیکھیئے یہ ڈاکٹر رشید کا سرٹیفکیٹ ہے یہ وہی ڈاکٹر رشید ہیں جن کی کراچی میں انہوں نے پٹائی کی تھی یہ ہمارے برخوردار مینٹل ہسپتال کے باقاعدہ مستقل رکن ہیں تو آپ ان کی باتوں کو serious نہ لیں اور یہ ہمارا سرٹیفکیٹ ہے ان کو معاف کر دیں آج وہ کارکن اس حکومت کا مرکزی وزیر ہے۔ تب ہم اس کو serious نہیں لیتے تھے اب آپ فرمائیں کہ ہم serious لیں یا نہ لیں۔ جناب گزارش یہ ہے کہ میں دیہات کا رہنے والا ہوں دیہاتوں میں ایک طریقہ ہوتا ہے کہ جو بڑے زمیندار ہیں بڑے جو لوگ ہیں وڈیرے ہیں سردار ہیں چوہدری ہیں۔ ان کا یہ طریقہ ہوتا ہے جب دو آپس میں برابر کے لوگوں میں ٹھن جاتی ہے تو عام طور پر کوئی زمیندار یہ کوشش کرتا ہے کسی مراثی سے کسی مصلی سے کسی بہت نکمے آدمی سے اپنے برابر کے چوہدری کی بے عزتی کرائی جائے یہ بالعموم ہوتا ہے تو جناب یہ محمد حسین ایس ڈی او یا اے ایس ڈی جو کچھ بھی ہیں ان کو جو ہمارے اوپر چھوڑا جاتا ہے یہ دراصل اس زمیندارانہ ماحول اور اس زمیندارانہ ذہنیت کی عکاسی ہے لہذا ہم ان کو معمولی آدمی سمجھ کر کیسے نظر انداز کر دیں اور اسی طرح میری دوسری تحریک استحقاق تھی۔

جناب احمد سعید اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی جناب احمد سعید اعوان صاحب،

جناب احمد سعید اعوان: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ رول ۲۰۰ (جی) کی طرف دلانا چاہوں گا کہ یہ پہلے بھی کلو صاحب کے متعلق بات کرتے رہے ہیں، رولز یہ ہے

"unnecessarily cast reflection on the conduct of any person who cannot defend himself before the Senate;"

Those who can't defend themselves in the House.

یہ کلو صاحب اور محمد حسین صاحب میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اوپر بات کوئی مناسب نہیں ہے

Mr. Chairman: I think we should avoid it. One should avoid personal charges but I would request that if you feel that the information is incorrect then I would like the Ministers to contradict it at the appropriate stage because this is a matter of public importance and although he is personally not here but you are here to defend him if there is a wrong allegation. And I think you should take note of it and categorically contradict if there is some thing incorrect being stated by the honourable Member but I think you should generally avoid comments regarding people who cannot defend themselves. Yes, Mr. Muhammad Tariq Chaudhary.

جناب محمد طارق چوہدری: جناب گزارش یہ ہے کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ میری تین تحاریک استحقاق تھیں وہ تحاریک استحقاق قاعدہ ۱۹۷ کے تحت آگئیں۔ اب ان کو اس لئے ہم نہیں لے رہے ہیں کہ قاعدہ ۱۹۴ کے تحت ان پر ہم یہاں بحث کر رہے ہیں، وہ اسی حوالے میں آگئیں۔ اب جب ان تحریکوں سے میں دست بردار ہو رہا ہوں تو وہ جو تین شخصیتیں ان میں involve تھیں، ان کا میں اگر سرسری ذکر کروں تو جناب یہ بالکل عین قرین انصاف ہے ورنہ میں یہاں اس کو چھوڑتا ہوں، میری ان تحریکوں کو یہاں لے آئیے۔

خیر اس طرح یہ ہوا ہمارے ساتھ، یعنی actually آپ ان کو یہ کہہ دیتے ہیں کہ ان کو معمولی آدمی سمجھ کر نظر انداز کر دیجیئے۔ لیکن دراصل وہ معمولی آدمی نہیں ہیں، ان کے پیچھے بڑے بڑے ہاتھ ہیں، ان کا مسئلہ تو صرف اتنا ہے کہ انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں، زبان میری ہے بات ان کی، انہی کی محفل سنوارتا ہوں، چراغ میرا ہے، رات ان کی ہے ان کا مسئلہ تو یہی ہے، اور اس کے بعد میری دوسری تحریک تھی، محترم حاکم علی زرداری صاحب کے بارے میں،

بنا ہے شاہ کا مصاحب، پھرے ہے اتراتا۔

ورنہ شہر میں حاکم کی آبرو کیا تھی۔

حضور! گزارش یہ ہے کہ ہمارے گاؤں کے قریب ایک شاہ صاحب رہتے تھے، جو اب بھی ہیں۔ جو نہر کے پار ایک مراثن رہتی تھی انہیں بہت پسند آگئی، انہوں نے اس کے ساتھ شادی کر لی۔ پرانے زمانے میں کاریں وغیرہ ہوتی نہیں تھیں دلہن کو ڈولی میں بٹھا کر لے آتے تھے۔

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

وہی ڈولی جس کے بارے میں وارث شاہ کہتے ہیں کہ

ڈولی چڑھدیاں ماریاں ہیر چیکاں، مینوں لے چلے بابلا لے چلے۔

تو اسی ڈولی میں وہ اس مراثن کو لا رہے تھے اس دن گرمی بہت تھی، آج کل جیسا موسم تھا، وہ ہاتھ والے پنکھے سے اپنے آپ کو ہوا دیتے ہوئے کہتی ہے کہ دیکھئے کہ ہم سیدوں کا یہ حال ہے تو امت کا کیا حال ہوگا، جناب ابھی سسر بنتے ہی رئیس ہی نہیں، ابن رئیس بھی ہو گئے اسی طرح جناب ہر شخصیت جس سے کچھ بھی بھلائی کی توقع ہو سکتی ہے، یہ ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اقتدار کے حصول کے لیئے، اپنے تخریب کاروں کی تربیت کے لیئے، پاکستان سے باہر اپنے قیام کے اخراجات پورے کرنے کے لیئے، یہ انڈیا کے ممنون ہیں جنہوں نے انہیں دی، آئی، پی treatment دیا۔

جناب چیئرمین: جی، ذرا موضوع پر ہی رہیئے ناں۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب یہ بالکل موضوع ہے۔

جناب چیئرمین: یعنی سینیٹ زیر بحث ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری: حضور! بات یہ ہے کہ میں آٹھ مہینوں سے پیچھے نہیں گیا لوگوں نے تو یہاں ۱۹۲۵ سے بات شروع کی ہے کیونکہ ایک ریفرنس بنتا ہے، ایک حوالہ بنتا ہے، یہ تو جناب والا! متعلقہ بات ہے۔ میں تو ادھر بھی نہیں جاتا ہوں۔

جناب! بات تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ اقتدار کے حصول کے لیئے، برسوں باہر رہنے کے عرصہ کے لئے، اپنے قیام کے اخراجات کے لیئے، یہ ممنون ہیں انڈیا کے، یہ ممنون ہیں لیبیا کے، یہ ممنون ہیں مصر کے، اپنے تخریب کاروں کی تربیت کے لئے، یہ ممنون ہیں افغانستان کے، نجیب کے، یہ تحفظ کے لیئے ممنون ہیں امریکہ کے، تو جناب یہ پوری دنیا کے ممنون ہیں تو آپ مجھے بتائیے کہ وہ لاکھوں لوگ جو کئی کئی دن تک ٹرک کے پیچھے بھاگتے رہے، جنہوں نے ووٹ دیئے جنہوں نے اقتدار دیا، جنہوں نے پرائم منسٹر شپ دی، جنہوں نے پوری دنیا میں پھرنے کے لیئے پروٹوکول دیا، ان بے چاروں کو بھی کچھ دیجیئے۔ آپ ذاتی احسان مندی اور قومی ضرورتوں کے درمیان فرق کرنا سیکھیئے، ذاتی احسان مندی کا بدلہ اپنی ذات سے چکائیے، پاکستان کے ریفرنس سے نہیں۔

سینیٹ کے ساتھ ان کے دو دکھ ہیں، ایک ذاتی، دوسرا سیاسی، ذاتی دکھ کا آپ کو بھی علم ہے، کہ محترمہ وزیراعظم اس اجلاس میں شرکت کے لیے جس وقت تشریف لائیں اس وقت قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی تھی، وہ دروازے پر رک گئیں اور دوران ترجمہ وہ کرسی پر آکر بیٹھ گئیں۔ یہ بالکل واضح بات ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت اور ترجمہ کے دوران وہ اور ہی ہوں گے جو بیچ بجا دیں، ہم سے تو نہیں بجتے۔ اب تکلیف کیا ہے جی کہ مجھے استقبال نہیں دیا اور اس کے بعد یہ ہوا کہ ان کے کسی وزیر نے اس طرف توجہ بھی نہیں دلائی، نتیجتاً پروفیسر خورشید احمد صاحب کی تحریک استحقاق آگئی، جو ظاہر ہے کہ حکومت کے خلاف تھی تو وہ arguments نہیں سن سکیں اور پندرہ منٹ میں اٹھ کر باہر چلی گئیں اور دنیا کی پارلیمانی تاریخ میں پہلی دفعہ یہ واقعہ ہوا ہے کہ پونے گھنٹے کے بعد سینیٹ کا ہاؤس prorugue کر دیا گیا اور پھر اس کے بعد پچھلے اجلاس میں جب آپ نے سینیٹ کا سالانہ ڈنر دیا تھا تب

ہم نے سنا تھا کہ وہ آئیں گے انجمن میں

سنا تھا کہ ان سے ملاقات ہو گی

ہمیں کیا پتہ تھا ہمیں کیا خبر تھی

نہ یہ بات ہو گی نہ وہ بات ہو گی۔

سنا تھا کہ وہ آئیں گے، وہ آئے نہیں، ہم آج تک منتظر ہیں یہ تو ہے جناب ذاتی، سیاسی مسئلہ یہ ہے کہ اپنی ذاتی خواہش کے مطابق اس پوری قوم کو اپنے شکنجے میں جکڑنے کے لیے، اپنی ذاتی مرضی کے مطابق، اس سینیٹ کے ہوتے ہوئے کوئی بھی قانون پاس نہیں ہو سکتا۔ ذاتی خواہش کے مطابق، آٹھویں ترمیم بھی نہیں ہٹتی۔ صدر، عضو معطل نہیں بنتا، اور کسی بھی طرح، بعض خفیہ سازشوں کے ذریعہ بھی، صدر کا اگر اس کے بعد انتخاب عمل میں لانا چاہیں، تو تب بھی پوری تعداد حاصل نہیں ہوتی، ساری صوبائی اسمبلیوں اور سب کے حوالے سے، ۲۷۶ ممبر جو ہیں وہ مخالفت میں رہ جاتے ہیں اور ۲۲۶ جو ہیں وہ حمایت میں ہوتے ہیں، لہذا نہ صدر ہٹتا ہے۔ نہ آٹھویں ترمیم ہٹتی ہے اور نہ ہی اپنے تخریب کاروں پر مشتمل فوج بنتی ہے، نہ صوبہ سرحد واگزار ہوتے ہیں اور نہ پنجاب میں گورنر راج نافذ ہوتا ہے، لہذا سینیٹ کے

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

ساتھ یہ وہ دکھ ہیں جن کی وجہ سے سینیٹ کے خلاف یہ واویلا ہوتا ہے

جناب چیئرمین، سینیٹ کو توڑنے کی بات

ہم ہی گر نہ ہوں گے تو کیا رنگ محفل

کسے دیکھ کر آپ شرمائیے گا

ہمارا ہی ہوگا نہ آغوش خالی

خود اپنا بھی پہلو تہی پائے گا۔

جناب! سینیٹ کا کوئی مسئلہ نہیں، یہ توڑی جا سکتی ہے، بڑا آسان سا نسخہ ہے، بس چند ایک پھانسیاں، اور دس برس کا مارشل لاء، سینیٹ ختم، یعنی یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں سینیٹ کو توڑنے کا، آئین اگر ان کو منظور ہو، ورنہ رہ گئی خالی ٹھکراؤ کی بات، تو خالی ٹھکراؤ کے نیچے ہیں، آئین کے حوالے سے تو ہمیں یہی بات نظر آتی ہے کہ آپ ہی کو جانا ہوگا ....

<u>جناب چیئرمین</u>: طارق چوہدری صاحب ذرا wind up کریں کافی وقت ہوگیا ہے۔

<u>جناب محمد طارق چوہدری</u>: جناب یہ وہ سینیٹ ہے جو پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ ووٹ لیکر آنے والی اسمبلی کے ہاتھوں چنی گئی پاکستان کی تاریخ میں کوئی اسمبلی اتنی بھاری اکثریت سے منتخب نہیں ہوئی۔ آج یہ کہنا کہ پارٹی بنیاد پر انتخاب نہیں تھے۔ ہم نے کہا کہ انتخابات پارٹی بنیادوں پر کرائے جائیں لیکن اس آئین میں پارٹی بنیاد پر انتخابات کا حوالہ نہیں ہے اور ہم نے جب انتخاب لڑا، تو ہم نے پارٹیوں کے خلاف انتخاب لڑا اور پارٹیوں کی مخالفت کے باوجود ہم نے اتنے percent ووٹ حاصل کیے جو آج خود انکو حاصل نہیں ہو سکے۔ یہ وہ سینیٹ ہے جو پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ ووٹ لیکر منتخب ہوا یہ وہ سینیٹ ہے جو تین برس بعد اپنے آدھے ممبروں کو ریٹائر کر کے پارٹی بنیاد پر دوبارہ منتخب ہوئی یہ وہ سینیٹ ہے جس نے پارٹی بنیاد پر الیکشن کے لئے دباؤ ڈالا یہ وہ سینیٹ ہے جس نے 29 مئی کے بعد جمہوریت کے قتل پر واویلا کیا اور آئندہ الیکشن کے لئے راہ ہموار کی، یہ وہ سینیٹ ہے جس نے عبوری حکومت کو مسلسل دباؤ میں رکھا تاکہ اس

الیکشن میں آپ کو کوئی دقت پیش نہ آئے یہ وہ سینیٹ ہے جس نے انتہائی دیانت دار اور غیر جانبدار صدر فراہم کیا اس عبوری دور کے لئے بھی اور بعد میں بھی، یہ وہ سینیٹ ہے جس کے دو ممبروں نے ان کو اقتدار منتقل کروانے کے لیے اہم رول ادا کیا۔

میں وہی ہوں مومن مبتلا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو۔

حضور! اسکے بلاوجود سینیٹ سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی، میں بڑی دردمندی کے ساتھ ان سے اپیل کرتا ہوں کہ خدا کے لئے آپ اپنے قد کو اتنا ہی رکھیئے۔ جتنا وہ ہے اکڑ اکڑ کے چلنے سے یہ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر سے کہیں اور نہیں نکل جاؤ گے۔ قرآن مجید کا حکم ہے کہ تم جتنا بھی اکڑ کر چلو نہ تم زمین کا سینہ شق کر سکتے ہو۔ اور نہ پہاڑوں سے بلند ہو سکتے ہو۔ پاکستان کو جمہوریت کی ضرورت ہے پاکستان کو عوامی مینڈیٹ کی ضرورت ہے پاکستان کو بار بار انتخابات کی ضرورت ہے لیکن آپ اداروں سے انکار کر کے پاکستان کو مارشل لاء کے حوالے کر رہے ہیں، اگر خدانخواستہ یہ ملک اور اس کا یہ سسٹم ٹوٹتا ہے تو جناب چیئرمین! سب سے زیادہ نقصان انہی لوگوں کا ہوگا جو آج اقتدار میں ہیں ہر صورت میں looser یہ ہیں اگر within system تبدیلی آجائے تو وزارت عظمیٰ ان سے جاتی ہے اور اگر سسٹم کے باہر تبدیلی آجائے تب بھی احتساب ان کا ہوتا ہے پھانسیاں ان کی ہوتی ہیں کوڑے ان کو لگتے ہیں اقتدار ان کا جاتا ہے دونوں صورتوں میں پوری قوم تو looser ہے لیکن انتہائی looser یہ ہیں جناب مفاہمت، آرام کے ساتھ، دھیرج سے چلیئے مہاراج ایک دن آپ کے کرتوت اگر بہتر ہونگے اگر آپ ٹھیک کام کر سکے تو آئندہ انتخاب میں آپ زیادہ اکثریت حاصل کر لیں گے اور ۱۹۹۱ میں اس ایوان کے اندر آپکے ممبر بھی بڑھ جائیں گے لیکن اگر اسی طرح چلتے رہے تو پھر خدانخواستہ بہت بڑا نقصان ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب محمود احمد منٹو صاحب۔

جناب محمود احمد منٹو: جناب چیئرمین! جناب پروفیسر خورشید صاحب کی فاضلانہ اور پُر از معلومات اور پُر از حقیقت تقریر سننے کے بعد اور پھر آج اپنے نوجوان دوست چوہدری

[Mr. Mahmud Ahmed Minto]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

صاحب کی تقریر سننے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی کی عقل مفقود نہ ہو گئی ہو یا اس میں بے حیائی نہ آ گئی ہو یا اس نے تہیہ نہ کر لیا ہو کہ میں نے کوئی نیکی کی بات سننی نہیں کوئی اچھی سی بات ماننی نہیں تو سرکاری پارٹی والے شاید اپنا ارادہ تبدیل کر دیں گے اور اس ایوان کے خلاف دشمنی کی مہم کو ختم کر دیں گے لیکن چند ایک باتیں مجھے مجبور کر رہی ہیں کہ میں کچھ عرض کروں سب سے بڑا اعتراض جو بار بار کیا جا رہا ہے کہ گیارہ برس کی آمریت اور آمر کے وقت کے بنے ہوئے قانون یہ سب خراب ہیں آمر کے وقت بنائی گئی پارٹی خراب، آمر کے وقت جو ان لوگوں نے قانون پاس کیا وہ بھی خراب، لیکن ٹھیک کیا ہے کیا بتا سکیں گے ان آٹھ نو مہینوں کی کارگزاری کے متعلق ایک حرف بھی نہیں کہتے، کہتے یہ ہیں کہ ہم نے فلانی بات کا تہیہ کر لیا ہے. جہاں کہیں گے وہاں غریبوں کی امداد کا ہم نے تہیہ کر لیا ہے ارے بھائی تہیہ کیا ہے آٹھ مہینوں میں کیا کیا ہے کتنے انڈے دیئے ہیں کچھ بتاؤ تو سہی، کوئی ایک بات بتاؤ کہ غریبوں کے لئے ہم نے یہ کر دیا سوائے اس کے کہ تم نے لوگوں کو نوکریوں سے نکال دیا۔ غلط، گندے اور غلیظ لوگوں کو لانے کی کوشش کی اور اس میں بھی ناکام ہوئے۔ کوئی بات تو بتاؤ کہ کیا کیا ہے۔

میں بہت مختصراً ان سے آپ کی توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سب سے پہلے کہتے ہیں کہ آمر کا ذکر، ارے کس آمر کا ذکر کرتے ہو۔ میں تو آپ کے ان لیڈر صاحب کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ جن کو آپ شہید کہتے ہیں بھٹو صاحب۔ شہید اب وہ کیسے ہوئے، سول مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پہلے پہلے سول ڈکٹیٹر وہ ہوئے اور آپ نے ان کو کہا یہ شہید ہیں۔ انہوں نے جمہوریت کے لئے بہت کام کیا ہے ہم کو آپ کہتے ہیں کہ ہم آمر کی باقیات ہیں۔ آپ کس کی باقیات ہیں آپ اسکی باقیات ہیں جو سویلین ہونے کے باوجود آمر بنا، فوج کے کاندھوں پر سوار ہو کر پاکستان آیا اور نہ صرف یہ کہ تھوڑے عرصے کے لئے بلکہ اس کے ساتھ تین برس گزارے اور یہی پیپلز پارٹی اس کی بنائی ہوئی ہے اس وقت بالکل مطمئن تھے۔ کہ صاحب بالکل ٹھیک ہے ہونا بھی ایسے ہی چاہیے اگر یہ بات صحیح ہے کہ وہ آمرانہ دور اور آپ کی پارٹی کا موجد اگر وہ آمر ہو سکتا ہے اور سویلین مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ہو سکتا ہے اور آمر کے ساتھ گزارہ کر سکتا ہے تو پھر کس منہ سے کس گندے منہ سے ہمیں آمر کی

باقیات کہتے ہو۔ خدا کا خوف کرو کیا یہ آپ کا اعتراض صحیح اور ایمانداری پر منحصر ہے آپ تو بالکل ایک سول مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی باقیات ہیں آپ تو آمر کی باقیات نہیں ہیں لیکن ضیاء الحق مرحوم کا کسی شخص نے یا کسی پارٹی نے ساتھ دیا ہے تو وہ آمر کی باقیات ہیں میں دعوے سے کہتا ہوں اور یہ بات پہلے بھی میں نے کی تھی اور جواب سننے کا متمنی ہوں منتظر ہوں۔

ہم نے جمہوریت کے لیے بہت بڑی قربانیاں دی ہیں لیکن خدا کے واسطے بتاؤ تو سہی کہ کیا قربانیاں دی ہیں۔ پیرس اور لندن میں بیٹھ کر دعوتیں کھائی ہیں پارٹیاں دی ہیں کس کے پیسے سے؟ یا گھر میں بیٹھ گئے تھے اور اگر آمریت کی مخالفت کی ہے تو میں کہتا ہوں کہ اس ایوان میں وہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جنہوں نے آمریت کی مخالفت کی ہے اور علی الاعلان کی ہے۔

بیگم شہناز وزیر علی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

Mrs. Shanaz Wazi Ali: Point of order. With the greatest respect I would like to draw your attention to the fact that the topic under discussion is the vilification campaign against the Senate. I think the time of the House is exceedingly precious. So far the honourable Member has not made any relevant mention of the topic upon which he should arrive at.

Khawaja Mahmood Ahmed Minto: Who is to decide this, Mr. Chairman ?

(interruptions)

Mrs. Shanaz Wazir Ali: I would request you Mr. Chairman, please to draw the attention of the honourable Member. We are here, we are listening with full respect and with full attention but I think that taking into account that I am sure that the honourable Member's time is equally precious as our's is, I would request you please to ask the honourable Member to come to the topic to the subject and to the vilification campaign if he thinks there is any against the Senate. He has dwelt at length upon the Martial Law and has distorted history in your presence here.

جناب چیئرمین: distortion کا تو آپ جواب دیں گی ناں لیکن **I would request** you کہ جو main topic ہے اس کو سامنے رکھیں

[Mr. Chairman],

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

so that we can have your views on the main subject under discussion.

جی جناب خواجہ صاحب۔

خواجہ محمود احمد منٹو: جناب چیئرمین! کہتے ہیں کہ سچائی بہت زیادہ کڑوی اور سخت ہوتی ہے۔ شاید میری وزیر صاحبہ کو سچائی پسند نہیں آئی ہے اور اس کو distortion کہتی ہیں اور میں ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کو لا کی ابجد معلوم نہیں ہے اے بی سی معلوم نہیں ہے وہ لا کی interpretation نہ کیا کریں۔ وقت ضائع کرتے ہیں وہ۔ میں جناب یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے کوئی irrelevant بات نہیں کی اور اگر irrelevant بات کی ہے تو جناب صدر آپ موجود ہیں، مسٹر چیئرمین! فیصلہ اس بات کا کہ میرے الفاظ irrelevant ہیں یا ٹھیک ہیں۔ آپ کریں گے یہ وزراء حضرات کون ہوتے ہیں جو یہ کہیں کہ یہ irrelevant بات ہے ان کو کوئی حق نہیں ہے وقت بے وقت اٹھ کر خالی پوائنٹ آف آرڈر کہہ کر، جو پوائنٹ آف آرڈر بنتا بھی نہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس حد تک وہ ٹھیک کہہ رہی ہیں کہ بات relevant ہونی چاہیئے۔

خواجہ محمود احمد منٹو: relevant ہونی چاہیئے مگر فیصلہ کون کرے گا کہ relevant ہے یا نہیں۔ یہ فیصلہ چیئرمین صاحب کریں گے اگر نہیں ہے تو آپ جس وقت مجھے ٹوکیں گے میں بیٹھ جاؤں گا۔ اگر آپ کہیں گے کہ یہ irrelevant ہے تو میں بیٹھ جاؤں گا۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I agree that such allegations should not be made. These remarks are expunged.

(interruptions)

Mr. Chairman: I think resorting to exchange like this is not going to help in the proceeding of this House, and I would request you to kindly maintain your calm. Please make your speech on the subject under discussion and I would request you ......

Khawaja Mahmood Ahmed Minto: Kindly make this rule for both.

Mr. Chairman: It is for everybody. No. 1, you are only to address the Chair. This is the fundamental principle.

Khawaja Mahmood Ahmed Minto: Certainly, Sir.

Mr. Chairman: No. 2, these are public forums where you discuss public issues. Private exchange and private allegations should not be made.

Khawaja Mahmood Ahmed Minto: Quite right.

Mr. Chairman: So, please restrict yourself to the matter under discussion.

(interruptions)

Mr. Chairman: Sheikh Sahib, nobody will repeat anything.

Mr. Hasan A. Shaikh: He said that in your presence, Sir.

جناب چیئرمین: آپ کیوں آپس میں لڑائی کرتے ہیں میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہو گی۔

(interruptions)

Mr. Chairman: Now, forget it whether he denies it or not. This is just an exuberance on the part of the Members of the House. I would request you to kindly maintain the decorum. We will be having very good proceedings. Yes, .hese are public forums (Parliaments) where things are said ·/hich others may not like. Similarly, when you say things, he wi.l not like it. This will go on. Please try to maintain the decorum.

Yes, please Mr. Minto.

خواجہ محمود احمد منٹو: میں یہ عرض کر رہا تھا جناب کہ جو اعتراضات سینیٹ کے خلاف وہ استعمال کرتے ہیں ان میں کتنی صداقت ہے بالآخر سینیٹ میں ان کے لیڈر آف دی پارٹی جناب

(بحکم جناب چیئرمین الفاظ حذف کیے گئے)

[Khawaja Mahmud Ahmed Minto]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

وزیر قانون صاحب کو یہ کہنا پڑا کہ ہم تو کوئی vilification کی campaign نہیں چلاتے ہم تو
بڑا احترام کرتے ہیں سینیٹ کا میں اس کے واسطے یہی کہوں گا کہ یا ایھا الذین آمنو لما تقولو ما لا
تفعلون ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بہرہ ور سعید صاحب بیٹھیں ۔

Please don't get distracted, Mr. Minto.

جاری رکھیں ۔

خواجہ محمود احمد منٹو: میں نہیں ہوں گا ۔

Mr. Chairman: No, I said, please don't get distracted by Mr. Behrawar Saeed.

وہ آپ کو excited distract کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

خواجہ محمود احمد منٹو: Quite right, Sir. تو بات یہ ہے جناب کہ ان اعتراضات
سے اگر distract ہونا ہوتا تو آج آٹھ مہینے سے ہمیں گالیاں پڑ رہی ہیں اور جو ہمارے خلاف
campaign چل رہی ہے اس سے ہم distract ہو گئے ہوتے لیکن میں یقین دلاتا ہوں
ان کو کہ یہ باتیں ہم نے شروع سے سنی ہیں ان کے لیڈر کے وقت سے سنی ہیں اور
آج بھی ہم سننے کے لئے تیار ہیں ۔ کیونکہ ہمیں پتہ ہے کہ ایسی باتوں کے کرنے والوں کا حال کیا
ہوتا ہے حال وہی ہو گا جو ان کے لیڈر کا ہوا تھا ۔ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن مجید میں
اور جہاں بہت سی چیزوں کے خلاف بات کہی گئی ہے ایک جھوٹ کے متعلق بھی ہے ۔ سب سے
بڑی بات جو قرآن مجید نے کہی کہ جھوٹ سب نیکیوں اور سب سچ کو کھا جاتا ہے ۔ میں یہ کہوں گا
کہ صاحب آپ حکومت چلاتے ہیں بسم اللہ چلائیے ۔ ہم آپ کی حکومت کو منظور کرتے ہیں جب تک
وہ رہتی ہے

سینیٹ کے متعلق آپ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں قانون سازی ہم نے کرنی چاہی ، ہم ایک
بل لائے اور آپ نے اس میں رکاوٹیں ڈالیں اس کے خلاف تقریر کی اور اس کے

passage کو روک دیا اگر یہ بات ہے کہ ہم نے ہر موقع پر، سینیٹ نے ہر موقع پر ہر
اس قانون کی جو آپ یہاں لائے اگر وہ ٹھیک تھا تو ہم نے اس کی موافقت کی ہے پھر آخر
آپ ہم پر برس کیوں رہے ہیں کیا اس لیے برس رہے ہیں کہ آپ آٹھویں ترمیم کو ختم نہیں
کر سکتے۔ آٹھویں ترمیم کے خلاف آپ کے پاس کیا ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ آٹھویں ترمیم اچھے
کام میں رکاوٹ ہے ایک کام کی نشاندہی کر دیجئے۔ ہم نے تو آٹھ مہینوں میں ایک بار بھی نہیں سنا
کہ فلاں قانون بیحد اچھا تھا بہت مفید تھا لوگوں کے لیے، قوم کے لیے ملت کے لئے مفید تھا وہ
ہم پاس کرنا چاہتے ہیں وہ کام ہم کرنا چاہتے ہیں، آٹھویں ترمیم کی وجہ سے نہیں کر سکے۔ نشاندہی
کیجئے اور آپ یہ کیوں سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی چیز ایسی ہوگی جو ملت کے لئے قوم کے لئے مفید ہو گی۔
تو اس سینیٹ کے ممبر جنہوں نے چھوٹے چھوٹے Bills میں آپ کی مخالفت نہیں کی بلکہ آپ
کی موافقت کی ہے اور انہیں جلدی پاس کیا ہے ایک دفعہ آپ کوشش تو کریں لیکن میں کہتا ہوں
کہ آپ کے پاس کوئی چیز ہے نہیں۔ آٹھویں ترمیم کو ہٹانے کے لئے صرف آپ کو ایک ضرورت
ہے وہ یہ ضرورت ہے کہ آپ مختار کل، ڈکٹیٹر بننا چاہتے ہیں جو کوئی شخص اس ایوان میں بیٹھا ہوا
اس سینیٹ کا کوئی رکن آپ کو نہیں بننے دے گا۔ آخری دم تک۔ ہم نے یہ تہیہ کیا ہوا ہے
اور آپ جو پکارتے ہیں جمہوریت جمہوریت ہم آپ کو expose کریں گے کہ آپ کا جمہوریت
سے کیا تعلق ہے۔ آپ کیسی جمہوریت چاہتے ہیں ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو آپ جھوٹی بات
غلط بات کہہ دیں قوم کے خلاف بات کہہ دیں تو ہم اس کی publicity کریں ہم کہیں واہ واہ کمال
کیا آپ نے بہت ٹھیک ہے جی بہت اچھا ہے یہ نہیں کریں گے ہم۔ وہ اور لوگ ہیں۔

جناب چیئرمین: اب وائنڈ اپ کر دیں جی۔

خواجہ محمود احمد منٹو: اگر آپ کا حکم ہے تو وائنڈ اپ کر دیتے ہیں۔ اس لئے میں یہ کہتا
ہوں کہ کم از کم یہ سوچ لیا کریں خدا کا خوف کریں کہ ایسی باتیں نہ منہ سے نکالیں جو آپ کا منشا نہیں ہیں اور
جو آپ کر نہیں سکتے۔ اور یہ سینیٹ آپ کا بہت اہم ادارہ ہے اس کی عزت کو بحال کرنا اتنا ہی ہمارا
کام ہے جتنا آپ کا کام ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔ گورنمنٹ کی جانب سے کون وائنڈ اپ کرے گا؟ ایک تو احمد سعید

[Mr. Chairman]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

اعوان بولنا چاہتے ہیں اور

I think, Mr. Ahmed Saeed Awan may start first.

آپ اس کے بعد وائنڈ اپ کریں گے ناں۔ پہلے احمد سعید اعوان کو سن لیتے ہیں آپ اس کے بعد وائنڈ اپ کریں۔ جی جناب اعوان صاحب۔

جناب احمد سعید اعوان: جناب چیئرمین! سینیٹ کی vilification کی اس تحریک پر خیال تھا کہ سینیٹ کے متعلق جو کچھ سینیئر وزیر مسز نصرت بھٹو نے کہا یا حاکم علی زرداری کے اس بیان کو ہدف تنقید بنایا گیا اس کی روشنی میں بات ہو گی لیکن حسب سابق ایک پلاننگ کے تحت ایک منصوبہ بندی کے تحت وزیر اعظم پاکستان پیپلز پارٹی، قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو شہید اور پاکستان پیپلز پارٹی کے خلاف حقارت و نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی مجھے دکھ ہوتا ہے کہ اس ہاؤس میں جو سینیٹ کا مقام ہے اس کی روشنی میں باتیں ہوتیں تو بہتر تھا۔

لیکن اس سبجیکٹ میٹر کو چھوڑ کر جس انداز میں غیر پارلیمانی انداز کے اندر غلیظ لوگ ہمیں کہا گیا وزراء کے خلاف ایسی زبان استعمال کی گئی، وزیر اعظم پاکستان، سینیئر وزیر اور حاکم علی زرداری اور اس کے بعد بلاول تک کے خلاف جن کا اس سے کوئی تعلق نہیں میں نہیں سمجھتا۔۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: ایسی کوئی بات کسی نے نہیں کی

جناب احمد سعید اعوان: جناب میں پڑھ دیتا ہوں جناب والا! جناب فرماتے ہیں ہمارے دوست بہرہ ور سعید صاحب کا بیان تھا انہوں نے کہا یہ غیر پارلیمانی لفظ ہے اگر آپ رولنگ کہیں گے تو میں جناب رولنگ بھی دے دوں گا میں نے اس دن جان بوجھ کر ڈیبیٹ کے اندر پوائنٹ آف آرڈر نہیں، raise کیا کیوں کہ decorum کے خلاف تھا اور جس انداز میں آپ اس سینیٹ کو چلا رہے ہیں میں آپ کو خراج عقیدت پیش کیے بغیر نہیں رہ سکتا میں نے اس وقت جان بوجھ کر یہ پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں کیا تھا۔ جناب والا! انہوں نے بہرہ ور سعید صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا ایک ملک جس کی حکومت بنے اس میں ملکہ بھی ہو ڈیوک آف ایڈنبرا بھی ہو مادر ملکہ بھی ہو، بلاول صاحب کو پرنس آف ویلز بنانے کی

کوشش کی جناب والا! یہ وہ الفاظ ہیں کہ اگر آپ قومی اسمبلی کی یا سینیٹ کی رولنگز دیکھیں تو ان کے اندر ایسے الفاظ کسی کو "کنگ" کہنا تک جو ہے، اس کو خلاف ضابطہ غیر پارلیمانی قرار دیا گیا ہے، یہ ایک طنز ہے، طنز کریں لیکن طنز، "طنز" ہو اس میں تحقیر اگر شامل ہو جائے تو پھر یہ پرسنل بات چلی جاتی ہے پھر وہ decorum of the House نہیں رہتا۔

میں ان الفاظ کو لینا چاہتا ہوں کہ بیگم نصرت بھٹو نے کیا کہا میں ان کی تقریر، ان کا وہ اخباری بیان جس کی بنیاد پر یہ بات کی اس کو اگر یہ غور سے دیکھتے کہ وہ ایک تقابل تھا وہ اس سینیٹ کے وقار کے متعلق تھا اس کی نفی نہیں تھا۔
جناب چیرمین! ان کے الفاظ یہ ہیں "بیگم نصرت بھٹو نے کہا کہ ۵ جولائی ۱۹۷۷ کے جس اعلامیے سے ملک پر مارشل لاء مسلط کیا گیا اس اعلامیے سے نہ صرف قومی اسمبلی بلکہ صوبائی اسمبلیاں اور سینیٹ کو بھی تحلیل کر دیا گیا حالانکہ آئین کے آرٹیکل ۵۹(۳) کے تحت سینیٹ کو تحلیل نہیں کیا جا سکتا انہوں نے کہا اس کے باوجود کہ سینیٹ کے نصف ارکان ۱۹۷۷ کی صوبائی اسمبلیوں کے تحت منتخب ہوئے تھے اور باقی سینیٹرز ۱۹۷۷ سے قبل کے انتخابات کے نتیجے میں منتخب ہونے والی صوبائی اسمبلیوں نے منتخب کیے تھے لیکن تمام سینیٹروں کو اپنی نشستوں سے محروم کر دیا گیا جبکہ وہ حضرات جو ۱۹۸۵ کے انتہائی متنازعہ انتخابات کے ذریعے جن کا سیاسی جماعتوں نے بائیکاٹ کیا تھا سینیٹر بنے اپنی نشستیں برقرار رکھنے کا کیا جواز پیش کرتے ہیں وہ انتخابات پی سی او کے نفاذ کے بعد ہوئے تھے پی سی او کا نفاذ خود سپریم کورٹ کے نصرت بھٹو کیس کے فیصلے کے مطابق آئین کی سنگین خلاف ورزی تھا۔ لہذا سینیٹ کے وہ ارکان جو اپنی نشستوں پر سابقہ مارشل لاء غیر آئینی پی سی او اور ۱۹۸۵ کے انتخابات کی بدولت براجمان ہیں جو ۱۹۷۳ کے آئین کے منافی اور سپریم کورٹ کے فیصلے سے روگردانی کر کے کرائے گئے ان کے لیئے یہی زیب دیتا ہے کہ وہ اپنی نشستوں سے مستعفی ہو جائیں۔

[Mr. Chairman]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

اس بیان میں جناب چیرمین! انہوں نے یہ بتلایا کہ سینیٹ کا ایک پر وقار مقام ہے
، مارشل لاء والے، قومی اسمبلی کو توڑتے تو ٹھیک تھا لیکن جب انہوں نے اس سینیٹ
کی تحلیل کی اس سینیٹ کو توڑا تو آج ہم نے ان کو یہ نہیں کہا، سینیٹ کے ادارے کے
متعلق بات نہیں کی، انہوں نے، ادارے کے وقار کی بات۔ مارشل لاء لگتا تو قومی
اسمبلی کو وہ توڑتے وزیر اعظم کو نکالتے جائز تھا ان کے نکتہ نظر سے ہمیں شاید کوئی
اعتراض نہ ہوتا لیکن جیسا کہ آج اس ایوان میں کہا جاتا ہے کہ سینیٹ ایک مستقل ادارہ
ہے جسے قائم رہنا چاہیے آئین کی روح بھی یہی کہتی ہے تو انہوں نے یہ تقابل کرایا کہ
اس وقت یہ ظلم ہوا لیکن اگر اس ایوان کے وقار کو برقرار رکھنا ہے تو ہم نے اس چیز
کا اور اس کا تقابل کیا تھا زرداری صاحب کا جو بیان ہے میں جناب والا! باقی کا بعد میں
جواب دونگا لیکن میں زرداری صاحب کے الفاظ دے دینا چاہتا ہوں ان سے یہ سوال
ہوا، جناب یہ پاکستان ٹائمز کی خبر ہے۔

> "He rejected the possibility of the Government subnitting a reference before the Supreme Court in this regard. He said the Government was not going to dissolve the Senate nor was its planning to move before the National Assembly a resolution to this effect. What I am saying is simply a call on moral grounds, he clarified".

جناب والا! انہوں نے یہ بات کہی کہ ہم تو اخلاقی بات کی بات کرتے ہیں ہم تو ان کے ضمیر
کی بات کرتے ہیں یہ جو جمہوریت کی بات کرتے ہیں جناب والا! یہ جس الیکشن کے مطابق آئے
جس پر انہیں بڑا ناز ہے ان کے متعلق جنرل ضیاء نے کیا کہا میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا جو
کچھ اس نے کہا اگر ان کے اندر تھوڑی سی کسی کے اندر عزت ہو شرم ہو آج میں شامل دینا چاہتا
ہوں معذرت کے ساتھ، یہ بات سیاق و سباق کی روشنی میں پڑھیں گے جو عام آدمی کا احساس کرتا
ہے سیاسی ورکر جب اس پر بات کرتا ہے اگر جناب والا! اس سے پہلے میں فضل حق کی پریس
کانفرنس جو انہوں نے کی تھی اس میں ان کے جو فقرے ہیں۔ ان کو پڑھ دینا چاہتا ہوں انہوں نے
جب یکم جون کو پریس کانفرنس کی تو انہوں نے کہا صوبہ سرحد جس کو انہوں نے دس سال کی دن رات

جدوجہد سے ملک بھر میں ترقیاتی کاموں کے لحاظ سے ایک مثالی صوبہ بنا دیا تھا گزشتہ اڑھائی برس میں ان کی تمام محنت پر پانی پھیر کر صوبہ سرحد کو تباہی کے منہ میں دھکیل دیا گیا انہوں نے کہا کہ گزشتہ اڑھائی برس سے صوبہ سرحد میں رشوت بدعنوانی اقربا پروری انتہا کو پہنچ چکی ہے تخریب کاری ڈکیتی اغوا اور دیگر جرائم کی وارداتوں میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا جس کی وجہ سے قابل غور الفاظ ہیں جناب چیئرمین! جس کی وجہ سے عوام کا منتخب حکومت پر اعتماد ختم ہو گیا تھا، یہ الفاظ میں نے نہیں کہے جو کچھ الفاظ سابق جنرل ضیاء الحق نے کہے وہ پیپلز پارٹی نے ان اسمبلیوں کے متعلق نہیں کہے، فضل الحق یہ کہتا ہے کہ صوبہ سرحد کی اسمبلی کیا تھی جناب چیئرمین! اگر چور اپنے نمائندے اور چن لیں تو لوگ انہیں، معذرت کے ساتھ کہتا ہوں، انہیں رسہ گیر کہتے ہیں ہم نہیں چاہتے کہ لوگ اس ہاؤس کے متعلق یہ تاثر رکھیں ہم نے کبھی اس ہاؤس کی توہین نہیں کی ہم نے تو ایک پبلک کی بات کی کہ وہ ہاؤس جس نے ان کو چنا جو اس ایوان کا حلقہ انتخاب ہیں اس حلقہ انتخاب کے متعلق صدر پاکستان ضیاالحق نے کیا کہا، فضل حق نے کیا کہا بلوچستان کے گورنر نے کیا کہا ہم نے تو اس سیاق و سباق کی روشنی میں یہ مطالبہ کیا کہ اگر آپ کا ضمیر زندہ ہے اگر آپ جمہوریت کو پروان چڑھانا چاہتے ہیں اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کسی کے نمائندہ ہیں۔ تو جن کی آپ نمائندگی کرتے ہیں ان کے متعلق انہوں نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں ہم نے کہا اگر آپ کا ضمیر یہ کہتا ہے اگر آپ میں اخلاقی حوصلہ ہے قوت ہے آپ کی morality کہتی ہے تو چھوڑ دو، آپ تو بڑے popular ہیں آپ تو بڑے قابل لوگ ہیں آپ تو بڑے منجھے ہوئے سیاستدان ہیں آپ کو اس ایوان میں آنے سے کون روک سکتا ہے ہم نے اس ایوان کی توہین نہیں کی ہم نے اس سینیٹ کے متعلق بات نہیں کی، قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو شہید نے اس کو بنایا تھا اور صرف بھٹو نے نہیں بنایا تھا سب کا متفقہ فیصلہ تھا

جناب چیئرمین، اگر اس logic کو ہم آگے لے جائیں تو آخر لوگوں نے ووٹ ڈالے تھے تو صوبائی اسمبلیاں بنیں اور صوبائی اسمبلیوں نے ووٹ ڈالے تو سینیٹ بھی ultimately sovereign تو عوام ہیں پاکستان کے.....

جناب احمد سعید اعوان: یہی تو جناب ہم کہتے ہیں کہ وہ الیکشن غلط تھے وہ الیکشن اگر

جماعتی بنیادوں پر ہوتے تو یہ بات نہ ہوتی یہی تو ہم کہتے ہیں کہ جمہوری قتل ہوا تھا جس کے یہ ساتھی تھے اور جناب چیئرمین! تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے تاریخ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتی یہ واقعہ جو جنرل ضیاء نے کیا جس طرح جونیجو کی حکومت گئی یہ جناب والا! اپریل ۱۹۵۳ میں ایک ہی قلم کی جنبش سے خواجہ ناظم الدین کی وزارت عظمیٰ کو اس وقت کے گورنر جنرل غلام محمد نے ختم کر دیا تھا اس وقت بھی حکومت مسلم لیگ کی تھی اگر اس وقت مسلم لیگ کی حکومت اپنے ضمیر کو سامنے رکھتے ہوئے غلام محمد، گورنر جنرل کے حکم کو تسلیم نہ کرتی اور اس کے نامزد وزیر اعظم جناب محمد علی بوگرہ کو تسلیم نہ کرتی تو آج شاید اس ملک کے اندر جمہوریت کا مقام اور ہوتا اس وقت مسلم لیگ کی پارلیمانی پارٹی خاموش تماشائی بنی رہی اور جو کچھ انہوں نے کیا اسے تسلیم کر لیا جیسا کہ محمد خان جونیجو کو اس ملک کی وزارت عظمیٰ سے اٹھایا گیا تو مسلم لیگ کی پارلیمانی پارٹی اور گروپ نے خاموشی کے ساتھ ضیاء کے بنائے ہوئے انٹرم گورنمنٹ کے حاکموں کو تسلیم کر لیا۔۔۔۔۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Question. I oppose it.

جناب احمد سعید اعوان: آج اگر اس ہاؤس کے اندر اس سینیٹ کے اندر تین آدمیوں نے یہ بات کی کہ یہ فیصلہ غلط ہے ان کو ہم خراج عقیدت پیش کرتے ہیں لیکن انگلی کٹا کر شہید ہونے والوں کو تو حق نہیں پہنچتا کہ وہ بھی شہادت میں شامل ہو جائیں۔ جناب والا! اس ہاؤس کے اندر آج یہاں ہمارے فاضل دوست نے پیپلز پارٹی کے اوپر الزامات لگائے قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو شہید کی ذات پر حملے کیے اسے سول مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کہا ٹھیک ہے وہ تو سول مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر تھا۔ لیکن وہ کسی چور دروازے سے رات کو تو نہیں آیا تھا وہ الیکشن جیت کر آیا تھا اس وقت ملک ٹوٹ چکا تھا یہ نشتیں کرتے تھے اور انہیں آج یہ احساس ہونا چاہیئے کہ بھٹو کے آئین پر اس کی اسمبلی کو وہاں ان کے گرد بھی ماننے والے تھے انہوں نے سب نے اس کو تسلیم کیا تھا اگر وہ نہیں تھا تو آج ہم نے ضیاء الحق کے آئین کو تسلیم نہیں کیا ہم آج بھی ضیاء الحق کے خلاف احتجاج کرتے ہیں اگر بھٹو کے وقار کو تسلیم نہ کرتے تو مفتی محمود اس وقت چلاتے ولی خان چلاتے جناب چیئرمین! ان کا کردار کیا ہے اگر

آدمی اس طرف ہو تو بالکل ٹھیک۔ ادھر آئے تو بُرا ہے جناب والا! جاوید جبار جب ادھر تھا تو بالکل ٹھیک تھا ادھر آئے تو غلط۔ میں مانتا ہوں جناب والا! ایک وقت تھا مولانا کوثر نیازی جب ہمارا وزیر تھا جب اس نے "دیدہ ور" لکھی تو انہوں نے کہا کہ یہ "دھی کا ور" ہے میں اس معنی میں نہیں جانا چاہتا ہوں انہوں نے کہا وہ عالم نہیں ہے وہ مولانا مسکی ہے آج یہ اس کے گھر میٹنگیں کرتے ہیں تو اس کا کردار بہتر ہو جاتا ہے اسی طرح جاوید جبار اس طرف رہے تو ٹھیک۔ ادھر آ جائے تو بُرا ہو جاتا ہے ....

جناب چیئرمین: جاوید جبار کو کسی نے نہیں کہا کہ بُرا ہو گیا ہے۔

جناب احمد سعید اعوان: ولی خان اگر خطوط لکھے تو اس ہاؤس میں اس کے خلاف ایڈجرنمنٹ موشن آ جاتی ہے نیشنل اسمبلی میں اس کے خلاف ایڈجرنمنٹ موشن آ جاتی ہے جب وہ اس طرف سے ادھر چلا جائے تو ولی اللہ بن جاتا ہے۔

جناب والا! یہ ان لوگوں کے کردار ہیں اس لیے نہیں کہتا ہوں اس لیے کہ لوگ کرداروں سے پہچانے جاتے ہیں اگر ضیاء الحق جو مارشل لاء ڈکٹیٹر تھا میں نہیں کہتا پنجاب اسمبلی سے پوچھیے جہاں پر ان کی حکومت ہے انہوں نے سابقہ اجلاس میں کونسی قرارداد پاس کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ ہم لعنت بھیجتے ہیں آپ بات کرتے ہیں کہ نصر اللہ خان نے کہا کہ ایسی جمہوریت پر لعنت۔ اس نے ٹھیک کہا ہے جب جمہوریت کے اندر یہ کہا جائے کہ ایک صوبہ اپنا بنک بنائے گا جب یہ بات کہی جائے کہ ایک صوبہ اپنا ٹیلی ویژن بنائے گا جب ایک صوبہ یہ کہے کہ ہم فارن انویسٹرز کی بات باہر جا کر کرینگے تو جب صوبائی حکومتیں آئین کی دھجیاں اُڑانے کے لیے آ جائیں تو وہاں پر وفاق کی قدر و قیمت کیا رہے گی نصر اللہ خان صحیح کہتا ہے کہ وہ باقیات جو اس ملک کے اندر جمہوریت کی دشمن تھیں جو مارشل لاء کی گود میں گیارہ سال تک بیٹھی رہیں آج جب وہ بات کرتی ہیں تو وہ پاکستان اور پاکستان کے اندر جمہوری نصب العین کے خلاف ہیں یہاں پر میرے ایک دوست نے کہا کہ جناب والا! ہمیں یہ بتائیں کہ انہوں نے جمہوریت کی خاطر کیا کام کیا وہ پنجابی میں کہتے ہیں کہ "چوری کھانے کے لیے بھاگ بھری اور گردن تڑوانے کے لیے جمعہ" آج میں ان سے پوچھتا ہوں کہ یہ ہاؤس بنا ہے وہ پیپلز پارٹی کے ان کارکنوں کی ہمت، جرأت اور کوڑوں

[Mr. Ahmed Saeed Awan]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

کی بدولت بنا ہے جنہوں نے گیارہ سال تک اس ظالم کا مقابلہ کیا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں اس ہاؤس کو چیلنج کرتا ہوں جناب چیئرمین! میں واحد ممبر پارلیمنٹ تھا میں واحد ممبر صوبائی اسمبلی تھا جس پر کوڑوں کی بارش کی گئی جسے پاکستان بھر میں ۱۱ سال تک جیلوں میں رکھا گیا مجھے خریدنے کی کوشش کی گئی جائیے جنرل جیلانی یہاں پر بیٹھا ہوا ہے جائیے نواز شریف آج تک بیٹھا ہوا ہے مجھے اس نے وزارت بھی آفر کی مجھے ضیاء نے بھی پیغامات بھیجے کہ ہم تمہیں سینیٹ کا ممبر بناتے ہیں ہم نے کہا کہ ہم جمہوریت کے داعی ہیں ہم نے جو اپنے چوتڑوں پر کوڑے کھائے ہیں۔ یہ جمہوریت کے لئے ہمارے تمغے ہیں۔ ہم تمہاری طرح بکاؤ مال نہیں ہیں کہ کسی کے ہاتھ بک جائیں۔ یہاں پر مجھے دکھ ہوتا ہے بہرہ ور سعید صاحب نے کہا کہ بیگمات کو کہہ دو کہ یہ ہاؤس بکنے والا نہیں میں ان کے الفاظ جناب والا! پر پڑھ دیتا ہوں انہوں نے کہا کہ under nineteen کے وزراء شطرنج کے مہرے ہیں ان کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہیں انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ بیگمات سن لیں ان کے under nineteen وزیر سن لیں کہ سینیٹ کے ارکان بکاؤ مال نہیں ہیں میں جناب والا! کہتا ہوں کہ ہم under nineteen ہیں ہمیں کوئی شک نہیں ہے لیکن آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ under nineteen والوں سے انشاءاللہ تعالیٰ child like باتیں تو ہو سکتی ہیں لیکن ان کی طرح childish باتیں بالکل نہیں ہونگی ہم سے غلطیاں ہو سکتی ہیں ہم تجربہ کار نہیں ہیں لیکن ہم سیاہ کار نہیں ہیں ہمارے دامن صاف ہونگے ہمارے کردار صاف ہیں ہم نے گیارہ سال تک مارشل لاء کورٹ میں اپنے اثاثے اور assets دکھائے ہیں آئیے مجھے اجازت دیں ایک ٹریبونل بنائیں ہم دیکھیں گے کہ ان میں سے کون بچ کر جاتا ہے ہم دیکھیں گے کہ ان کے assets کی پوزیشن کیا بنتی ہے یہ شور مچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ نے قوم کو کیا دیا۔ ہم کہتے ہیں کہ اس ملک کے اندر ہیروئن چلی ہے یہاں پر اسلام کے لیکچر تو ہوتے ہیں یہاں پر بے نظیر کے خلاف تو لیکچر ہوتے ہیں لیکن ان کی زبان سے ہیروئن فروشوں کے خلاف ایک لفظ منہ سے کیوں نہیں نکلتا اس لئے کہ وہ ان کو چندہ دیتے ہیں ان کو پالتے ہیں ہم جب ان پر ہاتھ ڈالتے ہیں تو یہ شور مچاتے ہیں یہ

کہتے ہیں کہ آج یہاں پیر لاقانونیت کی بات ہو رہی ہے آج فضل حق کی بات کرتے ہیں۔ جب مسئلہ عدالتوں کے اندر ہے تو عدالتوں میں جانے دو۔ جناب چیئرمین! میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں میرے مقدمہ قتل میں میری ضمانت منسوخ کی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ کے کہنے پر کی گئی ہے چوہدری شجاعت گواہ ہے۔ حیدر دائیں گواہ ہے میں نے قومی اسمبلی میں بھی کہا ہے اس کی ضمانت cancel کرو اسے گرفتار کرو لیکن میں نے ضمانت کو بحال نہیں کروایا اس لئے کہ میں بھی ایک وکیل ہوں میرا کوئی قصور نہیں میں نے ایڈیشنل سیشن جج سے کہا قانون کہتا ہے کہ تم نے غیر قانونی حرکت کی ہے میری ضمانتیں دس لاکھ کی ہیں۔ ۲۰ لاکھ کی ہیں تم سیاسی دباؤ ڈالنا چاہتے ہو مجھے جیل میں ڈال دو گے تو کون سی قیامت آ جائے گی۔ ضیاء کی ۱۱ سال جیل میں نے پہلے بھی دیکھی ہے لیکن جناب جب ہمیں ہتھکڑیاں لگی ہیں تو خدا کی قسم ہمارا پیشاب کبھی نہیں نکلا تھا کہ ہم نے کہا ہو گا کہ ہمیں لیٹرین لے جاؤ۔ دردیوں میں کوڑے لگانا آسان ہے لیکن مقابلہ کرنا بڑا مشکل ہے اس لئے یہاں پر کہا گیا کہ اس ہاؤس کو خریدنے کی کوشش کی جا رہی ہے جناب چیئرمین! قطعاً کوئی ایسی سکیم نہیں ہے کبھی کسی نے نہیں کہا کہ ہم سینیٹ کے ممبروں کو خریدنا چاہتے ہیں لیکن مجھے احساس ہو گیا ہے۔ جیسے ہوٹل پر لکھا ہوتا ہے کہ یہاں پر شراب پینا منع ہے لیکن سب سے زیادہ شراب وہاں پر ملتی ہے جیسا لکھا ہوتا ہے کہ یہاں پر پیشاب کرنا منع ہے سب سے زیادہ پیشاب اسی جگہ پر کیا ہوتا ہے لکھا ہوتا ہے یہاں پر سیاسی گفتگو کرنا منع ہے سب سے زیادہ سیاسی گفتگو وہیں پر ہوتی ہے۔ تو مجھے شک گزرا ہے کہ اس منڈی میں شاید کچھ بکاؤ مال ہے جس طرف ہم نے توجہ نہیں دی اگر کوئی ایسی بات ہے تو میں ان ممبران سے دست بدست عرض کرتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی نہ کسی کو خرید سکتی ہے نہ کسی کو بیچتی ہے ہم تو اصولوں کی بات کرتے ہیں کون جانتا تھا کہ گیارہ سال کے بعد اس ملک میں مارشل لاء بھی اٹھ جائے گا کون جانتا تھا کہ بھٹو سے جلنے والے یوں جل کر مر جائیں گے کہ ان کا نام ونشان نہیں رہے گا یہ ہماری ایک under nineteen کی کاوشیں تھی کہ ہم نے سینہ سپر کر کے مقابلہ کیا اور اس منزل پر پہنچے۔

جناب والا! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سینیٹ کے بطور institution ہم خلاف نہیں ہیں وزیر اعظم پاکستان نے اپنی ہر تقریر میں کہا کہ ہم آئین کے مطابق چلیں گے ہم کوئی غیر آئینی کام

[Mr. Ahmed Saeed Awan]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

نہیں کریں گے انھوں نے کہیں نہیں کہا اگر کسی نے اپنی ذاتی رائے دی ہے اپنی self interpretation کی ہے اپنے ضمیر کی بات کی ہے تو جناب والا! اس کو اتنا بڑا ہوّا بنانا۔ میں جناب والا! ایمانداری کی بات کرتا ہوں شاید آدھی دنیا کو پتہ نہیں تھا کہ سینیٹ کے خلاف کوئی بیان آیا ہے لیکن اس بحث کے بعد لوگوں کو احساس دلایا گیا ہے ہم بھی ہیں سینیٹ والے جن کے متعلق سوچو جیسے پنجابی میں کہتے ہیں "ککڑ کھہ اڈائی اپنے تے پائی" یعنی مرغ جب مٹی میں بیٹھ کر مٹی اڑاتا ہے تو وہ کسی اور پر نہیں جاتی وہ اس کے اپنے اوپر پڑتی ہے اس میں تو جناب والا! under nineteen والوں کا قصور نہیں senior mosts کا ہے ہم ان سے ہاتھ باندھ کر عرض کرتے ہیں ہم ان کے خلاف نہیں ہیں اسی ہاؤس میں جب ممبر آتے ہیں وزیر آتے ہیں طنز کیا جاتا ہے کون آیا ہے تعارف کرائیں میرے چیئرمین صاحب یہاں پر لوگ جو آئے ہیں مقابلہ کر کے آئے ہیں الیکشن جیت کر آئے ہیں وہ کسی کے ہاتھوں پیسہ یا فضل حق کی طرح یا کہیں پر آدھوں کو بٹھا کر نہیں آئے ہیں اسی ہاؤس کی respect ہے۔ honour ہے ہم آئین کو لیکر چلنا چاہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ پیپلز پارٹی نے ۴۰ فیصد ووٹ لیے پیپلز پارٹی کے ۴۸ فیصد۔۔۔۔۔۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: پوائنٹ آف آرڈر، جناب وزیر صاحب بڑی مہربانی فرما رہے ہیں۔ اور یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنے آپ کو محاسبے کے لئے پیش کرے میں وزیر صاحب کی اس تجویز کو قبول کرتا ہوں اس ہاؤس میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں ہر اس ٹریبونل کو جو یہ تجویز کریں یا ان کا کوئی اور تجویز کرے جس قسم کا کرے میں تیار ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ point of explanation بنتا ہے پوائنٹ آف آرڈر نہیں

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جناب والا! میں انشاءاللہ اس تقریر کا جواب دینے کا مطالبہ کرونگا۔

جناب چیئرمین: نہیں میں صرف mover کو یہ right دونگا اور کسی کو نہیں دونگا۔ mover کو آپ کہہ دیں جنہوں نے جواب دینا ہے وہ right of reply رکھتے ہیں۔ جی جناب اعوان صاحب۔

جناب احمد سعید اعوان: جناب چیئرمین صاحب! میں عرض کر رہا تھا کہ ہم نے ہمیشہ اور

مسز بے نظیر بھٹو نے ہر جگہ پر آئین کی بالادستی کی بات کی ہے۔ اس لیئے میں اس ہاؤس سے نہایت مودبانہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جب کوئی تقریر آجائے، جب کوئی سٹیٹمنٹ آجائے تو اسے سیاق و سباق کی روشنی میں دیکھیں صرف اسے ایک پراپیگنڈا کے طور پر یا پلاننگ کے تحت نہ ہیں کہ پیپلز پارٹی کی ہر جگہ پر مخالفت کرنی ہے اس کی character assassination کرنی ہے آج سینیٹ کی بات تھی، بھٹو کی character assassination شروع کر دی، میں بھی یہاں پر یہ کر سکتا تھا، میں اس کے متعلق کہہ سکتا ہوں، میں ستم رسیدہ ہوں، لیکن میں نہیں کہوں گا اس لیئے جو مر گیا ہے ہمارا مقدمہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں ہے اگر ہم بھی یہ کام کرتے، کیچڑ اچھالنا شروع کر دیں تو پھر ان میں اور ہمارے اندر فرق کیا رہ جاتا ہے، ہم یہی فرق دکھانا چاہتے ہیں ہم یہی tolerance پیش کرنا چاہتے ہیں۔

(مداخلت)

ذرا صبر سے سن لیں، ہم نے تو آپ کی باتیں بڑے غور سے سنی ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سنائیے جی ذرا جلدی کریں۔ No cross talk please

جناب احمد سعید اعوان: تھوڑی دیر صبر کر لیں، آپ کی ساری باتیں سنی ہیں۔ آج یہ جمہوریت کی بات کرتے ہیں، جناب چیئرمین! ضیاء کی زندگی میں تو انہیں سپریم کورٹ میں جانے کی جرأت نہ ہوئی۔ ان جمہوریت کے دلداروں کو، ہم تو گیارہ سال تک مقابلہ کرتے رہے کہتے ہیں کہ لائیں انہوں نے کون سی تقریر کی؟ آج کہتے ہیں کہ جن سیاسی کارکنوں کو چھوڑا ہے، وہ تخریب کار تھے، اگر تخریب کاری اسی کا نام ہے تو پاکستان اور ہندوستان کی آزادی کے لیئے جن لوگوں نے جدوجہد کی، آج افغانستان میں جو لوگ نجیب حکومت کے ساتھ لڑ رہے ہیں کل ان کی حکومت ان کے متعلق کیا رائے رکھے گی۔ اس لیئے جو لوگ ایک Principle کے خلاف لڑتے ہیں ایک اصول کے خلاف لڑتے ہیں اس میں اور دوسرے میں تفریق کرنا، فرض اولین ہوگا۔ لیکن اس طریقے کے ساتھ، میں چیلنج کرتا ہوں، میں نے کوڑے بھی کھائے ہیں، میں چیلنج کرتا

[Mr. Ahmed Saeed Awan]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

ہوں کہ پنجاب کے اندر ایم آر ڈی کی تحریک کے اندر، سب سے زیادہ جرمانہ مجھے ہوا ہے، میں چیلنج کرتا ہوں کہ پاکستان کے اندر سب سے زیادہ میرے بہن بھائی جیل کے اندر ہیں، آؤ میرے کردار سے مقابلہ کرنا ہے تو کرو، میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کا گنہگار رہوں گا، میں ممبر صوبائی اسمبلی بھی رہا ہوں، میں پیپلز پارٹی کا ۱۹۷۰ سے ۱۹۷۷ تک صوبائی اسمبلی کا ممبر رہا ہوں میرے متعلق تو ملٹری کورٹ والوں نے بھی کہا کہ milk him لیکن مالک وہ ہے، خالق وہ ہے بھروسہ اس پر ہے، اپنے کردار پر قائم ہیں۔ سب ایک جیسے نہیں اسی طرح، ہم بھی کہتے ہیں کہ جناب چیئرمین! اس طرف بیٹھنے والے سارے ضیاء کے پروردہ نہیں ہیں ہمارے مارشل لاء کے ماننے والے نہیں ہیں، میں مانتا ہوں کہ ہمیں تفریق کرنا ہوگی کہ جن لوگوں نے پیپلز پارٹی کے علاوہ democracy کے لئے کوشش کی۔ جنہوں نے جمہوریت کے لیے کوشش کی، جنہوں نے ضیاء کا مقابلہ کیا، اس ہاؤس میں چاہے وہ independent تھے، چاہے کسی جماعت سے آکر انہوں نے جمہوریت اور آزادی کی بات کی، وہ قابل تحسین اور قابل مبارکباد ہیں اور خراج عقیدت کے لائق ہیں۔ ہم ان کو سلام پیش کرتے ہیں، یہ کریڈٹ صرف پیپلز پارٹی ہی نہیں لینا چاہتی، ہم تو democracy پر یقین رکھتے ہیں، لیکن یہ کہا جائے کہ پیپلز پارٹی کو ۵۰ پرسنٹ ووٹ ملے، یہ negation ہے۔ democracy کے پرنسپل کے خلاف، آپ کو کس نے کہا کہ آپ گیارہ جماعتیں پیپلز پارٹی کے مقابلے میں الیکشن لڑیں۔ آپ کو کس نے کہا کہ آپ بندر بانٹ کریں آج الیکشن کے بعد جب آپ آئی جے آئی کو اکٹھا کر کے ایک پلیٹ فارم پر لے آتے ہیں، پہلے سے پیپلز پارٹی سے مقابلہ کر لیتے تو ۴۹ اور ۵۱، share کا پتہ چل جاتا، جب آپ نے ہی اپنی بندر بانٹ کر لی، تو پھر اصولی طریقہ جمہوریت کا ہے، جو الیکشن جیت کر جماعت آئے گی تو پھر اس میں پرسنٹیج دس پرسنٹ پڑے بیس پرسنٹ پڑے ان کی ۱۱۳ سیٹیں، ۱۱۴ سیٹیں ہیں، ڈیموکریسی موجود ہے، آپ دن رات کوشش کر رہے ہیں کہ کبھی سرحد میں بھاگتے ہیں، کبھی ایم۔ کیو۔ ایم۔ کے پاس جاتے ہیں، کبھی جناب اکبر بگٹی صاحب کے پاس جاتے ہیں، خدا کے لیے اس حکومت کو ہٹانے۔ آپ کو کس نے کہا ہے کہ

If people come with you, if they vote for you, if MQM sits with you we will go out. You see, this is democracy.....

لیکن جمہوری طریقہ اپنائیں، مگر جنہوں نے آنکھ کھولی ہو مارشل لاء میں، جنہوں نے ایک ہی آدمی کا rule دیکھا ہو۔ جناب والا! وہ یہی کہیں گے کہ کہا جاتا ہے کہ وزیروں کی فوج بھر دی، مشیروں کی فوج بھر دی، جہاں پر آپ نے آٹھویں ترمیم کی تھی وہاں پر جناب والا! یہ چاہتے تو مشیروں کا فقرہ نکال دیتے، تو ہم مشیر بھرتی ہی کیسے کر سکتے۔ یہ سینیٹ رہے تو آئین کے مطابق بہانگ دھل یہ قائم رہے گا، کیونکہ آئین یہ اختیار دیتا ہے تو وہ جو بے چارے ہمارے، ان کی نظر میں، زیر عتاب وزیر ہیں، کیا انہیں آئین نے حق نہیں دیا۔ وہاں پر Constitution کی negation کرتے ہیں یہاں پر Constitution کو اپنے حق میں لے جاتے ہیں، جب آئین کی بات کریں، تو پھر آئین کو آئین سمجھیں، پھر آئین کے اندر جو چیزیں دی گئی ہیں، ان کو آئینی صورت حال میں رکھیں، یہ روز کا طعنہ ہے کہ جناب اتنے وزیر آ گئے ہیں، یہی ڈیموکریسی ہے، مارشل لاء میں ایک ہی آدمی چلتا ہے، مارشل لاء میں ایک ہی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر صوبے کا ہوتا ہے، جو وردی پہن کر ڈنڈا پھیرتا ہے تو سب کچھ ہو جاتا ہے لیکن ڈیموکریسی کے اندر آپ نے ہی کیبنٹ ڈویژن بنائے ہیں آپ نے دنیا کی روایات رکھی ہیں کہ وزیر ہوں گے، مشیر ہوں گے، لوگ عہدوں پر جائیں گے، وزیر اعظم اس ساری ملک کی ہے، اس ہاؤس کا ہے، میں نہایت ادب کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ جناب چیئرمین! اس speech کے متن کو سامنے رکھیں، سیاق و سباق کو دیکھیں، اور اس کی روشنی میں دیکھیں کہ ایک آدمی کو اپنی رائے دینے کا حق بنتا ہے یہی ڈیموکریسی ہے، اگر ہم قدغن لگا دیں کہ میں آج وزیر ہوں، مجھے کہا جائے کہ جناب آپ کی ذاتی رائے ہے ہاں اگر پارٹی کی پالیسی لائن آتی ہے، اگر پیپلز پارٹی کی سنٹرل کمیٹی یہ decision دیتی ہے کہ سینیٹ کو ختم کر دو، اگر یہاں کی کیبنٹ میٹنگ میں یہ بات ہوتی کہ ہم سینیٹ کو ختم کرنا چاہتے ہیں، پھر تو بات بنتی تھی کہ vilification ہو رہی ہے سینیٹ کے خلاف ایک تحریک ہو رہی ہے یہاں تو لوگوں نے یہ بھی کہا کہ پیپلز پارٹی جو ہے ہم اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ تباہ ہو جائے گی، تو کیا میں شور مچا دوں کہ جناب انہوں

[Mr. Ahmed Saeed Awan]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

نے کیوں کہا، اُن کا اپنا یہ حق ہے، وہ اپنے نقطہ نظر سے سمجھتے ہیں کہ پیپلز پارٹی کہیں نہیں رہے گی، وہ شاید نمازیں بھی پڑھتے ہونگے دُعایں مانگتے ہونگے، مجھے بھی خانہ کعبہ میں ایک آدمی ملا، اس نے کہا کہ اعوان صاحب، عمرہ پر آئے ہیں میں نے کہا، ہاں، اس نے کہا کہ آپ بھی عمرے پر آگئے ہیں، میں نے کہا کہ کیا ہوا، کہنے لگے کہ میں تو دعا مانگ رہا ہوں کہ پیپلزپارٹی چلی جائے اور تم یہاں پر ہو، میں نے کہا کہ میں بھی دعا مانگوں گا کہ یا اللہ تو اسے لے جا، لیکن جب آپ نے رب سے دُعا مانگی ہے تو اچھی مانگیں۔

جناب چیئرمین! ڈیموکریسی کو، جمہوریت کے انداز میں لیں، مارشل لاء اور اس انسٹیٹیوشن میں تفریق کریں، کہ جمہوریت کا انداز اور ہوتا ہے۔ یہ وزارتیں بنتی ہیں، وزیر آتے ہیں، یہ تحقیر، یہ نفرتیں نہیں ہونی چاہیئے، یہ پیپلز پارٹی کا منشور ہے کہ ہم سب کو ساتھ لیکر چلنا چاہتے ہیں، ٹھیک ہے مجھے بڑی خوشی ہے کہ زرداری صاحب کی تقریر کے بعد ایمانداری کی بات ہے کہ جناب چیئرمین صاحب، میں تقریر نہیں کرنا چاہتا تھا، کہ جس انداز میں، جس پدرانہ انداز میں مفکرانہ، مدبرانہ، مدلل اور ایک صحیح انداز میں کہا ہے کہ یہ ہماری غلطی ہے، ہم کب کہتے ہیں کہ ہم سے غلطی نہیں ہوئی ہے ہم انسان ہیں، کوتاہیاں ہونگی، لیکن آپ کو یقین دلاتے کہ روسیاہ نہیں ہیں کہ جل کر اپنا منہ کالا کرالیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ ڈاکٹر شیر افگن خان صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! ملک احمد سعید اعوان، محترم بھائی کی تقریر کے بعد کوئی گنجائش تو نہیں رہی کہ میں تقریر کروں، لیکن میں آپ کے دو تین قیمتی منٹ لوں گا۔ کیونکہ دو تین باتوں کی نشاندہی بہت ضروری ہے۔

آٹھویں ترمیم ایکٹ کے حوالے سے بھی بات کرنا بہت ضروری ہے، اصل دستور ۱۹۷۳ کے آرٹیکل ۵۹، جس کے تحت پہلی سینیٹ وجود میں آئی، اس میں آپ ایک چیز پائیں گے کہ معزز اراکین سینیٹ باقاعدہ طور پر، ترتیب سے، منتخب ہوتے تھے اس کو آٹھویں ترمیم ایکٹ کی بنیاد پر بدلا گیا، دو سال سے تین سال کا عرصہ مقرر کیا گیا، اس سلسلے میں، میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ اس میں ایک فلسفہ تھا جس کو نقصان پہنچایا گیا کیونکہ دستور جو بنتا ہے، قوم کے

حساب سے، اس کی سوچ کے ساتھ، اور کوائف و قواعد کے ساتھ، بنتا ہے اور ۱۹۷۳ کا دستور جو بنا، وہ متفقہ تھا، قوم کی سوچ اس میں شامل تھی، اس کی ایک واضح بنیاد تھی تو یہاں پر جب یہ ترمیم لائی گئی، اور اس میں تین سالہ دور فی ممبر کے لئے رکھا گیا، تو اس میں سے چند افراد کی نفی کر دی گئی جو یہاں آ سکتے تھے، بہتر آ سکتے تھے۔ یہ میں کہنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ آٹھویں ترمیم کی وجہ سے، بنیادی طور پر سینیٹ کے ادارے کو نقصان پہنچایا گیا اس میں معیار بدل کر ذاتیات کو لایا گیا اور چند افراد کو دوام بخشنے کے لئے یہ بات کی گئی۔

دوسری بات جو بنیادی ہے میں اسے سمجھتا ہوں اور اسے آپ بھی سمجھتے ہیں، آپ دیباچہ کو ملاحظہ فرمائیں چاہے objective resolution کو دیکھیں، اس میں واضح ہے کہ تمام مملکت کا کاروبار جو ہے، وہ منتخب افراد چلائیں گے اور وہ کئی اشکال میں چلائیں گے لیکن اگر آپ دستور کو بنیادی طور پر ابواب کی شکل میں دیکھیں تو اس ضمن میں ایک آرٹیکل موجود ہے کہ اس مملکت میں جماعتی بنیادوں پر مملکت کے جو ادارے ہیں وہ قائم ہوں گے اور اس کا آرٹیکل 17 clear ہے اس پر باقاعدہ طور پر کیس دائر کیا گیا اور اس کیس میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے یہ فیصلہ دیا کہ بنیادی طور پر یہ ہمارا پارلیمانی دستور ہے اور اس کے لئے جماعتیں نہایت ناگزیر ہیں اور جماعتی نظام ہی اس مملکت کا کام چلا سکتا ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ جو غیر جماعتی نظام یہاں لایا گیا وہ غیر دستوری و غیر قانونی تھا، پھر یہ بات بھی ہمیں مدنظر رکھنی ہو گی جیسا کہ اعوان صاحب نے باقاعدہ کہا کہ مارشل لاء کے ۵/ جولائی کے باقاعدہ آرڈر تھے یہی آرٹیکل روندا گیا جس پر اب ہم دلیل و دعویٰ پیش کر رہے ہیں کہ سینیٹ کو تحلیل نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کو بھی تحلیل کر دیا گیا۔ اسی نظام نے اسے تحلیل کیا اور وہ بھی مقدس سینیٹ تھی اور متفقہ آئین کے تحت ہی بنی تھی، اس کا رونا کسی نے نہیں رویا گویا اس وجہ سے ہمیں یہ سوچنا ہو گا۔ بنیادی طور پر اب جو صورتحال پیش آ گئی ہے کہ واقعتاً اب بات یہ ہے، میں اگر یہ کہوں کہ ہمارے مافی الضمیر میں ایک بات گھوم رہی ہے میں نے باہر سے کہیں سے نہیں سنا کہ سینیٹ جو ہے ٹوٹنی چاہیئے دستور کے تحت یہ آپ جانتے ہیں بنیادی حقوق میں ایک

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

آرٹیکل ایسا بھی ہے جیسے Article 19 Freedom of expression وہ ہمیں اجازت دیتا ہے کہ اپنی نجی رائے میں جو صورت حال ہو ماسوائے چند باتوں کے جہاں قدغن لگی ہوئی ہے کہ مملکت کی استقامت کے بارے میں، اس کی ڈیفنس کے بارے میں، یعنی کسی کے ساتھ سازش کرنا یا کوئی اور صورتحال، یہ وہ reasonable restrictions جو ہم پر لاگو ہیں ہر پاکستانی شہری پر، ماسوائے اسکے Freedom of expression میں تو یہ سمجھتا ہوں یہ ساری بحث جو سینیٹ میں جاری کی گئی ہے کہ فلاں نے سینیٹ کو یہ کہا دوسرے نے یہ کہا یہ دستور کے عملدرآمد کے خلاف بات ہوتی رہی۔ اور تمام تر ایسی بات کرنا دستور کے بنیادی حقوق کے خلاف بات ہے اگر کوئی یہ کہتا ہے مثلاً میں ممبر نہیں ہوں مجھے کونسا شک ہے میں ممبر ہوں عوام نے مجھے مینڈیٹ دیا اگر میں جائز ہوں تو میں سمجھوں گا کہ جائز ہوں مجھے اس کی کیا ضرورت ہے اب اس کی میں دو مثالیں تاریخ اسلام سے دینا چاہتا ہوں، حضرت علیؓ کے سامنے چند آدمیوں نے آکر شور مچانا شروع کر دیا اور بڑی گستاخانہ گفتگو کی یہاں تک کہہ کر چلے گئے کہ ہم آپ کو قتل کر دیں گے آپ اُس وقت خلیفہ بھی تھے تو چند افراد نے آپ سے کہا کہ یا حضرت یہ تو آپ کو قتل کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں آپ کی insult کر رہے ہیں گالی گلوچ کر رہے ہیں اور ایک بات کی کہ انہیں پکڑ لیا جائے اور سزا دی جائے آپ نے بڑی خوبی سے فرمایا تاوقتیکہ کہ یہ عمل سرزد نہ ہو جائے۔ قانون شکنی عمل میں نہ آجائے اس وقت تک یہ گردانا ہی نہیں جا سکتا کہ انہوں نے کوئی قانون شکنی کی ہے یا ایسی کوئی بات کی ہے۔

جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ سینیٹ یہ کس نے ڈاکہ ڈالا ہے کب توڑا ہے اگر توڑا ہے تو تاریخ پاکستان میں جنرل ضیاء نے توڑا ہے نہ کسی نے کبھی سوچا ہے جہاں تک اب بات دوسری ہے کہ ہمارا مقام کیا ہے علامہ صاحب کے یہاں پر بہت سارے اشعار پڑھے گئے، وہ تو یہ کہتے ہیں۔

تیرا مقام ہے وہی جسے تو کرے پیدا

یہ سنگ و خشت نہیں جو تیری نگاہ میں ہے۔

بات اور ہے ایک آدمی باوزن ہے اسکو اپنے آپ کو باور کروانے کے لیئے دلیل و دعوے

کی کیا ضرورت ہے ہیرا، ہیرا ہوتا ہے اور کیچڑ، کیچڑ ہے وہ خود بخود اپنے آپ میں فرق محسوس
کرتے ہیں اور ہر آدمی اسکو دیکھ سکتا ہے اس وجہ سے میں گزارش کرتا ہوں بلکہ اگر یہ کہوں کہ
جناب چیئرمین! جتنی تضحیک ہم نے اس مقدس ایوان کی ان باتوں میں کی ہے شاید تاریخ میں کسی
جگہ بھی نہ ہوئی ہو گی کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں بھی آپ دیکھیں۔

Council of State as Rajya Sabha in India, it is called..... House of Lords in Great Britain it is called ...... Senate in America and of the Congress

آپ دیکھیں یہ بہت مقدس ادارہ ہے اسکو کبھی dissolve نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہونا چاہیئے
اب بات یہ ہے کہ آٹھویں ترمیمی ایکٹ کو اگر کوئی ذی شعور شہری اور قانون جاننے والا یہ کہے کہ وہ
ایکٹ ہے تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ قانون کی بھی توہین کرتا ہے اور آئین کی بھی توہین کرتا ہے
آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ قانون جو بھی کسی ادارے سے بنتا ہے جیسے ہم
legislature کہتے ہیں تاوقتیکہ وہ sovereign نہ ہو اور وہ جو قانون بنائے وہ

Will of the people or the populat will is called as it is incorporated in that law.

Otherwise جب تلوار لٹکی ہوئی ہو فوجی آمر اس پہ حاوی ہو آپ کو اچھی طرح علم ہے کہ
Proclamation of Martial Law of 5th July میں یہ لکھا ہوا ہے کہ چیف مارشل
لاء ایڈمنسٹریٹر صدر پہ حاوی رہے گا۔ وہ صدر سا inferior رہے گا اور پھر یہ آٹھویں ترمیمی
ایکٹ پہ دستخط کس کے ہیں ۵/جولائی کا وہ فرمان جاری تھا۔ پی۔سی۔او جاری تھا تمام مارشل لاء
آرڈر اُس وقت موجود تھے۔

Chief Martial Law Administrator was in his uniform and he has assented that it has become an Act of Parliament.

کیسے مان لیں کہ وہ ایکٹ آف پارلیمنٹ ہو گیا ہے وہ تو مارشل لاء کا ایک آرڈر ہے جو چیف
مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے بنایا تھا اس وقت کی قومی اسمبلی اسکا ایک instrument تھی
یہ سینیٹ اُس کے انسٹرومنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا۔ in conjunction with the
help to help the Martial Law وہ یقیناً نہیں تھا اس وجہ سے یہ سوال ہو گا آپ کا،

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

میں یہ دعوے سے کہتا ہوں آپ عدالت میں جائیں اور آٹھویں ترمیمی ایکٹ کی vires ڈھونڈ کرلائیں constitutionality وہ stand نہیں کرتا دنیا میں کہیں بھی یہ لے جائیں آپ کو یہ محسوس ہوگا کہ جب وہ ڈنڈا تھا۔ وہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب کبھی بات ہوئی تو ہمارے محترم بھائی اقبال احمد خان فرمایا کرتے تھے کہ یہ supra-constitutional بات ہے چونکہ مارشل لاء ابھی تک جاری و ساری ہے۔ میں اسکی دس debates آپ کے سامنے نکلوا کر رکھ سکتا ہوں۔ بات یہ ہے۔

Supra-constitutional which was known then the Martial Law was on.

اس وجہ سے آپ دیکھیں، سینیٹ کے آرٹیکل میں کتنی ترامیم ہوئی ہیں چار میں نے خود دیکھی ہیں سینیٹ کے متعلقہ ایک آرٹیکل میں چار ترامیم۔ تو اس بنیاد سے میرے تین نقطے تھے جو میں بیان کرنا چاہتا تھا کہ پارلیمانی نظام میں پارٹی سسٹم اس ملک کی اقتدار اعلیٰ میں شامل ہونا ضروری ہے یہ must ہے وہ نہیں تھا 85ء کا الیکشن، مارشل لاء کے تحت وہ ایکٹ بنا جس میں اسکی عمر یا معیاد ہر ممبر کی بدلی گئی۔ وہ آٹھویں ترمیمی ایکٹ کی بدولت بدلی گئی۔ لہذا جو اصل روح ہے اس سینیٹ کی یہ اصولاً قائم و دائم رہنی چاہیئے۔ وہ نہیں ہے دو سال کا ممبر ہونا چاہیئے تین turns آنے چاہئیں تاکہ accountability قائم رہے تاکہ tenure ایسا ہو۔ نئے سے نئے افراد تشریف لاسکیں، بہتر سے بہتر کارکردگی دی جاسکے۔ قوم کو بہتر کارکردگی سے محروم رکھا گیا ہے لہذا چند افراد کا یہ خیال ہے کہ اسکی بنیادی، قانونی، دستوری اور اخلاقی بنیادیں کمزور ہیں اسی وجہ سے ہمارے معزز اراکین بھی پریشان ہیں وہ اپنے آپ کا دفاع کرنے پر تلے ہوئے ہیں ایک سچائی کا دفاع کرنے کی کیا ضرورت ہے موتی کو اپنے آپ کو موتی کہلوانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہیرے کو خود وہ کہتا پھرے میں ہیرا ہوں کہلوانے کی کیا ضرورت ہے ہیرے کو لوگ ہیرا کہتے ہیں موتی کو لوگ موتی کہتے ہیں اچھائی کو لوگ اچھائی کہتے ہیں برائی کو لوگ برائی کہتے ہیں تو میری یہ استدعا تھی کہ اس معزز ادارے کے لئے ہمارے دل میں عزت ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کا احترام کریں ادارے کے کوئی خلاف نہیں ہے کہ اسے قائم و دائم رہنا چاہیے خدا کرے کہ یہ جاری و ساری رہے 77ء والا حال اسکے ساتھ نہ ہو، قومی اسمبلی تو کئی دفعہ ٹوٹ

بھی ہو سکتی ہے pre-mature elections بھی ہو سکتے ہیں۔ mid-term election بھی
لیکن خدا کرے کہ یہ ادارہ جاری و ساری رہے۔ ہم میں سے کسی کا یہ خیال نہیں ہے کہ ہمارے محترم بزرگ جو ہمارے باپوں کی عمروں کے برابر ہیں ہم ان کی شفقت میں رہنا چاہتے ہیں ہم اُن کے تجربے سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں ان کے زریں اصولوں کو ہم اپنانا چاہتے ہیں لیکن ایک گزارش میں یہ بھی کرنا چاہتا ہوں کہ ہم عزیزوں پہ یہ رحم فرمایا کریں۔ اپنا دست شفقت بھی رکھیں اپنی بزرگی کے زریں اصول ہمیں سکھلائیں تاکہ ہم ملک و قوم کے لئے بہتر ہو سکیں۔ ہمارا رویہ یہاں بہتر ہو۔ بجائے اس کے کہ ہم کو ہر وقت ڈانٹیں اور اس قسم کے جو الفاظ یہاں غلیظ بے غیرت، وغیرہ میں گزارش کروں گا کہ اگر ہمارے ان نحیف کمزور اور نا تنسٹیع کے انڈلہ ہونے کی وجہ سے،

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ کو تو انڈر ٹائنٹیس کوئی نہیں کہتا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس لیے کہ میں ان کا بھائی ہوں چونکہ سب کو یہ کہتے ہیں تو میں اپنے آپ کو انڈر ٹائنٹین سمجھتا ہوں اور میں انہیں بہتر سال کا سمجھتا ہوں۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ میری استدعا ہے، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سینیٹر رکھے اور اس سینیٹ کو قائم و دائم رکھے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی جناب محمد علی خان صاحب۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman, Sir, some Members of this august House requisitioned the session of the Senate in order to take stock of the situation which was created by the undemocratic attitude of the present regime. Sir, after having miserably failed to undo the Eighth Amendment unilaterally, some members of the ruling party started a very vicious campaign of vilification against the Senate in a very systematic manner and I am sorry to say that even members of the family of Mohtarma the Prime Minister took a leading role in this un-called for campaign though my brother - Minister for Industries, tried to justify the statements in his own manner trying to give the impression that they in their statements tried to uphold the dignity of this august House.

[Mr. Muhammad Ali Khan]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

Sir, during the election of the Chairman of the Senate most of the Members were contacted and they were told that if they along with their friends voted for the Government they would definitely be amply rewarded. Later on, Sir, there was a news item in the press that Mohtarma the Prime Minister is very keen to include some members from the Opposition in her Cabinet provided they start cooperation with her. Sir, surely these were baits which were being thrown to Members of the Senate but I am proud of my Senate colleagues that they paid hardly any attention to it and no one was moved.

Sir, when the Government failed to bring round the Senators to their cause and to win them over then naturally this campaign was started against them in order to belittle them in the eyes of the nation at large. I am extremely thankful to all my those Senators and those colleagues here who tried to get this session requisitioned in order to discuss this most important question because they realized the bad intentions of the Government well in time and they also knew this well thought out and properly planned conspiracy of the present regime against those who do not see eye to eye with them.

Sir, we have been saying time and again here that we are prepared to cooperate with the Government in any legislation which we feel is in the best interest of the nation because we do not believe in opposition for the sake of opposition but even then Ordinances are given extension after extension under an absolutely unwarranted assumption that the Government is unable to do any legislation here because of the overwhelming majority of the Opposition in the Senate though we have not only said, we have proved it in this very House when three Bills sponsored by the Government were passed in a matter of just three minutes and we still say that we are ready to cooperate with the Government in any thing which we feel is in the interest of the nation.

Sir, it is said, it takes two hands to clap. Now what can we do if the present regime wants to keep the Senate at an arm's length. Sir, in all earnestness I would suggest to the Government to cooperate with us in the best interest of the nation and not try to malign and belittle us in the eyes of the nation. Sir, the Government must give up the policy of vengeance which they are pursuing these days and try to adopt a more meaningful policy of live and let live because the present policy of vengeance pursued by the PPP leadership will definitely retaliate against

them one day and we all know that that day is not far off.

Sir, my brother the Minister said certain things, I would like just to reply him. He said that Begum Sahiba and Mr. Zardari's statements were actually not against the Senate but for the Senate. Now, every one knows the real position particularly those people who have read the statements and specially the Senators here and this was the cause for the requisition of this session of the Senate. I do not know how he tried to mis-represent the statements in such an honourable House.

Sir, as far as the period of this Senate is concerned one independent Senator who still says that he is independent and not in the IJI or the Muslim League for that matter, he suggested to the Government and pleaded this cause that two years are not sufficient for a Senator to come and serve his country and his nation, this should be changed to three years and the Government agreed and this period was raised from two to three years. So, if the Members of the National Assembly are here for five years what is wrong if a Member of the Senate serves his nation for a period of six years. This is not only here in Pakistan, it is in many other countries as well.

Mr. Chairman: In fact, in some countries the term of the Senators is nine years.

Mr. Muhammad Ali Khan: So, this also does not make any sense as far as we are concerned.

Then, when the National Assembly was dissolved and the Government was dismissed, my brother Mr. Javed Jabbar will bear me out that this Senate discussed and debated that question for full four days and some of the Senators were called by the late President. So, no one can lay a finger at us that we kept quiet and did not say any thing. As far as these things are concerned, if the policy of this confrontation goes on for ever, I am sure, it would lead us nowhere. We must work for the betterment of the nation, we must serve the nation, we must have good legislation here and I assure the Government that we will definitely *Inshaallah* come to their help and assistance if we feel that some thing good is being done for the cause of the nation. The people are now looking towards the National Assembly. They are looking towards the Senate because there is a lot of bickering here. Nothing is being

[Mr. Muhammad Ali Khan]

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION

done for the nation.

Sir, it is also being said that during this debate some Members of the Opposition tried to use unparliamentary language. I don't hold any brief for my brothers and friends but sometimes it happens but it is very seldom and usually you are the person who expunge their remarks or sometimes I get up and request you to expunge their remarks and that too some of the Ministers sitting here would bear me out. Sir, if we have done, just say, gone an inch ahead then there is a hue and cry but if something wrong is being done by the other side, they try to justify it. I will only say this at this juncture

کہ ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام ۔ وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا ۔

Sir, on the conclusion of the discussion on the above motion I beg to move a substantive motion:

"The Senate takes a very serious view of the vicious campaign against the Senate unleashed by some of the members of the Ruling party as a part of the effort to bring the constitutionally elected Upper House into disrepute despite the fact that the Law Minister of the Federal Government had assured on the floor of the Senate that the Government had no reservations whatsoever about the ligitimacy of the Senate and that the ruling party wants to create a climate of understanding and cooperation between the Government and the Senate.

The Senate views this fresh campaign against the Upper House as a serious attempt to dismentle the constitutional structure of the country, which may lead to the de-stabilisation of the democratic process, the responsibility of which would rest exclusively on the ruling party. The Senate irrespective of the negative attitude of the Government is committed to the protection of the constitutional organs of the country. The Senate will also continue its present policy of cooperation in respect of all matters that are in the best interest of the nation.

The Senate commends the Prime Minister, who happens to be the Leader of the House in the Senate to put an end to this campaign of vilification against the Senate by some of the members of her party and expects the Government to defend, protect and uphold the Senate's dignity, status and image at all levels and on all forums".

So, I can put it to the House. جناب چیئرمین : کیا مجھے ایک کاپی دے دیں گے آپ ۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, I have already given two copies.

جناب چیئرمین : جی جاوید جبار صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؟

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, because of the wording it is opposed. Even though it would have been appropriate, if we could have been consulted earlier. It may have been possible to arrive at some kind of a broad agreement but regrettably the extreme language used in the earlier part of the resolution prevents us from concurring with it.

جناب چیئرمین : پروفیسر صاحب آپ کا کیا خیال ہے کہ

Is there any possibility

کہ اسکی language کو کچھ ایسا کر لیا جائے کہ

(interruptions)

Mr. Chairman: I think what we will do is, we leave a copy of this with Mr. Javed Jabbar and tomorrow morning we can take up this resolution. And I am sure in the spirit of accommodation, in fact in the resolution itself cooperation is being offered.

(interruptions)

Mr. Chairman: Actually it is reiteration of the Government's stand

کہ جی افتخار گیلانی صاحب نے بھی بڑے واضح الفاظ میں یہ کہا ہے اور انہوں نے بھی کہا ہے کہ یہ ایوان ہمارا ہے تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے

So, I think tomorrow after we would have disposed off this resolution. We will take up the other motion which has been given notice of by Prof. Khurshid Ahmed on the visit of Mr. Rajiv Gandhi to Pakistan.

Prof. Khurshid Ahmed: Visit of Mr. Rajiv Gandhi in the context of Indo-Pakistan relations.

جناب چیئرمین : جی ہاں - تو

We will take up that motion under Rule 194. Of course you will have to move it and suspend certain rules etc.

قاضی عبداللطیف : مولانا سمیع الحق کی طرف سے بھی ایک آئی ہے

جناب چیئرمین: جو بھی ہوگا وہ قاعدہ ۱۹۶ سے متعلق ہی ہوگا وہ کل صبح لے لیں گے

Is that alright? Muhammad Ali Khan Sahib.

Mr. Muhammad Ali Khan: Right, Sir.

Mr. Chairman: Javed Jabbar Sahib, you are aware of this and tomorrow we will try and dispose off, if possible, the motion,

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین وہ ایک call attention notice کا جواب دینا تھا۔

جناب چیئرمین: اس کے متعلق یہ ہے جی کہ ایک درخواست آئی ہے اعتزاز احسن صاحب کی جانب سے کہ وہ اس پہ بیان دینا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: سر انہوں نے مجھے بھیجا ہے کہ آپ سے درخواست کی جائے کہ وہ بیمار ہیں۔ ان کا پورا بیان میرے پاس لکھا ہوا ہے

جناب چیئرمین: کتنا وقت لگے گا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس کو قریباً پانچ منٹ

جناب چیئرمین: اگر پانچ منٹ کا ہے تو پڑھ دیں میرے خیال میں ختم کر دیتے ہیں۔ اس مسئلے کو بھی۔

(interruption).

Mr. Chairman: She has made her statement.

انہوں نے جواب دینا ہے اس کا۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, Dr. Noor Jehan Panezai has not yet made her brief statement, therefore, I would suggest that it would be better if it is taken in her presence.

جناب چیئرمین: چلیں کل صبح اس کو کر لیں گے کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن کل یہ ہے کہ پھر آئٹم پر لیں گے۔

we will not take it up earlier.

آخری آئٹم یہ ہوگا

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: تو کل صبح اس کو لیں گے

جناب چیئرمین: نہیں کل صبح یہ نہیں لیں گے۔ کل صبح ہم نارمل بزنس لیں گے۔

This will be the last item. Last item tomorrow so that Dr. Noor Jehan Panezai is also here

اگر وہ مزید کوئی دو چار منٹ بولنا چاہیں

جی قاضی صاحب آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں۔

قاضی عبداللطیف: جی نہیں بس۔

Mr. Chairman: Then I adjourn the House to meet again tomorrow at 9.45 a.m. Thank you.

[The House adjourned to meet again at nine forty five of the clock in the morning on Thursday, July 27, 1989]